e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 217 Friday , May 08 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۱۷) لکھنؤ، بروز جمعہ ۸-مئی ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۰-ذیقعدہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

سلطانپور میں سنجے سنگھ معاملے کی سماعت ملتوی، 14 مئی کو اگلی پیشی

سلطانپور (یواین آئی) عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ سے متعلق ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی کے معاملے میں سلطانپور دیوانی عدالت میں قائم ایم پی-ایم ایل اے کورٹ میں سماعت جمعرات کو تفتیشی افسر کی عدم موجودگی کی وجہ سے ملتوی کردی گئی۔ عدالت نے اگلی سماعت کی تاریخ 14 مئی مقرر کی ہے۔ اے اے پی لیڈر سنجے سنگھ کے وکیل مدن سنگھ نے بتایا کہ یہ مقدمہ بندھوا کلا تھانے میں درج کیا گیا تھا اور اس کا ٹرائل عدالت میں جاری ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس معاملے میں تقریباً تمام شواہد مکمل ہو چکے ہیں۔ جمعرات کو تفتیشی افسر کی گواہی ہونی تھی، لیکن ان کے عدالت میں حاضر نہ ہونے کے سبب سماعت نہیں ہوسکی۔ عدالت نے اگلی سماعت کے لیے 14 مئی کی تاریخ طے کی ہے، جس دن تفتیشی افسر کی گواہی درج ہونے کا امکان ہے، جس کے بعد ٹرائل کی کارروائی آگے بڑھے گی۔

سویندو ادھیکاری کے پی اے کے قتل پر ہنگامہ

کولکاتہ (ایجنسی) بی جے پی لیڈر سویندو ادھیکاری نے جمعرات کو کہا کہ ان کے پرسنل اسسٹنٹ چندر ناتھ رتھ کو اس لیے قتل کیا گیا کیونکہ اس نے ممتا بنرجی کو شکست دی تھی۔ سویندو نے کہا، جس طرح سے یہ قتل کیا گیا، اس کے لیے کوئی بھی مذمت کافی نہیں ہوگی۔ بھوانی پور میں ممتا بنرجی کی شکست اس قتل کی وجہ ہوسکتی ہے۔ اس دوران چندر ناتھ کی ماں نے کہا کہ میرے بیٹے کو اس شکست کے بدلے میں قتل کیا گیا تھا۔ کچھ لیڈروں نے پہلے دھمکی دی تھی کہ 4 کے بعد اسے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ رتھ کو چار گولیاں لگیں۔ پولیس کی تحقیقات میں پتہ چلا ہے کہ حملہ آوروں نے سات کلومیٹر تک رتھ کی گاڑی کا پیچھا کیا۔ پولیس نے اس معاملے میں تین افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ قتل میں استعمال ہونے والی موٹر سائیکل برآمد کرلی گئی ہے۔ چندر ناتھ کا بدھ کی رات 10:30 بجے قتل کردیا گیا تھا۔

کیرالہ میں وزیر اعلیٰ کے انتخاب کا اختیار کانگریس ہائی کمان کے ہاتھ میں

تروانت پورم (یو این آئی) کیرالہ میں کانگریس کے نو منتخب اراکین اسمبلی نے جمعرات کے روز ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں پارٹی ہائی کمان کو اگلے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کا حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ پیش رفت اسمبلی انتخابات میں یو ڈی ایف کی شاندار جیت کے بعد پارٹی کے اندر جاری مشاورت کے درمیان سامنے آئی ہے۔ یہ قرارداد تروانت پورم میں منعقدہ کانگریس لیجسلیٹو پارٹی کے اجلاس میں منظور کی گئی جو اے آئی سی سی کے مبصرین مکل واسنک اور اجے ماکن کی موجودگی میں ہوا۔ یہ مبصرین قیادت کے انتخاب کے عمل کی نگرانی کے لیے ریاست پہنچے ہیں۔ مبصرین نے اراکین اسمبلی اور سینئر رہنماؤں کے ساتھ الگ الگ دور کی بات چیت کی تاکہ وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لیے ان کی آراء جان سکیں۔ ان مشاورت کے بعد تیار کی جانے والی رپورٹ نئی دہلی میں کانگریس کی قومی قیادت کو پیش کی جائے گی۔ چونکہ اس اعلیٰ عہدے کے لیے کئی سینئر رہنما دوڑ میں شامل ہیں، اس لیے کانگریس قیادت کی کوشش ہے کہ اتفاقِ رائے کو یقینی بنایا جائے اور انتخاب کے عمل کے دوران کسی بھی قسم کی گروہ بندی یا تناؤ سے بچا جا سکے۔

بنگال اسمبلی تحلیل، ممتا حکومت کا 15 سالہ دور ختم

استعفیٰ کو لے کر جاری سیاسی رسہ کشی کے درمیان گورنر آر این روی نے آئینی اختیارات استعمال کیے

کولکاتہ (ایجنسی) مغربی بنگال کی سیاست میں آج بڑا الٹ پھیر دیکھنے کو ملا۔ اسمبلی کی مدت کار ختم ہوتے ہی گورنر نے پوری کابینہ کو تحلیل کر دیا، جس کے بعد ممتا بنرجی وزیر اعلیٰ کے عہدے پر نہیں رہیں۔ استعفیٰ کو لے کر جاری سیاسی رسہ کشی کے درمیان یہ پیش رفت براہ راست آئینی عمل کے تحت ہوئی، جس کے ساتھ ہی بنگال میں تقریباً 15 برس پر محیط ممتا حکومت کا ایک دور اختتام کو پہنچ گیا۔ کولکاتہ گزٹ میں جاری نوٹیفکیشن کے مطابق گورنر آر این روی نے مغربی بنگال اسمبلی کو تحلیل کر دیا ہے اور یہ فیصلہ 7 مئی 2026 سے نافذ العمل ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریاستی کابینہ بھی تحلیل ہوگئی اور ممتا بنرجی کی حکومت قانونی طور پر ختم ہوگئی۔

نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ گورنر آر این روی نے ہندوستانی آئین کی دفعہ 174 کے کلاز (2) کے سب کلاز (بی) کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسمبلی تحلیل کی۔ اس دستاویز پر بنگال کے چیف سکریٹری دشینت ناریالا کے دستخط بھی موجود ہیں۔ اس فیصلے کے بعد 17 ویں مغربی بنگال اسمبلی کی مدت مکمل طور پر ختم ہوگئی ہے، جبکہ نو منتخب اراکین کے ساتھ 18 ویں قانون ساز اسمبلی کی تشکیل کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ ممتا بنرجی نے اب تک اپنے وزیر اعلیٰ کے عہدہ سے استعفیٰ نہیں دیا ہے۔ بنگال اسمبلی انتخاب کے نتائج 4 مئی کو آئے تھے، جس میں بی جے پی کو 207 اور ٹی ایم سی کو 80 سیٹوں پر جیت حاصل ہوئی تھی۔ انتخابی نتائج آنے کے بعد ممتا بنرجی نے الیکشن کمیشن اور بی جے پی پر سنگین الزامات عائد کیے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ تقریباً 100 سیٹوں پر بے ایمانی سے ٹی ایم سی کو ہرایا گیا ہے۔ ممتا بنرجی نے کہا تھا کہ ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) میں تقریباً 31 لاکھ نام کٹے ہیں اور بی جے پی کو ٹی ایم سی سے 32 لاکھ سے زائد ووٹ ملے ہیں۔

ترنمول کانگریس کے بنگالی شناخت کے مسئلے کو مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے، بی جے پی نے حلف برداری کی تقریب کے لیے رابندر ناتھ ٹیگور کی 165 ویں یوم پیدائش کا انتخاب کیا۔ یہ دن بیساکھ کی 25 تاریخ کو آتا ہے، جو بنگالی کیلنڈر کے مطابق ٹیگور کا یوم پیدائش ہے۔ تاہم، انگریزی میں بی جے پی کے دفتر میں سی ایم کیلنڈر کے مطابق، ان کے مدمقابل سویندو ادھیکاری کی یوم پیدائش 7 مئی کو آتی ہے۔

ریاستی سیکریٹریٹ کو ہاوڑہ کے نبنا سے کولکتہ کی تاریخی رائٹرز بلڈنگ میں منتقل کیا جائے گا۔ اس اقدام کو نہ صرف انتظامی تبدیلی بلکہ سیاسی اور علامتی فیصلے کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر شمک بھٹاچاریہ نے پہلے اشارہ دیا تھا کہ اگر حکومت بنتی ہے تو سکریٹریٹ کو رائٹرز بلڈنگ سے چلایا جائے گا۔ تاہم انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ حتمی انتظامی انتظامات کا فیصلہ نئے وزیر اعلیٰ کی سطح پر کیا جائے گا۔ ابتدائی طور پر 8 سے 10 محکموں کو منتقل کیا جا سکتا ہے۔ بنگال سیکرٹریٹ اس وقت نبنا سے کام کررہا تھا، جسے اس وقت کی حکومت نے 2013 میں منتقل کر دیا تھا۔ اب، ریاست کا انتظامی مرکز تاریخی رائٹرز بلڈنگ میں واپس آنے والا ہے۔

294 رکنی مغربی بنگال اسمبلی میں اس بار بڑا ہنگامہ دیکھنے میں آیا۔ بی جے پی نے 207 سیٹیں جیت کر تاریخی فتح حاصل کی۔ اس جیت کے ساتھ، بی جے پی نے دو تہائی سے زیادہ اکثریت حاصل کی اور بنگال میں ٹی ایم سی کی 15 سالہ حکمرانی کا خاتمہ کیا۔ دوسری طرف ممتا بنرجی کی پارٹی صرف 80 سیٹوں پر سمٹ گئی۔ اس شکست کے بعد، ممتا بنرجی نے اب اپنی تمام تر کوششیں "بھارت اتحاد" کو مضبوط کرنے پر مرکوز کرنے کا عزم کرلیا ہے۔

بہار میں بڑے پیمانے پر کابینہ کی توسیع

نتیش کمار کے بیٹے نشانت کمار سمیت 32 اراکین اسمبلی کی ہوئی حلف برداری

پٹنہ (یواین آئی) بہار میں سمراٹ حکومت نے اپنی کابینہ میں توسیع کرتے ہوئے آج 32 نئے وزراء کو شامل کیا۔ دارالحکومت پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان میں گورنر سید عطا حسنین نے تمام وزراء کو عہدے اور رازداری کا حلف دلایا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے 15 وزراء میں وجے کمار سنہا، دلیپ جیسوال، شریاسی سنگھ، ارون شنکر پرساد، متھیلیش تیواری، رام کرپال یادو، نتیش مشرا، رما نشاد، کیدار گپتا، نند کشور رام، رام چندر پرساد، انجینئر کمار شیلندر، پرمود چندرونشی، سنجے سنگھ ٹائیگر اور لکھندر کمار روشن شامل ہیں۔ جنتا دل (یونائیٹڈ) کی طرف سے 13 وزراء بی شرون کمار، لیسی سنگھ، بھگوان سنگھ کشواہا، محمد ضماع خان، شیلا منڈل، اشوک چودھری، نشانت کمار، شویتا گپتا، شیلندر کمار عرف بلو منڈل، مدن سہنی، رتنیش سدا، دامودر راوت اور سنیل کمار نے حلف لیا۔ قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے اتحادیوں میں لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے دو وزراء سنجے کمار سنگھ اور سنجے کمار، قومی لوک مورچہ کے دیپک پرکاش اور ہندوستانی عوام مورچہ کے ڈاکٹر سنتوش کمار سمن نے بھی حلف اٹھایا۔ حلف لینے والے کئی رہنما پہلی بار وزیر بنے ہیں، جن میں متھیلیش تیواری، نشانت، شویتا گپتا، شیلش کمار عرف بلو منڈل، نند کشور رام، کمار شیلندر اور رام چندر پرساد شامل ہیں۔ سمراٹ کابینہ کے تین وزراء بی نشانت، نتیش مشرا اور سنتوش کمار سمن بی کے والد پہلے بہار کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ نشانت، سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے بیٹے ہیں۔ نتیش مشرا کے والد جگن ناتھ مشرا کانگریس کے آخری وزیر اعلیٰ تھے، جبکہ سنتوش سمن کے والد جیتن رام مانجھی بھی 2014-15 میں بہار کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔

اس حلف برداری تقریب میں وزیر اعظم نریندر مودی، سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ، وزیر دفاع راجناتھ سنگھ، مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا، وزیر ٹیکسٹائل گری راج سنگھ، مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی، چراغ پاسوان، راجیو رنجن سنگھ عرف للن سنگھ، بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین، وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری، نائب وزرائے اعلیٰ وجے چودھری اور وجیندر یادو سمیت بڑی تعداد میں رہنما اور معزز شخصیات موجود تھیں۔ اس سے قبل پٹنہ پہنچنے پر وزیر اعظم مودی کا ہوائی اڈے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ وہ سڑک کے راستے گاندھی میدان پہنچے، جہاں راستے بھر کارکنوں نے گرمجوشی سے ان کا خیر مقدم کیا۔ مختلف مقامات پر اسٹیج سجا کر لوک موسیقی کے ذریعے ان کا استقبال کیا گیا، جبکہ بہار اسٹیٹ دھارمک نیاس بورڈ کی جانب سے سادھو سنتوں نے بھی آشیرواد کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا۔ قابلِ ذکر ہے کہ بی جے پی کے دو بڑے خواب بی بنگال میں کامیابی اور بہار میں اپنا وزیر اعلیٰ بی ایک ساتھ پورے ہوئے ہیں، اور یہ کامیابی ایسے وقت میں حاصل ہوئی ہے جب پارٹی کی قیادت ایک بہاری رہنما نتین نوین کے ہاتھ میں ہے۔

تمل ناڈو میں حکومت سازی پر تعطل، اکثریت ثابت کرنے کا مطالبہ

جوزف وجے کو دعوت نہ دینے پر گورنر تنقید کی زد میں، اپوزیشن نے قرار دیا غیر آئینی رویہ

چنئی (یو این آئی) تمل ناڈو میں سب سے بڑی جماعت کے طور پر ابھرنے والی تملگا ویٹری کژگم (ٹی وی کے) کے سربراہ سی جوزف وجے کو حکومت سازی کی دعوت دینے میں تاخیر پر سیاسی جماعتوں کے نشانے پر آئے گورنر وی آر آرلیکر اپنے موقف پر قائم ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسٹر وجے کو اسمبلی میں اکثریت کا ثبوت پیش کرنا ہوگا۔ جمعرات کے روز ٹی وی کے حامیوں کو اس وقت مایوسی ہوئی جب گورنر نے مسٹر وجے پر واضح کیا کہ حکومت سازی کی دعوت دینے کے لیے اکثریت کی حمایت ایک لازمی شرط ہے۔ ٹی وی کے سربراہ کی جانب سے حکومت سازی کا دعویٰ پیش کرنے کے ایک دن بعد، گورنر آرلیکر نے انہیں راج بھون بلا کر اپنا یہ پیغام پہنچایا۔ راج بھون کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا کہ "معزز گورنر نے واضح کیا ہے کہ تمل ناڈو اسمبلی میں حکومت سازی کے لیے درکار اکثریت کی حمایت ابھی تک ثابت نہیں ہوئی ہے۔"

اقتدار سے باہر ہونے والی ڈی ایم کے کے اپوزیشن میں بیٹھنے کے فیصلے اور اے آئی اے ڈی ایم کے کی جانب سے بھی دعویٰ پیش نہ کیے جانے کے باوجود، گورنر کے اس فیصلے پر سیاسی جماعتوں اور تجزیہ نگاروں نے سخت تنقید کی ہے۔

وی سی کے صدر اور رکن پارلیمنٹ تھول تھرومولون نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے الزام لگایا کہ "بی جے پی اس حقیقت کو ہضم نہیں کر پا رہی کہ کانگریس، مسٹر وجے کے ساتھ مل کر اقتدار میں اپنی جگہ بنا رہی ہے۔ اسی لیے وہ گورنر کے دفتر کا استعمال کر کے ٹی وی کے کے لیے رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ مسٹر وجے نے کانگریس کا ساتھ چھوڑنے کا بی جے پی کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ دونوں کمیونسٹ پارٹیوں (سی پی آئی ایم اور سی پی آئی) نے بھی گورنر کی مذمت کی ہے۔ ماکپا کے ریاستی سکریٹری پی شنموگم اور بھاکپا کے ایم ویرپانڈین نے کہا کہ اکثریت کا امتحان راج بھون میں نہیں بلکہ اسمبلی کے فلور پر ہونا چاہیے۔ ناقدین کا دعویٰ ہے کہ راج بھون مرکز کی بی جے پی حکومت کے اشاروں پر کام کر رہا ہے اور عوامی مینڈیٹ کی توہین کی جا رہی ہے۔ تمل ناڈو کی سیاست میں اب سب کی نظریں اس بات پر ہیں کہ مسٹر وجے اکثریت ثابت کرنے کے لیے کیا قدم اٹھاتے ہیں۔ مکل ندھی میم (ایم این ایم) کے سربراہ کمل ہاسن اور معروف اداکار پرکاش راج نے بھی اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر ہاسن نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ مسٹر وجے کو (حکومت سازی کے لیے) مدعو نہ کرنا تمل ناڈو کے عوام کی توہین ہے۔ وہیں پرکاش راج نے گورنر کے رویے کو غیر شائستہ اور غیر آئینی قرار دیا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ 234 رکنی ایوان میں ٹی وی کے نے 108 نشستیں جیتی ہیں لیکن وجے کے دو نشستوں سے الیکشن جیتنے کی وجہ سے اب مؤثر تعداد 107 ہے۔ کانگریس کے 5 اراکین اسمبلی نے ٹی وی کے کی حمایت کا عہد کیا ہے۔ تاہم، 118 کے ہندسے کو عبور کرنے کے لیے ٹی وی کے کو مزید 6 اراکین کی حمایت درکار ہے۔

'پانچ ریاستوں کے انتخابی نتائج نے قوم پرستی کی سیاست کو مضبوطی دی'

سی ایم یوگی نے 2131 کروڑ روپے کی لاگت سے 325 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگِ بنیاد رکھا

سہارنپور۔(یواین آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو کہا کہ مغربی بنگال، آسام اور پڈوچیری کے انتخابی نتائج نے قوم پرستی کی سیاست کو مضبوطی فراہم کی ہے۔ دیوبند میں منعقد ایک شاندار تقریب میں یوگی نے 2131 کروڑ روپے کی لاگت سے 325 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف سرکاری اسکیموں کے مستفیدین میں سرٹیفکیٹ بھی تقسیم کیے۔ وزیر اعلیٰ نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں اتر پردیش تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور گزشتہ نو برسوں میں ریاست کی ایک نئی شناخت قائم ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش آج ملک کی معیشت اور خوشحالی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ ریاست میں قائم ترقی، سلامتی اور بہتر حکمرانی کے ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے آنے والے انتخابات میں بی جے پی کے نمائندوں کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت بلا امتیاز اچھی حکمرانی فراہم کر رہی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے اپوزیشن جماعتوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے علاوہ کئی سیاسی پارٹیاں ذات پات اور خاندانی سیاست کو فروغ دیتی ہیں اور قوم پرستی و سناتن ثقافت کو نظر انداز کرتی ہیں۔ انہوں نے حالیہ اسمبلی انتخابات کے نتائج کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مغربی بنگال، آسام اور پڈوچیری کے نتائج نے قوم پرستی کی سیاست کو مزید تقویت دی ہے۔

انہوں نے مغربی اتر پردیش کی سابقہ صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سال 2013-14 اور 2015-16 کے دوران یہ علاقہ فسادات، کرفیو اور نقل مکانی جیسی مشکلات سے دوچار تھا، جبکہ آج یہاں امن، ترقی، سرمایہ کاری، تجارتی تحفظ اور تعلیم و صحت کا بہتر ماحول قائم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سہارنپور کے ووڈ ورکنگ صنعت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس صنعت نے اپنی الگ شناخت بنائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سہارنپور میں دہلی-دہرادون چھ لین ایکسپریس وے، ماں شاکمبھری یونیورسٹی، سرساوا ایئرپورٹ، بیہٹ اسپورٹس کالج اور شاکمبھری دیوی مندر کاریڈور سمیت کئی بڑی اسکیموں پر کام جاری ہے۔ دیوبند کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک وقت تھا جب یہ علاقہ فتووں کے لیے مشہور تھا، لیکن اب ترقی کی نئی پہچان بن رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت پسماندہ اور محروم طبقات کو ترجیحی بنیادوں پر اسکیموں کا فائدہ پہنچا رہی ہے اور ریاست 'تشٹیکرن' نہیں بلکہ 'سنتشٹیکرن' کے راستے پر گامزن ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ریاست میں سرکاری ملازمتوں اور تبادلوں میں شفافیت کو یقینی بنایا گیا ہے اور بدعنوانی و تفریق کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش اب مافیا، غنڈہ گردی اور کرفیو سے آزاد ہو چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسانوں کا استحصال اور تاجروں کا اغوا اب ماضی کی بات ہو چکی ہے۔ انہوں نے قوم پرستی اور ثقافتی اقدار پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

تقریب میں ضلع مجسٹریٹ اروند کمار چوہان اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابھینو سنگھ نے وزیر اعلیٰ کو نٹراج کی مورتی پیش کر کے استقبال کیا۔ وزیر اعلیٰ کو شال اور پگڑی پہنا کر اعزاز دیا گیا۔ اس موقع پر وزیر مملکت جسونت سینی، کابینہ وزیر سنیل شرما، وزیر مملکت برجیش سنگھ، بی جے پی ضلع صدر اجیت سنگھ رانا، سابق وزیر سنجے گرگ، میئر اجے سنگھ، ضلع پنچایت صدر مانگے رام چوہدری، رکن اسمبلی مکیش چوہدری، راجیو گمبر، سابق رکن پارلیمنٹ پردیپ چوہدری سمیت کئی عوامی نمائندے اور پارٹی عہدیداران موجود تھے۔

این سی آر بی 2024: خواتین اور دلتوں کے خلاف جرائم میں اضافہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس نے 'این سی آر بی' (نیشنل کرائم ریکارڈس بیورو) کی 2024 پر مشتمل تازہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ کانگریس نے مودی حکومت میں خواتین اور دلتوں کے خلاف بڑھتے جرائم کے مسئلہ پر شدید فکر ظاہر کا اظہار کیا ہے۔ پارٹی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ مرکز میں نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کے دوران خواتین اور دلت طبقات کے خلاف جرائم کے واقعات میں مسلسل اضافہ درج کیا گیا ہے، جو حکومت کے دعووں پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ کانگریس کی جانب سے شیئر کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق 2024 میں خواتین کے خلاف جرائم کے سب سے زیادہ 66,398 معاملات اتر پردیش میں درج ہوئے۔ اس کے بعد مہاراشٹر میں 47,954، راجستھان میں 36,563، مغربی بنگال میں 34,360 اور مدھیہ پردیش میں 32,832 معاملات درج کیے گئے۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ خواتین کی سلامتی کے معاملے میں حکومت کی پالیسیاں ناکام ثابت ہوئی ہیں اور بڑے بڑے دعووں کے باوجود خواتین خود کو محفوظ محسوس نہیں کر رہیں۔

وندے ماترم کو لازمی قرار دینا غیر دستوری، مذہبی آزادی پر حملہ اور ناقابلِ قبول

مسلم پرسنل لا بورڈ نے مرکزی کابینہ کے فیصلے کو سختی سے کیا مسترد

نئی دہلی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے مرکزی کابینہ کے اُس فیصلے کو سختی سے مسترد کیا ہے جس کے تحت وندے ماترم کو قومی ترانے "جن گن من" کے مساوی درجہ دینے، اس کے تمام چھ بند لازمی قرار دینے اور تمام سرکاری و تعلیمی اداروں کے پروگراموں میں جن گن من سے قبل پڑھنے کو ضروری بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ بورڈ نے اسے دستورِ ہند کی بنیادی روح، مذہبی آزادی، سیکولر اقدار اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے تاریخی فیصلوں کے سراسر خلاف قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر یہ فیصلہ واپس لے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے اپنے بیان میں کہا کہ مرکزی کابینہ کا یہ فیصلہ نہ صرف غیر دستوری اور غیر جمہوری ہے بلکہ ملک کے مذہبی تنوع اور آئینی اقدار کے بھی منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سیکولر ریاست کسی مخصوص مذہبی تصور یا عقیدے کو تمام شہریوں پر زبردستی مسلط نہیں کرسکتی۔ وندے ماترم کے متعدد بندوں میں درگا اور دیگر دیوی دیوتاؤں کی مدح سرائی اور عبادت کا تصور موجود ہے، جو مسلمانوں کے بنیادی عقیدۂ توحید سے براہِ راست متصادم ہے۔ اسلام صرف ایک اللہ وحدہٗ لا شریک کی عبادت کی تعلیم دیتا ہے اور کسی بھی نوع کے شرک کو قطعی طور پر قبول نہیں کرتا۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ خود کانگریس نے 1937 میں رابندر ناتھ ٹیگور کے مشورے کے بعد یہ طے کیا تھا کہ وندے ماترم کے صرف ابتدائی دو بند ہی پڑھے جائیں، کیونکہ بعد کے بند مذہبی نوعیت رکھتے ہیں اور سبھی طبقات کے لئے قابلِ قبول نہیں۔ اسی حقیقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے 1950 میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی نے بھی صرف پہلے دو بندوں کو قومی گیت کے طور پر تسلیم کیا تھا۔ ایسے میں تمام چھ بندوں کو لازمی قرار دینا نہ صرف تاریخی اتفاقِ رائے سے انحراف ہے بلکہ ایک خطرناک اور اشتعال انگیز اقدام بھی ہے۔

'دیدی آپ ہاری نہیں ہیں'

ممتا بنرجی سے ملاقات کرنے کے بعد اکھلیش یادو کا ردعمل

کولکاتہ (ایجنسی) سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کولکاتہ میں آج مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے ملاقات کی۔ اس دوران اکھلیش یادو نے ممتا بنرجی سے کہا کہ "دیدی آپ ہاری نہیں ہیں۔" اس دوران ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی بھی وہاں موجود تھے، انہوں نے اکھلیش یادو کا گلے مل کر استقبال کیا۔ اس سے قبل کولکاتہ پہنچے سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے ایئرپورٹ پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بنگال میں جو کچھ ہوا ہے وہ جمہوریت کو ختم کرنے کا طریقہ ہے۔ شاید کسی نے بھی جمہوریت کو اتنا نقصان نہیں پہنچایا ہوگا جتنا بی جے پی نے پہنچایا ہے۔ بی جے پی کی آنکھوں میں دیدی کھٹکتی ہے، یہ لوگ کسی خاتون کو آگے بڑھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ یہاں ووٹنگ تو ضرور ہوئی ہے لیکن لوگوں نے اپنی مرضی سے زیادہ دباؤ میں آ کر ووٹ دیا ہے۔

کولکاتہ میں اکھلیش یادو نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی آنکھوں میں دیدی کھٹکتی ہے کیونکہ وہ نصف آبادی کی نمائندگی کرتی ہیں۔ بی جے پی کی سوچ جاگیردارانہ ہے، ان کے لوگ پدرشاہی ذہنیت کے ہیں یہ لوگ خاتون کو بڑھتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اکھلیش یادو کے مطابق جتنے بھی ادارے ہیں ان کا کام ہے منصفانہ انتخاب کرانا لیکن ان تمام نے اپنی ساکھ کھو دی ہے۔ جب اتر پردیش میں ضمنی انتخاب ہوئے تو فوج کو تعینات کر کے ووٹنگ روک دی گئی تھی۔ بنگال میں جمہوریت کو برباد کرنے کا ایک طریقہ نکال لیا گیا ہے۔ یہاں ووٹنگ تو ہوئی ہے، لیکن لوگوں نے دباؤ میں آ کر ووٹ ڈالا ہے۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بی جے پی بنگال میں اتنی نفرت بھری اور منفی سیاست کرے گی۔ اکھلیش یادو نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی لیڈران، افسران، تاجروں اور ٹھیکیداروں کا 'کثیر سطحی انتخابی مافیا' مغربی بنگال میں اپنا 'کھیل' کرنے کے بعد اتر پردیش کے آئندہ اسمبلی انتخاب میں کسی نئے منصوبہ کے ساتھ کام کریں گے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن پر بنگال اسمبلی انتخاب میں بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کے لیے بڑے پیمانے پر دھاندلی کیے جانے اور بڑی تعداد میں ووٹ کاٹے جانے کا الزام عائد کیا۔

سہراب الدین انکاؤنٹر معاملے میں تمام 22 ملزمین بری

بامبے ہائی کورٹ نے نچلی عدالت کا فیصلہ برقرار رکھا

ممبئی (ایجنسی) گجرات کے مشہور سہراب الدین شیخ انکاؤنٹر معاملے میں بامبے ہائی کورٹ نے اہم فیصلہ سناتے ہوئے 21 پولیس اہلکاروں سمیت تمام 22 ملزمین کو بری کئے جانے کے نچلی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھا ہے۔ عدالت نے واضح لفظوں میں کہا کہ استغاثہ فریق ملزمین کے خلاف مناسب اور ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر پایا، اس لئے انہیں قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ الزام لگایا جا رہا ہے کہ ایک مبینہ فرضی انکاؤنٹر میں گجرات پولیس نے نومبر 2005 میں سہراب الدین شیخ اور ان کی اہلیہ کوثر بی کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس معاملے میں کئی سینئر پولیس افسران پر سازش اور انکاؤنٹر کا الزام لگایا گیا تھا، جس کے بعد قومی سطح پر بڑا سیاسی اور قانونی تنازع کھڑا ہو گیا تھا۔ 2005-06 کے اس معاملے میں دسمبر 2018 میں خصوصی عدالت نے تمام 22 ملزمین کو بری کر دیا تھا۔ ان میں 21 پولیس اہلکار شامل تھے جو گجرات، راجستھان اور آندھرا پردیش کے تھے۔ اس معاملے کا تعلق تلسی رام پرجاپتی انکاؤنٹر کیس (2006) سے بھی جوڑا گیا تھا۔ پرجاپتی کو اس کیس کا اہم چشم دید گواہ مانا جاتا تھا۔ الزام تھا کہ اسے بھی بعد میں مبینہ فرضی انکاؤنٹر میں ہلاک کر دیا گیا۔

خصوصی عدالت کے فیصلے کو سہراب الدین کے 2 بھائیوں نے اپریل 2019 میں ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ اب اس معاملے میں 7 سال بعد ہائی کورٹ نے فیصلہ سنا دیا ہے۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ سرخیوں میں رہنے والے انکاؤنٹر کیسوں میں سے ایک سہراب الدین شیخ کے معاملے نے ایک وقت کافی طول پکڑ لیا تھا۔ یہ انکاؤنٹر اس دوران ہوا تھا جب نریندر مودی گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے۔ اس وقت مودی حکومت پر بھی سوال اٹھے تھے۔ معاملے کی جانچ شروع میں گجرات کی ریاستی سی آئی ڈی کرائم نے کی تھی۔ اس کے علاوہ گجرات اے ٹی ایس بھی اس میں شامل تھی۔ سپریم کورٹ نے 2010 میں اس معاملے کی تحقیقات سی بی آئی کو سونپ دی تھی۔ اس کے علاوہ مقدمے کی سماعت بھی گجرات سے ممبئی کی خصوصی عدالت میں منتقل کر دی گئی تھی۔ اپنے 2018 کے فیصلے میں ٹرائل کورٹ نے کہا تھا کہ سہراب الدین ایک مطلوب مجرم تھا۔ اس نے قتل، بھتہ خوری اور اغوا سمیت متعدد جرائم کا ارتکاب کیا تھا۔ اس کے خلاف گجرات اور راجستھان میں بھی کئی مقدمات درج ہیں۔ اس معاملے میں سی بی آئی نے دعویٰ کیا تھا کہ تینوں کو حیدرآباد سے سانگلی جاتے ہوئے ایک لگژری بس سے اغوا کیا گیا تھا۔ یہ واقعہ 23 نومبر 2005 کو پیش آیا۔

ایٹمی ہتھیار بنانے سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا: شمالی کوریا

شمالی کوریا کا جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے میں شمولیت سے صاف انکار
شمالی کوریا کے آئین میں ترمیم، کم جونگ اُن باضابطہ طور پر سربراہ مملکت قرار

پیان یانگ، 7 مئی (یو این آئی) اقوام متحدہ میں شمالی کوریا کے سفیر کم سونگ کا کہنا ہے کہ ان کے ملک کی ایٹمی طاقت کی حیثیت بیرونی بیانات یا دعووں کی بنیاد پر تبدیل نہیں ہوگی۔ سرکاری میڈیا کے مطابق، سونگ نے کہا کہ پیانگ یانگ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے (این پی ٹی) کا پابند نہیں ہے اور بیرونی دباؤ اسے ایٹمی ریاست کے طور پر اپنی حیثیت تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کر سکے گا۔ جمعرات کے روز شمالی کوریا کی سرکاری نیوز ایجنسی کے سی این اے (KCNA) کے ذریعے جاری کردہ ایک بیان میں سونگ نے کہا کہ اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں جاری این پی ٹی (این پی ٹی) کی 11 ویں جائزہ کانفرنس میں امریکہ اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے بعض ممالک شمالی کوریا کی موجودہ حیثیت اور خودمختار حقوق کے استعمال پر بلا جواز سوال اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شمالی کوریا کی ایٹمی ریاست کی حیثیت بیرونی لفاظی یا یکطرفہ خواہشات کی بنیاد پر تبدیل نہیں ہوگی، یہ بات ایک بار پھر واضح کر دوں کہ شمالی کوریا کسی بھی صورت میں این پی ٹی (این پی ٹی) کا پابند نہیں رہے گا۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کی ایٹمی ریاست کی حیثیت کو آئینی تحفظ" حاصل ہے، جس میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کے اصولوں کا شفاف طریقے سے اعلان کیا گیا ہے۔ پیانگ یانگ نے پہلی بار 1993 میں این پی ٹی (این پی ٹی) سے علیحدگی اختیار کی تھی اور تب سے اب تک چھ ایٹمی تجربات کر چکا ہے، جس کی وجہ سے اس پر اقوام متحدہ کی متعدد پابندیاں عائد ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس درجنوں ایٹمی وار ہیڈز موجود ہیں۔ یاد رہے کہ 2002 میں شمالی کوریا اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ ختم ہو گیا تھا جس میں پیانگ یانگ نے امداد کے بدلے اپنے پلوٹونیم پروگرام کو منجمد کرنے کا عزم کیا تھا۔ اسی سال شمالی کوریا نے اعتراف کیا تھا کہ وہ کئی سالوں سے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کا ایک خفیہ پروگرام چلا رہا ہے۔ شمالی کوریا نے اپنا پہلا ایٹمی تجربہ 8 اکتوبر 2006 کو کیا تھا، اس کے بعد کئی دیگر تجربات بھی کیے گئے۔ اسٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (SIPRI) کی رپورٹ کے مطابق، جنوری 2025 تک دنیا کی نو ایٹمی ریاستوں روس، امریکہ، فرانس، برطانیہ، چین، ہندوستان، پاکستان، اسرائیل اور شمالی کوریا کے پاس مجموعی طور پر 12,241 ایٹمی وار ہیڈز موجود تھے۔ رپورٹ کے مطابق دنیا کے تقریباً 90 فیصد ایٹمی ہتھیار امریکہ اور روس کے پاس ہیں اور حالیہ برسوں میں ان دونوں ممالک نے ان ہتھیاروں کو جدید بنانے کے بڑے پروگراموں پر عمل کیا ہے۔ اسرائیل واحد ملک ہے جو ایٹمی ہتھیار رکھنے کی تصدیق کیے بغیر انہیں اپنے پاس رکھے ہوئے ہے۔

☆شمالی کوریا نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ اُس کا جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے (این پی ٹی) میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق شمالی کوریا کا کہنا ہے کہ وہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے این پی ٹی میں کسی صورت شامل نہیں ہوگا۔ رپورٹس کے مطابق شمالی کوریا کا ایک بیان میں کہنا تھا کہ وہ ایٹمی عدم پھیلاو کے کسی بھی معاہدے کا پابند نہیں ہے۔ اقوام متحدہ میں شمالی کوریا کے مستقل مندوب کم سونگ کا کہنا تھا کہ امریکہ اور کچھ دوسرے ملک گیارھویں این پی ٹی ریویو کانفرنس کا ماحول خراب کرنے میں مصروف ہیں۔ واضح رہے کہ یہ کانفرنس اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں منعقد ہو رہی ہے جس میں شمالی کوریا کے ایٹمی ہتھیاروں کا معاملہ بھی اٹھایا گیا ہے۔ شمالی کوریا کے مندوب کم سونگ نے کہا ہے کہ شمالی کوریا ایٹمی ہتھیاروں کا حامل ملک ہے اور یہ پوزیشن دوسروں کے اصرار یا یک طرفہ خواہش پر تبدیل نہیں ہو سکتی۔

☆شمالی کوریا کے آئین میں تبدیلی کی گئی ہے جس کے تحت کم جونگ اُن کو سربراہ مملکت قرار دے دیا گیا ہے۔ جنوبی کوریا کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق نظر ثانی شدہ آئین کے تحت شمالی کوریا کے ریاستی امور کے کمیشن کے سربراہ کم جونگ اُن کے اختیارات میں اضافہ کرتے ہوئے ان کو باضابطہ طور پر سربراہ مملکت قرار دیا گیا ہے۔ اب وہ سپریم پیپلز اسمبلی سے بھی زیادہ اختیارات رکھتے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق نظر ثانی شدہ آئین کے تحت کم جون اُن کو ملک کی نیوکلیئر فورس کی کمان کا بھی واضح اختیار دیا گیا ہے اور وہ یہ اختیار کسی اور ادارے کو منتقل بھی کر سکتے ہیں۔ آئین میں شمالی کوریا کو ایک ذمہ دار جوہری ریاست قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ قومی سلامتی اور جنگ سے بچاؤ کے لیے جوہری پروگرام جاری رکھا جائے گا۔ نظر ثانی شدہ آئین میں سپریم پیپلز اسمبلی کے اس اختیار کو بھی ختم کر دیا گیا ہے کہ جس کے تحت وہ ریاستی امور کے کمیشن کے سربراہ کو عہدے سے ہٹا سکتی تھی، اس سے اسمبلی کی نگرانی کا کردار عملاً ختم ہو گیا ہے۔

غیر ملکی سفارتی مشنز کیف سے نکل جائیں: روس

ماسکو، 7 مئی (یو این آئی) روس نے تیسرے ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یوکرین کے دارالحکومت کیف سے اپنے سفارت کاروں اور دیگر عملے کو نکال لیں، کیونکہ 9 مئی یوم فتح کی تقریبات کے دوران یوکرین کے کسی بھی ممکنہ حملے کی صورت میں روس کی جوابی کارروائی کا شدید خطرہ ہے۔ روسی وزارتِ خارجہ کی ترجمان ماریا زاخارووا نے بدھ کو ایک بیان میں کہا کہ وزارت میں تسلیم شدہ تمام غیر ملکی سفارتی مشنوں اور بین الاقوامی تنظیموں کے نمائندوں کو ایک نوٹ بھیجا گیا ہے۔ اس نوٹ میں وزارتِ دفاع کے پیر کے روز جاری کردہ اس بیان کی یاددہانی کرائی گئی ہے جس میں یوکرینی صدر ولودیمیر زیلینسکی کے اسی روز کے بیان کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ متعلقہ ممالک کے حکام اور تنظیموں کے رہنماؤں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ وزارتِ دفاع کے بیان کو انتہائی ذمہ داری" کے ساتھ مدنظر رکھیں اور سفارتی عملے، دیگر اہلکاروں اور اپنے شہریوں کا کیف سے" بروقت انخلاء" یقینی بنائیں۔ کہا گیا ہے کہ اگر یوکرین نے روس میں 9 مئی کو منعقد ہونے والی یومِ فتح کی تقریبات کے دوران حملہ کیا تو روس کی جانب سے کیف اور وہاں موجود" فیصلہ ساز مراکز" پر جوابی حملہ ناگزیر ہوگا۔ آرمینیا کے دارالحکومت یریوان میں منعقدہ 8 ویں یورپی پولیٹیکل کمیونٹی سربراہی اجلاس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے زیلینسکی نے یاد دلایا تھا کہ روس نے ماسکو میں روایتی 9 مئی کی پریڈ فوجی ساز و سامان کے بغیر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ زیلینسکی نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ کئی سالوں میں پہلی بار ہوگا، وہ فوجی سامان فراہم نہیں کر پا رہے اور ریڈ اسکوائر پر ڈرونز کی گونج سے خوفزدہ ہیں۔" 29 اپریل کو روسی وزارتِ دفاع نے اعلان کیا تھا کہ موجودہ آپریشنل صورتحال" کی وجہ سے اس سال کی فوجی پریڈ میں فوجی ساز و سامان کا قافلہ شامل نہیں ہوگا۔ پیر کو جاری کردہ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ روس 8 اور 9 مئی کو یومِ فتح کے موقع پر یکطرفہ جنگ بندی کرے گا اور امید ظاہر کی کہ یوکرین بھی اس پر عمل کرے گا یوکرین نے اسی دن اعلان کیا کہ وہ منگل کی آدھی رات سے اپنی یکطرفہ جنگ بندی کا مشاہدہ کرے گا۔ تاہم، زیلینسکی نے روس پر الزام لگایا کہ وہ اس کے بعد ہونے والے حملوں سے کیف کی جنگ بندی کی تجویز کی تحقیر" کر رہا ہے۔ انہوں نے اپنے ویڈیو پیغام میں کہا کہ یوکرین جمعرات کی صورتحال کے مطابق اپنے مکمل جائز جوابات" کا تعین کرے گا۔ حالیہ ہفتوں میں دونوں فریقین نے حملوں میں تیزی لائی ہے۔ منگل کو یوکرین نے روس کے اندرونی علاقوں کو نشانہ بنایا؛ یوکرین سے سینکڑوں کلومیٹر دور، دریائے وولگا پر واقع شہر چیبوکسری (Cheboksary) میں دو افراد ہلاک ہوئے۔ ان حملوں نے 9 مئی کی پریڈ سے پہلے روس میں بے چینی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ ماسکو نے تقریباً 20 سالوں میں پہلی بار فوجی ساز و سامان کو پریڈ سے نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ، پورے شہر میں ہفتے تک وقفے وقفے سے انٹرنیٹ کی بندش شروع کر دی گئی ہے۔ جنگ ختم کرنے کے مذاکرات میں بہت کم پیش رفت ہوئی ہے اور یہ اب ایران کی جنگ کی وجہ سے پسِ منظر میں چلے گئے ہیں۔ ماسکو کا مطالبہ ہے کہ یوکرین ان چار علاقوں سے دستبردار ہو جائے جن پر روس اپنا دعویٰ کرتا ہے، جسے کیف نے ناقابلِ قبول قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔

'ہنٹا وائرس' امریکی ریاستوں میں الارم بج گیا

نیویارک، 7 مئی (یو این آئی) نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، ایک پرتعیش کروز میں ہنٹا وائرس کے پھیلاؤ کے بعد امریکہ کی کم از کم تین ریاستوں میں لوگوں کی ممکنہ انفیکشن کے لیے نگرانی کی جا رہی ہے، اگرچہ زیرِ نگرانی افراد میں سے کسی میں بھی ابھی تک بیماری کی علامات ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں بتایا کہ MV Hondius نامی جہاز پر تین افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ چند دیگر میں علامات پائی گئی ہیں۔ بدھ کو شائع ہونے والی اس رپورٹ میں جارجیا کے امورِ صحت کا حوالہ دیا گیا، جس نے ایک بیان میں کہا کہ وہ اپنے دو رہائشیوں کی نگرانی کر رہا ہے، وہ دونوں اچھی صحت میں ہیں اور ان میں انفیکشن کی کوئی علامت نہیں ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ کیلیفورنیا کے محکمہ صحت کو بھی سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن (سی ڈی سی) کی جانب سے مطلع کیا گیا تھا کہ ریاست کے رہائشی بھی اس جہاز پر سوار تھے جبکہ ایجنسی نگرانی کے لیے مقامی حکام کی مدد کر رہی ہے۔ ریاستی حکام کے مطابق، ایک اور مسافر ایریزونا کا رہائشی ہے اور علامات ظاہر نہ ہونے کے باوجود اس کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ سی ڈی سی نے یہ بھی کہا کہ امریکہ مسافروں کی نگرانی کر رہا ہے۔ سی ڈی سی نے ایک بیان میں کہا کہ امورِ خارجہ ایک مربوط، ہمہ جہتی حکومتی ردعمل کی قیادت کر رہا ہے جس میں مسافروں کے ساتھ براہ راست رابطہ، سفارتی ہم آہنگی اور ملکی و بین الاقوامی صحت کے حکام کے ساتھ تعاون شامل ہے۔ سی ڈی سی نے مزید کہا کہ ہم خطرے کو کم کرنے کے لیے تکنیکی مدد اور رہنمائی فراہم کرنے کے لیے اپنے بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

امریکی تجاویز: نتیجے پر پہنچے تو پاکستان کو مؤقف بتا دیں گے: اسماعیل بقائی

تہران، 7 مئی (یو این آئی) ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے پریس ٹی وی کو انٹرویو میں بتایا کہ تہران امریکی تجاویز پر غور کر رہا ہے، کسی نتیجے پر پہنچنے کے بعد پاکستان کو اپنا مؤقف بتائیں گے۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے تصدیق کی ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات ایک حساس مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں، امریکی ٹی وی چینل کو دیے گئے ایک انٹرویو میں اسماعیل بقائی نے کہا کہ تہران، واشنگٹن کی جانب سے پیش کردہ 14 نکاتی امن تجاویز کا جائزہ لے رہا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ جنگ کی تمام ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوتی ہے، پوری دنیا جانتی ہے یہ جنگ امریکہ نے مسلط کی ہے۔ انھوں نے کہا امریکہ کا منصوبہ ایران کو کمزور کر کے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا تھا لیکن ایرانی قوم کبھی ہتھیار نہیں ڈالے گی۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ آبنائے ہرمز سے متعلق ایرانی فوج کے اقدامات قانونی ہیں۔ اس سے قبل امریکی خبر رساں ادارے ایکسیوس نے بدھ کے روز دو امریکی حکام کے حوالے سے رپورٹ کیا تھا کہ واشنگٹن کو یقین ہے کہ وہ ایران کے ساتھ آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے اور جنگ ختم کرنے کے معاہدے کے قریب پہنچ چکا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز ایران کو دھمکی دی کہ اگر اس نے جنگ ختم کرنے کے معاہدے سے اتفاق نہ کیا تو امریکہ دوبارہ بمباری شروع کر دے گا۔ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا: "اگر وہ معاہدہ نہیں کرتے تو بمباری دوبارہ شروع ہوگی، اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ پہلے سے کہیں زیادہ شدید اور وسیع ہوگی۔" ایکسیوس کے مطابق دونوں فریق ایک "ایک صفحے پر مشتمل مفاہمتی یادداشت" پر متفق ہونے کے قریب ہیں، جس کا مقصد جنگ کا خاتمہ اور تفصیلی جوہری مذاکرات کے لیے ایک فریم ورک طے کرنا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس معاہدے کے تحت ایران جوہری افزودگی روکنے کے لیے عارضی پابندی قبول کرے گا جب کہ امریکہ ایران کے منجمد اربوں ڈالر کے فنڈز جاری کرنے پر آمادہ ہوگا۔ اطلاعات کے مطابق واشنگٹن اگلے 48 گھنٹوں میں چند اہم نکات پر تہران کے جواب کا منتظر ہے۔

'ایک صفحے پر مشتمل مفاہمتی یادداشت' پر دستخط ہونے سے ایران جنگ کے خاتمے کا امکان

واشنگٹن، 7 مئی (یو این آئی) امریکہ اور ایران جنگ کے خاتمے کے لیے معاہدے کے قریب ہیں، امریکی میڈیا ایکسیوس نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ ایران جنگ کے خاتمے کے لیے 'ایک صفحے پر مشتمل مفاہمتی یادداشت' پر دستخط ہو سکتے ہیں۔ میڈیا نے دو امریکی عہدے داروں کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ وائٹ ہاؤس کو یقین ہے کہ وہ ایران کے ساتھ ایک صفحے پر مشتمل مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر معاہدے کے قریب پہنچ چکا ہے، جس سے جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا اور جس کا مقصد مزید تفصیلی جوہری مذاکرات کے لیے ایک فریم ورک طے کرنا ہے۔ امریکہ کو توقع ہے کہ آئندہ 48 گھنٹوں میں ایران کی جانب سے کئی اہم نکات پر جواب موصول ہوگا۔ ابھی تک کسی حتمی معاہدے پر اتفاق نہیں ہوا، تاہم ذرائع کے مطابق جنگ شروع ہونے کے بعد سے فریقین اس وقت سب سے زیادہ معاہدے کے قریب ہیں۔ معاہدے کی مختلف شقوں کے تحت ایران یورینیم افزودگی روکنے کے لیے عارضی پابندی قبول کرے گا اور امریکہ ایران پر عائد پابندیاں نرم کرنے اور منجمد ایرانی فنڈز میں اربوں ڈالر جاری کرنے پر آمادگی ظاہر کرے گا اور دونوں فریق آبنائے ہرمز کے ذریعے آمدورفت پر عائد پابندیاں ختم کریں گے۔ تاہم ایکسیوس کا کہنا ہے کہ اس یادداشت میں شامل کئی نکات ایسے ہیں جو ایک حتمی معاہدے سے مشروط ہوں گے، جس کے باعث دوبارہ جنگ چھڑنے یا ایسی طویل غیر یقینی صورت حال کا امکان برقرار رہے گا جس میں کھلی جنگ تو رک جائے مگر بنیادی مسائل حل نہ ہوں۔ وائٹ ہاؤس کا ماننا ہے کہ ایرانی قیادت اندرونی طور پر تقسیم کا شکار ہے اور مختلف دھڑوں کے درمیان اتفاقِ رائے پیدا کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ بعض امریکی حکام اب بھی اس بات پر شکوک رکھتے ہیں کہ ابتدائی معاہدہ بھی ہو پائے گا یا نہیں۔ امریکی حکام اس سے قبل بھی مذاکرات کے مختلف مراحل اور موجودہ جنگ کے دوران معاہدے کے حوالے سے پر امید رہے ہیں، مگر اب تک کوئی حتمی پیش رفت نہیں ہو سکی ہے۔ تاہم دو امریکی حکام نے بتایا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا آبنائے ہرمز میں نئے اعلان کردہ آپریشن سے پیچھے ہٹنے اور نازک جنگ بندی کو ٹوٹنے سے بچانے کا فیصلہ مذاکرات میں پیش رفت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ایک صفحے پر مشتمل 14 نکاتی ایم او یو پر صدر ٹرمپ کے نمائندوں اسٹیو وِٹکوف اور جیرڈ کشنر، اور متعدد ایرانی حکام کے درمیان براہِ راست اور ثالثوں کے ذریعے پسِ پردہ مذاکرات جاری ہیں۔ موجودہ شکل میں یہ معاہدہ خطے میں جنگ کے خاتمے اور 30 روزہ مذاکراتی دور کے آغاز کا اعلان کرے گا، جس کے دوران آبنائے ہرمز کھولنے، ایران کے جوہری پروگرام کو محدود کرنے، اور امریکی پابندیاں اٹھانے پر تفصیلی معاہدہ طے کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق یہ مذاکرات اسلام آباد یا جنیوا میں ہو سکتے ہیں۔ ایک امریکی اہلکار کے مطابق، ان 30 دنوں کے دوران ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز میں جہاز رانی پر عائد پابندیاں اور امریکی بحری ناکہ بندی مرحلہ وار ختم کی جائیں گی۔ اگر مذاکرات ناکام ہو گئے تو امریکی افواج دوبارہ ناکہ بندی نافذ کرنے یا فوجی کارروائی بحال کرنے کی مجاز ہوں گی۔ حکام کے مطابق یورینیم افزودگی پر عارضی پابندی کی مدت پر مذاکرات جاری ہیں۔ تین ذرائع کے مطابق یہ مدت کم از کم 12 سال ہوگی جب کہ ایک ذریعے نے 15 سال کو زیادہ ممکنہ مدت قرار دیا۔ ایران نے 5 سالہ پابندی کی تجویز پیش کی تھی جب کہ امریکہ نے 20 سال کا مطالبہ کیا تھا۔ امریکہ ایک ایسی شق شامل کرنا چاہتا ہے جس کے تحت اگر ایران افزودگی کے معاہدے کی خلاف ورزی کرے تو پابندی کی مدت مزید بڑھ جائے۔ پابندی ختم ہونے کے بعد ایران کو 3.67 فی صد تک کم سطح کی افزودگی کی اجازت ہوگی۔ معاہدے کے تحت ایران اس بات کا بھی وعدہ کرے گا کہ وہ کبھی جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرے گا اور نہ ہی ہتھیار سازی سے متعلق سرگرمیوں میں ملوث ہوگا۔ ایک امریکی اہلکار کے مطابق فریقین اس شق پر بھی بات کر رہے ہیں کہ ایران زیرِ زمین جوہری تنصیبات کو فعال نہیں کرے گا۔ ایران مزید سخت معائنہ جاتی نظام قبول کرے گا، جس میں اقوامِ متحدہ کے انسپکٹرز کے اچانک معائنے بھی شامل ہوں گے اور اس کے بدلے امریکہ ایران پر عائد پابندیاں مرحلہ وار ختم کرے گا اور دنیا بھر میں منجمد ایرانی فنڈز میں سے اربوں ڈالر مرحلہ وار جاری کرے گا۔ معاملے سے باخبر دو ذرائع نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ایران اپنے انتہائی افزودہ یورینیم کو ملک سے باہر منتقل کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے، جو امریکہ کی ایک اہم ترجیح رہی ہے اور جسے تہران اب تک مسترد کرتا آیا ہے۔ ایک ذریعے کے مطابق زیرِ غور تجاویز میں یہ امکان بھی شامل ہے کہ یہ مواد امریکہ منتقل کیا جائے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے منگل کو کہا "ضروری نہیں کہ پورا معاہدہ ایک ہی دن میں تحریر کر لیا جائے۔ یہ ایک نہایت پیچیدہ اور تکنیکی معاملہ ہے۔ لیکن ہمیں ایک ایسا سفارتی حل درکار ہے جو واضح کرے کہ وہ کن موضوعات پر مذاکرات کے لیے تیار ہیں اور ابتدائی مرحلے میں کس حد تک رعایت دینے پر آمادہ ہیں تاکہ یہ عمل نتیجہ خیز بن سکے۔" تاہم روبیو نے ایران کی اعلیٰ قیادت کے بعض افراد کو "ذہنی طور پر پاگل" بھی قرار دیا اور کہا کہ یہ واضح نہیں کہ آیا وہ معاہدہ کریں گے یا نہیں۔

ایران جنگ: امریکی ایئر لائنز کے ایندھن اخراجات میں بڑا اضافہ

واشنگٹن، 7 مئی (یو این آئی (ایران کے خلاف جنگ کے دوران امریکی ایئر لائنز کے ایندھن اخراجات میں بڑا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ امریکی محکمہ ٹرانسپورٹ کے مطابق امریکہ کی بڑی ایئر لائنز نے مارچ کے دوران جیٹ فیول پر 5 ارب ڈالر سے زائد خرچ کیے جو فروری کے مقابلے میں 56 فیصد اور 8.1 ارب ڈالرز زیادہ ہے۔ مارچ میں فی گیلن ایندھن کی قیمت 3.13 ڈالر رہی، جو 74 سینٹ اضافے کے ساتھ فروری کے مقابلے میں 31 فیصد زیادہ ہے۔ ایران کے خلاف جنگ کے دوران امریکی ایئر لائنز کے ایندھن کے استعمال میں بھی 20 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

ایران سے معاہدہ ہونے کا قوی امکان ہے: ٹرمپ

واشنگٹن، 7 مئی (یو این آئی) صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران واشنگٹن اور تہران کے درمیان بہت اچھی بات چیت ہوئی ہے، جبکہ ایران جنگ ختم کرنے کی امریکی تجویز کا جائزہ لے رہا ہے۔ بدھ کے روز اوول آفس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ" یہ بہت ممکن ہے کہ ہم کوئی معاہدہ کر لیں، ایران کے حوالے سے معاملات بہت اچھے چل رہے ہیں، دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ وہ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں، وہ مذاکرات کرنا چاہتے ہیں۔" وال سٹریٹ جرنل کی بدھ کی رپورٹ کے مطابق، ایران اور امریکہ اس وقت ثالثوں کے ساتھ مل کر ایک ایسے فریم ورک پر کام کر رہے ہیں جس کا مقصد مذاکرات کا دوبارہ آغاز، جنگ کا خاتمہ اور آبنائے ہرمز کو کھولنا ہے۔ یہ مذاکرات ممکنہ طور پر اگلے ہفتے اسلام آباد میں شروع ہو سکتے ہیں ٹرمپ نے فوکس نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ان کا ماننا ہے کہ ایران کے ساتھ ممکنہ معاہدہ ایک ہفتے کے اندر حتمی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ علاقائی کشیدگی میں اس وقت اضافہ ہوا جب 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے خلاف حملے کیے، جس کے جواب میں تہران نے اسرائیل اور خلیج میں امریکی اتحادیوں کے خلاف جوابی کارروائی کی اور آبنائے ہرمز کو بند کر دیا۔

جنوبی لبنان میں ڈرون حملے میں 4 اسرائیلی فوجی زخمی

بیروت، 7 مئی (یو این آئی) جنوبی لبنان میں ڈرون حملے میں قابض اسرائیلی فوج کے 4 اہلکار زخمی ہو گئے، واقعے کی اسرائیلی فوج نے تصدیق کر دی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ڈرون حملے میں زخمی ہونے والے ایک اسرائیلی فوجی کی حالت تشویش ناک بتائی جا رہی ہے۔ لبنانی خبر ایجنسی کے مطابق اسرائیلی فوج نے رات گئے جنوبی لبنان کے ضلع صیدا کے قصبے ارزی پر فضائی حملہ کیا، جبکہ سسکیہ پر بھی بم باری کی، جس کے نتیجے میں 5 افراد شہید اور 15 زخمی ہو گئے۔ اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ اس فضائی حملے میں حزب اللہ کی رضوان فورس کے ایک کمانڈر کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ لبنانی پارلیمنٹ کے اسپیکر نبی بری نے کہا ہے کہ حزب اللہ جنگ بندی کی پاسداری کر رہی ہے، اس کے باوجود اسرائیل مسلسل حملے کر کے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ ایرانی وزیرِ خارجہ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ امریکا کے ساتھ ممکنہ معاہدے میں لبنان کے مسئلے کو بھی شامل کیا جائے گا۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج کی جانب سے حضرت عیسیٰؑ کے مجسمے کی توہین کا ایک اور واقعہ پیش آیا ہے۔

عمرہ زائرین اور عازمین حج کیلئے کلاؤڈ کمیونیکیشن سسٹم کا آغاز

مکہ مکرمہ، 7 مئی (یو این آئی) سعودی عرب میں ادارہ امور حرمین میں دینی امور کے سربراہ شیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس نے عازمین حج سے رابطے اور ان کے سوالات کے جوابات دینے کے لیے کلاؤڈ کمیونیکیشن سسٹم کا آغاز کر دیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق یہ اقدام ادارہ امور حرمین کی جانب سے ڈیجیٹل تبدیلی کو فروغ دینے اور دینی خدمات کے معیار کو بہتر بنانے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ رپورٹس کے مطابق ڈاکٹر السدیس کا اس حوالے سے کہنا تھا کہ کلاؤڈ سسٹم ایک مربوط تکنیکی نظام ہے جس کے ذریعے موصول ہونے والی کالز خودکار طریقے سے شیوخ کے فون پر منتقل ہو جاتی ہے۔ اس سسٹم کے ذریعے وقت کی بچت ہوتی ہے اور مسجد الحرام میں ازدحام بھی نہیں ہوتا۔ کلاؤڈ کمیونیکیشن سسٹم انتہائی جدید ہے جس کے ذریعے موصول ہونے والی کالز فوری اور درست طور پر متعلقہ ادارے یا شخص تک پہنچ جاتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر مسجد الحرام میں سوالات کے جوابات دینے والے سیکشن میں بھی کال منتقل کی جا سکتی ہے۔ اُنہوں نے مزید وضاحت کی کہ ٹیلی فونک رابطے کے لیے متعارف کیا جانے والا یہ نظام عمرہ زائرین اور عازمین حج کے لیے ہے تاکہ زائرین حرمین کو ہر ممکن سہولت فراہم کی جا سکے۔ اُنہوں نے بتایا کہ کلاؤڈ کمیونیکیشن سسٹم کا یونیفائیڈ نمبر 8001222100 ہے جو 24 گھنٹے کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔ اس نمبر پر کال کر کے اپنے مسئلے کو بیان اور ان کے جوابات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

شامی حکومت کا حزب اللہ سے منسلک سیل کو ختم کرنے کا اعلان

دمشق، 7 مئی (یو این آئی) شام کی حکومت نے ملک میں حزب اللہ سے منسلک سیل کو ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق شامی حکام کا کہنا ہے کہ انھوں نے حزب اللہ سے منسلک ایک سیل کو گرفتار کیا ہے، جس پر الزام ہے کہ وہ اعلیٰ حکومتی شخصیات کو قتل کرنے کی سازش کر رہا تھا، تاہم لبنانی مسلح گروہ نے اس الزام کو "جھوٹا" قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ شام کی وزارتِ داخلہ نے منگل کے روز دیر گئے کہا کہ اس نے دمشق کے نواحی علاقے کے ساتھ ساتھ حلب، حمص، طرطوس اور لاذقیہ کے صوبوں میں ایک ساتھ کئی سیکیورٹی کارروائیاں کیں۔ وزارت کے مطابق ان چھاپوں کے نتیجے میں" ایک منظم سیل کو ختم کیا گیا جو حزب اللہ ملیشیا سے وابستہ تھا اور جس کے ارکان لبنان میں انتہائی تربیت حاصل کرنے کے بعد شامی سرزمین میں داخل ہوئے تھے۔" دسمبر 2024 میں طویل عرصے سے اقتدار میں رہنے والے بشار الاسد کے ہٹائے جانے کے بعد سے شام کی نئی انتظامیہ بار بار ایسے مبینہ منصوبوں کی نشان دہی اور انھیں ناکام کرنے کا اعلان کرتی رہی ہے جنھیں وہ ملکی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی کوشش قرار دیتی ہے اور وہ ان کا الزام حزب اللہ پر عائد کرتی ہے، البتہ گروہ ان الزامات کی مسلسل تردید کرتا آیا ہے۔ وزارت کے بیان کے مطابق ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ یہ گروہ اعلیٰ سطح کے حکومتی عہدے داروں کی ٹارگٹ کلنگ کی منصوبہ بندی کر رہا تھا، چھاپوں کے دوران فوجی ساز و سامان بھی برآمد ہوا جس میں دھماکا خیز مواد اور راکٹ لانچر شامل ہیں۔ وزارت نے 11 مشتبہ افراد کی تصاویر بھی جاری کیں، تاہم ان کی قومیت ظاہر نہیں کی گئی، اور کہا کہ ان میں وہ شخص بھی شامل ہے جو مبینہ طور پر حملوں کی منصوبہ بندی اور نگرانی کا ذمہ دار تھا۔ دوسری طرف حزب اللہ نے ایک بیان میں شامی وزارتِ داخلہ کے الزامات کو جھوٹا قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ گروہ نے کہا" شامی سیکیورٹی حکام کی طرف سے ان دعوؤں کی بار بار تکرار، جب کہ ہم بارہا یہ واضح کر چکے ہیں کہ حزب اللہ کی شامی سرزمین میں کوئی موجودگی نہیں، کئی سوالات کو جنم دیتی ہے۔

امریکہ کا قطر سے تحفے میں ملا بوئنگ 747 کو جولائی تک ایئر فورس ون بنانے کا ہدف

واشنگٹن، 7 مئی (یو این آئی) امریکی فضائیہ قطر کی جانب سے تحفے میں دیے گئے بوئنگ 747 طیارے کو 4 جولائی تک اپنے بیڑے میں شامل کرنے کے لیے کوشاں ہے، تاکہ اسے امریکہ کی 250 ویں سالگرہ کے موقع پر ایئر فورس ون کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ امریکی حکام کے مطابق اس اقدام کا مقصد صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو قومی جشن کے موقع پر نیا صدارتی طیارہ فراہم کرنا ہے۔ وائٹ ہاؤس نے 2025 میں قطر سے یہ لگژری طیارہ بطور تحفہ قبول کیا تھا، جس کی مرمت اور صدارتی معیار کے مطابق تزئین و آرائش کا کام ایل تھری ہیرس نامی کمپنی کر رہی ہے۔ قطری جانب سے اس تحفے پر ڈیموکریٹس نے مفادات کے ٹکراؤ کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے تنقید کی تھی، تاہم صدر ٹرمپ نے ان اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ 400 ملین ڈالر مالیت کے طیارے کو ٹھکرانا بے وقوفی ہوگی۔ اس طیارے کو صدارتی استعمال کے قابل بنانے کے لیے اس میں جدید مواصلاتی نظام، سیکیورٹی اپ گریڈ اور میزائل حملوں کو روکنے کی صلاحیت نصب کی جا رہی ہے۔ فضائیہ کے مطابق طیارہ اس وقت پینٹنگ کے عمل سے گزر رہا ہے۔ بوئنگ کمپنی کی جانب سے دو نئے صدارتی طیاروں کی تیاری کا باقاعدہ پروگرام اپنے شیڈول سے چار سال پیچھے ہے اور ان کی فراہمی 2028 سے پہلے ممکن نہیں۔ اس تاخیر کی وجہ سے خدشہ تھا کہ صدر ٹرمپ اپنی مدت ملازمت کے دوران نئے طیاروں سے محروم رہ سکتے تھے۔

یو اے ای میں سائبر کرمنلز کے لیے متعین سخت سزائیں کیا ہیں؟

دبئی، 7 مئی (یو این آئی) یو اے ای کے سائبر کرائم سے متعلق قانون کے تحت سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز کے غلط استعمال پر سخت سزائیں مقرر کی ہیں۔ متحدہ عرب امارات کے سائبر جرائم سے متعلق قانون یو اے ای فیڈرل ڈیکری لا نمبر 34 آف 2021 آن کومبیٹنگ ریومر اینڈ سائبر کرائم کے تحت سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز کے غلط استعمال کے بارے میں سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ اس قانون کی دفعہ 33 کے مطابق اگر کوئی شخص انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، یا کسی بھی آن لائن رابطے کے ذریعے کسی دوسرے فرد کو فحاشی یا جسم فروشی جیسے غیر اخلاقی کاموں کی طرف راغب کرے، یا اس کی حوصلہ افزائی کرے، یا اس میں کسی طرح مدد کرے تو یہ ایک سنگین جرم تصور کیا جاتا ہے۔ ایسے افراد کو عارضی قید کے ساتھ ساتھ بھاری جرمانہ بھی ہو سکتا ہے جو کم از کم ڈھائی لاکھ درہم اور زیادہ سے زیادہ دس لاکھ درہم تک ہو سکتا ہے۔ اگر اس جرم میں کوئی بچہ متاثر ہو تو سزا مزید سخت ہو جاتی ہے، اور ایسی صورت میں کم از کم پانچ سال قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اسی قانون کی دفعہ 34 کے تحت انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا کے ذریعے فحش مواد بنانے، پھیلانے یا اس کی تشہیر کرنے پر بھی پابندی عائد ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا آن لائن پلیٹ فارم بناتا ہے یا چلاتا ہے جہاں اس قسم کا غیر اخلاقی مواد شیئر کیا جاتا ہو تو اسے قید کے ساتھ جرمانہ بھی ہو سکتا ہے، جو عام طور پر ڈھائی لاکھ سے پانچ لاکھ درہم کے درمیان ہوتا ہے۔

سی ایم یوگی نے مردم شماری 2027 کے پہلے مرحلے کا کیا افتتاح

مردم شماری صرف آبادی کی مردم شماری نہیں ہے بلکہ ایک جامع، شمولیت اور منصوبہ بند ترقی کی مضبوط بنیاد: وزیر اعلیٰ

لکھنؤ: ۷ مئی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ مردم شماری محض آبادی کی گنتی نہیں ہے، بلکہ جامع، شمولیت اور منصوبہ بند ترقی کی مضبوط بنیاد ہے۔ آج ڈیٹا پر مبنی فیصلوں کا دور ہے، اور مردم شماری کے درست اعدادوشمار بنیادی ڈھانچے، تعلیم، صحت، سماجی تحفظ اور عوامی فلاح وبہبود کی مختلف اسکیموں کے موثر نفاذ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مردم شماری اس بات کو یقینی بنانے کا ایک ذریعہ ہے کہ سماج کا آخری فرد بھی ترقی کے عمل میں یکساں طور پر حصہ لے سکے۔ وزیر اعلیٰ آج ریاست میں 2027 کی مردم شماری کے پہلے مرحلے کا باضابطہ آغاز کرنے کے بعد اپنی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے " ہماری مردم شماری، ہماری ترقی " کے جذبے کے ساتھ مکانوں کی فہرست سازی اور مکانوں کا شمار کے کام کا آغاز کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں ملک میں پہلی بار ڈیجیٹل مردم شماری کرائی جا رہی ہے۔ پہلے مرحلے میں گھروں کی فہرست سازی اور گھروں کی گنتی کی جائے گی۔ عوام کو 7 مئی سے 21 مئی 2026 تک خود گنتی کا آپشن فراہم کیا گیا ہے جس کے ذریعے شہری ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اپنی معلومات درج کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد، فیلڈ ورک کے حصے کے طور پر، مردم شماری کے اہلکار گھر۔ گھر جا کر گنتی کا کام کریں گے۔ دوسرے مرحلے میں ہر فرد کی گنتی کی جائے گی۔ اس بار مردم شماری میں ذات پات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پہلی بار جنگلاتی دیہات کو مردم شماری کے عمل میں شامل کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج کے دور میں حقیقی وقت کا ڈیٹا انتہائی اہم ہے۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال نے مردم شماری کے عمل کو مزید شفاف، موثر اور تیز تر بنا دیا ہے۔ اس مقصد کے لیے مردم شماری کا ایک خصوصی پورٹل تیار کیا گیا ہے، جس کے ذریعے گاؤں اور وارڈ کی سطح پر کام کی مسلسل نگرانی کو یقینی بنایا جا سکے گا۔ اتر پردیش کی موجودہ تخمینہ شدہ آبادی تقریباً 25 کروڑ 70 لاکھ ہے۔ مردم شماری کا کام 18 منطقوں، 75 اضلاع، 350 تحصیلوں، 17 میونسپل کارپوریشنوں، 745 دیگر شہری اداروں، 21 کنٹونمنٹ بورڈ، 57694 گرام پنچایتوں اور ریاست کے تقریباً 01 لاکھ 04 ہزار ریونیو گاؤں میں کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس بڑے کام کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے کے لیے ریاست میں تقریباً 5.47 لاکھ اہلکاروں کو تعینات کیا جا رہا ہے، جن میں 4.50 لاکھ شمار کنندگان، 85000 سپروائزر اور 12000 ریاستی اور ضلعی سطح کے افسران شامل ہیں۔ مزید برآں، تقریباً 5.35 لاکھ اہلکاروں کو دونوں مراحل کے لیے تربیت دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ریاست کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ مردم شماری کو قومی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص صرف ایک جگہ پر اپنی گنتی کرائے اور درست اور حقائق پر مبنی معلومات فراہم کرے، تاکہ ترقیاتی منصوبوں کا درست اور موثر خاکہ تیار کیا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے مردم شماری کے کام میں شامل تمام افسران، ملازمین اور شہریوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

گڑ اور روٹی کھلا کر ویڈیوز بنوانا کافی نہیں، گائے کو 'ماں' کا درجہ دیں سی ایم یوگی: شنکراچاریہ

بلیا: 7 مئی (پی این ایس) گائے تحفظ دھرم یودھ یاترا کے ساتھ بلیا پہنچے سوامی اویمکتیشورانند مہاراج نے مویشیوں کی حالت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس یاترا کا بنیادی مقصد گائے کی جان اور عزت کی حفاظت کرنا ہے۔ گائے کی پناہ گاہوں کی موجودہ حالت کو تشویشناک بتاتے ہوئے مہاراج نے کہا کہ زمینی حقیقت بھیانک ہے۔ گاؤ شیلٹرز کی رپورٹنگ کرنے کے لیے اندر جانے والے صحافی یہ منظر دیکھ کر رو پڑے۔ صورتحال یہ ہے کہ کاغذ پر تو سب کچھ ٹھیک نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں نہ تو بھوسا ہے اور نہ پینے کا صاف پانی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو نشانہ بناتے ہوئے اویمکتیشورانند مہاراج نے کہا کہ گائے کی پناہ گاہیں کھولنا وزیر اعلیٰ کا کام نہیں ہے، بلکہ قانون بنانا ہے۔ صرف گائے کی پناہ گاہیں کھولنا، انہیں گڑ اور روٹی کھلانا اور اس کی ویڈیو بنانا بے معنی ہے۔ مہاراج نے الزام لگایا کہ اتر پردیش حکومت نے گائے کو جانوروں کی فہرست میں شامل کیا ہے، جب کہ گائے کو جانور نہیں بلکہ 'ماں' کا درجہ دیا جانا چاہیے۔ اویمکتیشورانند مہاراج نے کہا کہ ہمارے آباؤ اجداد کی روایات اور ویدوں اور پرانوں میں گائے کو ماں سمجھا جاتا ہے، کوئی عام جانور نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ گائے کو انگریزوں کے دور میں جانوروں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ اب جب کہ ملک آزاد ہے تو یہ صورتحال بدلنی چاہیے تھی۔ پچھلی حکومتیں بھلے ہی گائے کو 'مدر کاؤ' کا درجہ نہ دے سکیں لیکن موجودہ حکومت سے اس کی توقع تھی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پر بالواسطہ تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کم از کم گورکھ پیٹھ کے وزیر اعلیٰ کو گائے کو جانوروں کی فہرست سے نکال کر اسے "مدر گائے" کے طور پر تسلیم کرنا چاہیے تھا۔

اتر پردیش میں ایک ضلع، ایک ڈِش کی فہرست تیار، سبزی کو ترجیح، گوشت کو نہیں ملی جگہ

لکھنؤ: 7 مئی (پی این ایس) کھانے پر وقفہ وقفہ سے ہونے والی سیاست اور تنازع کے دوران اتر پردیش حکومت نے 'ایک ضلع، ایک کھانا' پہل شروع کی ہے۔ اس کے تحت روایتی کھانوں کی ضلع وار فہرست جاری کی گئی ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس میں ریاست کے مختلف اضلاع میں شہرت رکھنے والے نان ویج (گوشت والے) کھانوں کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔ اس فہرست کو جاری کرنے کا مقصد بہتر معیار، پیکیجنگ اور بازار تک آسان پہنچ کے ذریعہ مقامی کھانوں کو فروغ دینا بتایا جا رہا ہے۔ فہرست جاری ہونے کے بعد اتر پردیش کے شہرت یافتہ گوشت والے پکوان کی عدم شمولیت موضوع بحث ہے۔ افسران نے جو جانکاری دی ہے، اس کے مطابق جن پکوانوں کو فہرست میں شامل نہیں کیا گیا ہے، ان میں کئی قومی اور بین الاقوامی شہرت یافتہ کھانے شامل ہیں۔ مثلاً لکھنؤ کے مشہور ٹنڈے کباب، اودھی بریانی اور نہاری، رام پور کے شاہی رام پوری کھانے جیسے مٹن کورما اور سیک کباب اور بریلی کے مشہور مٹن کھانے کو اس فہرست میں جگہ نہیں دی گئی ہے۔ لکھنؤ کی طرح وارانسی اور الہ آباد (پریاگ راج) بھی اپنے مخصوص نان ویجیٹیرین اسٹریٹ فوڈ اور سالن کے لیے مشہور ہیں، جو ملک بھر سے کھانے کے شائقین کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس معاملہ پر 'کزین سوسائٹی آف انڈیا' کے صدر اور پکوانوں پر گہری نظر رکھنے والے پشپیش پنت نے مکمل سبزی خور مینو کو 'آدھا ادھورا' قدم بتایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یہ آدھا ادھورا قدم لگتا ہے جس میں شدت پسندی کی بو آتی ہے۔ اختصار میں کہیں تو جاہلانہ بکواس ہے۔" انہوں نے واضح کیا کہ وہ پوری طرح سے ویجیٹیرین کھانے کے حق میں ہیں، مجھے سبھی کھانے پسند ہیں، میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ کسی بھی چیز کے انتخاب میں امتیاز کیوں کیا جائے؟۔ بہرحال، افسران نے دعویٰ کیا کہ 'ایک ضلع، ایک کھانا' (اوڈی اوسی) پہل کے تحت تیار کی گئی فہرست میں ضلع کو اس کے خاص پکوانوں کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اس فہرست میں آگرہ کے پیٹھے اور دال موٹھ، فیروز آباد کے آلو سے بنے کھانے، مین پوری کی سون پاپڑی اور اُبلے آلو کے کھانے، متھرا کے پیڑے شامل ہیں۔ یوپی میں علی گڑھ کو ڈیری مصنوعات اور کچوری، ہاتھرس کے ہینگ سے بنے کھانے، کاس گنج کے مونگ دال کا حلوہ اور سنگھاڑے کے آٹے سے بنے نمکین بھی شامل ہیں۔ افسران کے مطابق ایودھیا کی کچوری، پیڑا اور کلہڑ دہی۔ جلیبی، سلطان پور کے پیڑے اور نمکین کھانے، بارہ بنکی کی چندر کلا اور امیٹھی کے سموسے اور گُڑ سے بنی مٹھائیوں کو فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ دیگر قابل ذکر اندراجات میں پریاگ راج کی کچوری، سموسہ اور رس ملائی، فتح پور کی بیڑمی پوری اور مٹھائیاں، کوشامبی کے گُڑ کی مصنوعات اور پرتاپ گڑھ کی آنولہ سے بنی کھانے کی چیزیں شامل ہیں۔ سہارنپور شہد پر مبنی مصنوعات کے لیے، مظفر نگر گُڑ کی مٹھائیوں کے لیے اور شاملی گُڑ پر مبنی ناشتے کے لیے مشہور ہیں۔ افسران نے بتایا کہ اس اقدام کا مقصد ریاست کے تمام اضلاع میں مقامی کھانوں کو منظم طریقے سے فہرست بند کرنا اور انہیں فروغ دینا ہے۔ یوپی حکومت میں وزیر جے پی ایس راٹھور نے کہا کہ "ہم کسی بھی کھانے پر پابندی نہیں لگا رہے ہیں اور نہ ہی کھانے کے متبادل طے کر رہے ہیں۔ ہم صرف سبزی والے کھانوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، ہم اس کھانے کی نمائش کر رہے ہیں جو ہمیں لگتا ہے کہ اس ضلع کی بہترین نمائندگی کرتا ہے۔"

۷ر سے ۲۱ر مئی تک مردم شماری کے فارم بھریں: مولانا خالد رشید

اسلامک سنٹر میں "مردم شماری ہیلپ ڈیسک" کا قیام

لکھنؤ، ۷ر مئی۔ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے چیرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ کی صدارت میں اسلامک سنٹر کے ذمہ داروں اور کارکنوں کی ایک اہم نشست ہوئی۔ اس موقع پر مولانا خالد رشید نے کہا کہ وطن عزیز میں مردم شماری (Census) کا پہلا مرحلہ آج یعنی ۷ر مئی سے شروع ہو گیا ہے۔ اس کے تحت خاندان کے سربراہ کو se.census.gov.in پورٹل پر آن لائن اپنی اور اپنے افراد خاندان کی تفصیل درج کرنا ہوگی۔ خود شماری کا یہ عمل ۲۱ر مئی ۲۰۲۶ء تک جاری رہے گا۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ مردم شماری کے مقررہ فارم میں ۳۴ر سوالات ہوں گے جن کے درست جوابات دینا ہیں۔ یہ سوالات سکونت اور خاندان سے متعلق ہیں۔ اس سلسلے میں کوئی غلط معلومات نہ دی جائے۔ فارم پر کوئی دستاویز اپ لوڈ نہ کی جائے۔ جیسے ہی آپ پورٹل کھولیں گے تو آپ کے موبائل نمبر پر ۱۱ر ہندسوں کی آئی ڈی دی جائے گی۔ اس کے بعد آپ اپنی تفصیل کا اندراج کریں گے۔ ۲۱ر مئی کے بعد جب محکمہ مردم شماری کے کارکن آپ کے گھر پہنچیں گے تو ان کو یہ آئی ڈی دی جائے گی۔ وہ اس کی تصدیق کر کے اس کو منظور کریں گے۔ مولانا فرنگی محلی نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ مذہب کے خانے میں "اسلام" اور مادری زبان کے خانے میں "اردو زبان" لکھیں۔ انہوں نے ائمہ مساجد سے اپیل کی کہ وہ جمعہ کے خطبے میں نمازیوں کو مردم شماری کی اہمیت، ضرورت اور افادیت سے روشناس کرائیں اور ان پر زور دیں کہ وہ اس عمل میں پورے جوش وخروش سے حصہ لیں۔ مولانا فرنگی محلی نے بتایا کہ عوام کی سہولت کے لیے اسلامک سنٹر آف انڈیا عیدگاہ عیش باغ لکھنؤ میں "مردم شماری ہیلپ ڈیسک" قائم کی گئی ہے۔ اس میں دن میں ۱۰ر بجے سے شام ۵ر بجے تک درج ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

9580112032,7335097779,7905381076

اس نشست میں مولانا نعیم الرحمن صدیقی، مولانا محمد مشتاق، مولانا محمد سفیان، مولانا عبداللطیف، مولانا عبدالمغیث، عدنان خان اور منیب علوی شریک ہوئے۔

پارٹی کے بہانے بلا کر نوجوان کا قتل، 24 گھنٹے میں دو ملزمان گرفتار

لکھنؤ: 7 مئی (پی این ایس) پولیس اور سرویلانس ٹیموں نے راجدھانی کے سوشانت گولف سٹی تھانہ علاقے میں قتل کے ایک سنسنی خیز معاملے کو حل کیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں دو شاطر مجرموں کمل سنگھ یادو عرف ٹنکو اور سنتوش کمار یادو کو گرفتار کیا ہے۔ مقتول کے قبضے سے قتل میں استعمال ہونے والا غیر قانونی پستول، کارتوس اور دو موبائل فون برآمد ہوئے ہیں۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے انکشاف کیا کہ متوفی سچن یادو سنتوش کے اسٹال سے سامان کی ادائیگی نہیں کرتا تھا اور گاہکوں کو مشتعل کرتا تھا، سنتوش کو اپنی دکان بند کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ اس دشمنی کی وجہ سے کمل اور سنتوش نے سچن کو ختم کرنے کی سازش کی۔

جامعہ ناظمیہ میں تعزیتی جلسہ

لکھنؤ۔ جامعہ ناظمیہ میں ایک تعزیتی جلسہ زیر صدارت حجت الاسلام مولانا سید فرید الحسن صاحب قبلہ بسلسلہ سانحہ جو جبل پور مدھیہ پردیش ایک ڈیم میں پیش آیا جس میں کافی تعداد میں لوگ جان بحق ہوئے صدر جلسہ نے ان سب مرحومین خاص کر پروفیسر رئیس احمد صاحب سابق پرنسپل شیعہ پی جی لا کالج کے خانوادے کی دو مستورات کے ڈوب کر جاں بحق ہونے پر تعزیت پیش کی اور دعا کی کہ خداوند عالم خانوادے کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جو حضرات بچ گئے ہیں ان کو صحت وطول عمر عطا کرے آخر میں آیت اللہ سید حمید الحسن حفظہ اللہ سربراہ جامعہ نے اپنے پیغام میں اس سانحہ پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے جو افراد جاں بحق ہوئے ہیں ان کے لیے افسوس کا اظہار کیا بالخصوص پروفیسر رئیس احمد صاحب جو چند دن پہلے عیادت کے لیے ائے تھے ان کے خانوادے کے اعزہ کے جاب حق ہونے پر مغفرت کی دعا کی آخر میں حاضرین نے سورہ فاتحہ سے مرحومین کو ایصال ثواب کیا۔

طلبہ کو سازگار اور شفاف امتحانات ماحول فراہم کرنا ہماری ذمہ داری: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں سیمسٹر امتحانات کا وائس چانسلر نے لیا جائزہ

لکھنؤ، 7 مئی 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں جاری سیمسٹر امتحانات کے دوران وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے امتحانی انتظامات کا اچانک معائنہ کیا۔ اس موقع پر انھوں نے مختلف امتحانی مراکز کا دورہ کر کے وہاں کی مجموعی صورت حال، نظم وضبط، سوالیہ پرچوں کی تقسیم کے عمل اور طلبہ کے بیٹھنے کے انتظامات کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ معائنے کے دوران پروفیسر اجے تنیجا نے مختلف امتحانی کمروں میں جا کر طلبہ سے براہ راست گفتگو کی اور امتحانات کے سلسلے میں ان کے تجربات اور سہولیات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انھوں نے امتحانی عمل کو مکمل طور پر شفاف، منصفانہ اور منظم انداز میں انجام دینے پر زور دیتے ہوئے امتحانی کنٹرولر اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات بھی جاری کیں۔ وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اس موقع پر کہا کہ یونیورسٹی کا مقصد صرف امتحانات کا انعقاد نہیں بلکہ ایسا تعلیمی اور امتحانی ماحول فراہم کرنا ہے جہاں ہر طالب علم خود کو محفوظ، مطمئن اور یکساں مواقع کا حامل محسوس کرے۔ شفافیت، دیانت داری اور نظم وضبط ہماری ترجیحات میں شامل ہیں اور ہم اس بات کے لیے پرعزم ہیں کہ ہر امتحان اعلیٰ تعلیمی معیارات کے مطابق منعقد ہو۔ انھوں نے مزید کہا کہ طلبہ کی محنت اور مستقبل ہمارے لیے نہایت اہم ہے اسی لیے امتحانی نظام میں کسی بھی قسم کی لاپروائی یا بے ضابطگی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یونیورسٹی انتظامیہ امتحانات کے پرامن، منظم اور منصفانہ انعقاد کے لیے مسلسل نگرانی کر رہی ہے۔ وائس چانسلر نے امتحانی مراکز پر سی سی ٹی وی نگرانی، مناسب سیکورٹی انتظامات اور وقت پر سوالیہ پرچوں کی فراہمی کے نظام پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اس موقع پر امتحانی کنٹرولر وکاس، مرکز نگراں ڈاکٹر راجندر ترپاٹھی علاوہ دیگر انتظامی افسران بھی موجود رہے۔ تمام متعلقہ حکام نے امتحانی نظام کو پرامن اور منظم طریقے سے انجام دینے میں اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ امتحانی کنٹرولر وکاس نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ امتحانات کے دوران تمام ضابطوں کی پابندی کریں اور کسی بھی قسم کی غیر اخلاقی یا ناجائز سرگرمی سے دور رہیں۔ دوسری جانب مرکز نگراں ڈاکٹر راجندر ترپاٹھی نے بتایا کہ جفت سیمسٹر امتحانات یونیورسٹی کے طے شدہ پروگرام کے مطابق پرامن، شفاف اور منظم انداز میں جاری ہیں۔

پردیش کانگریس دفتر میں رابندر ناتھ ٹیگور اور ایس۔ این۔ سبّا راؤ ہارڈیکر کو خراجِ عقیدت

قومی یکجہتی، انسانیت اور حب الوطنی کے پیغام کو عام کرنے پر زور

لکھنؤ، 07 مئی۔ عصرِ حاضر کے عظیم ادیب، فلسفی اور ماہرِ تعلیم گرودیو رابندر ناتھ ٹیگور نیز مشہور گاندھی وادی مفکر، سماجی خدمت گار، قومی یکجہتی کے مضبوط حامی اور کانگریس سیوادل کے بانی ایس۔ این۔ سبّا راؤ ہارڈیکر کی یومِ پیدائش آج پردیش کانگریس دفتر میں منائی گئی۔ اس موقع پر اتر پردیش کانگریس سیوادل مدھیہ زون کے صدر سشیل تیواری سونو پنڈت، راج منی شکلا سمیت سیوادل کے کارکنان نے رابندر ناتھ ٹیگور اور ایس۔ این۔ سبّا راؤ ہارڈیکر کی تصویروں پر گلپوشی کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں راج منی شکلا نے کہا کہ رابندر ناتھ ٹیگور کی شخصیت نہایت ہمہ جہت تھی۔ وہ صرف شاعر ہی نہیں بلکہ فلسفی، موسیقار، مصور، ڈرامہ نگار اور سماجی مصلح بھی تھے۔ ان کے افکار انسانیت، محبت، فطرت اور عالمی اخوت پر مبنی تھے۔ وہ ہندوستانی تہذیب کے ساتھ ساتھ جدید فکر کے بھی حامی تھے۔ انہوں نے ادب کی تقریباً تمام اصناف میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی نمایاں تصانیف میں "گیتانجلی"، "گورا"، "گھرے بائیرے"، "چوکھیر بالی" وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی تخلیقات میں انسانی جذبات، فطرت سے محبت اور حب الوطنی کی خوبصورت جھلک نظر آتی ہے۔ ہندوستان کا قومی ترانہ "جن گن من" اور بنگلہ دیش کا قومی ترانہ "آمار سونار بنگلا" بھی انہی کی تخلیقات ہیں۔ شری شکلا نے ایس۔ این۔ سبّا راؤ ہارڈیکر کی شخصیت اور خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انہوں نے نوجوانوں میں اخلاقی اقدار، سماجی ہم آہنگی اور حب الوطنی کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔ ایس۔ این۔ سبّا راؤ ہارڈیکر نے قومی یکجہتی اور سماجی بیداری کے لیے کئی اہم کام انجام دیے۔ انہوں نے مختلف نوجوان کیمپوں، پیدل یاتراؤں اور سماجی مہمات کے ذریعے ملک بھر کے نوجوانوں کو جوڑنے کا کام کیا۔ وہ ذات، مذہب اور زبان سے اوپر اٹھ کر انسانیت اور قومی اتحاد پر یقین رکھتے تھے۔ ان کا برتاؤ نہایت شائستہ اور نرم خو تھا، جس کی وجہ سے سماج کے تمام طبقات میں انہیں عزت و احترام حاصل تھا۔ اس موقع پر اتر پردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کے چیئرمین سہیل اختر انصاری سابق رکن اسمبلی، انیل شکلا، شفا خان، محمد شمی، راکیش تیواری، آلیک پانڈے سمیت دیگر کئی سیوادل کارکنان اور عہدیداران نے بھی ان عظیم شخصیات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

شہنواز خان اتر پردیش کانگریس اقلیتی شعبہ کے تنظیمی دفتر انچارج نامزد

تنظیم کو مضبوط بنانے اور اقلیتی سماج کو کانگریس سے جوڑنے کی ذمہ داری سونپی گئی

لکھنؤ۔ کانگریس تنظیم کے تئیں وفاداری اور اقلیتی سماج کے لوگوں کے مسائل کے حل کی سمت میں کیے جا رہے اقدامات کو مدنظر رکھتے ہوئے اتر پردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کے چیئرمین جناب سہیل اختر انصاری، سابق رکن اسمبلی نے جناب شہنواز خان کو اتر پردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کا تنظیمی دفتر انچارج نامزد کیا ہے۔ جناب سہیل اختر انصاری نے امید ظاہر کی ہے کہ جناب شہنواز خان تنظیم کو مضبوط بنانے، اقلیتی سماج کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانگریس تنظیم سے جوڑنے اور پارٹی کی پالیسیوں و پروگراموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کر کے کانگریس صدر جناب ملکارجن کھڑگے، شعبہ کے قومی چیئرمین جناب عمران پرتاپ گڑھی اور اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر جناب اجے رائے، سابق وزیر کے ہاتھ مضبوط کرنے میں اپنی اہم ذمہ داری ادا کریں گے۔ جناب شہنواز خان کو اتر پردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کا تنظیمی دفتر انچارج نامزد کیے جانے پر اقلیتی شعبہ کے عہدیداران اور کارکنان نے شعبہ کے چیئرمین جناب سہیل اختر انصاری کا شکریہ ادا کیا اور شہنواز خان کو مبارکباد پیش کی۔ مبارکباد دینے والوں میں خاص طور پر اختر ملک، توحید نظمی، انیس اختر مودی، مسعود احمد، چودھری سلمان قادر، زبیر خان، شمس الحسن عمرہ، شمشیر علی، محمد کاسف، رفیق احمد، شاداب خان، پرویز منصوری وغیرہ شامل رہے۔

بابو ترلوکی سنگھ انٹر کالج میں ذہین طلبہ کی شاندار پذیرائی

بورڈ امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو نقد انعامات اور اسناد سے نوازا گیا

کاکوری، لکھنؤ۔ لکھنؤ کے کاکوری واقع بابو ترلوکی سنگھ انٹر کالج میں جمعرات کو تعلیمی سیشن 2025-26 کی جماعت 10 اور 12 کے کامیاب ذہین طلبہ کے لیے " سورگ واسی رنجیت سنگھ میدھاوی چھاتر پرتیبھا سمان سماروہ " کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اسکول انتظامیہ کی جانب سے منعقد اس پروگرام میں ان طلبہ و طالبات کو اعزاز سے نوازا گیا جنہوں نے بورڈ امتحانات میں 75 فیصد سے زائد نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی اور اسکول منیجمنٹ کمیٹی کی صدر رنجیتا سنگھ نے سابق صدر مرحوم رنجیت سنگھ کی یاد میں ذہین طلبہ کو ان کے سرپرستوں کی موجودگی میں ہار پہنا کر، نقد انعامات اور اسناد پیش کیں۔ جماعت 10 میں 83.83 فیصد نمبروں کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے ابھیے گوتم کو 5000 روپے، 80.17 فیصد نمبروں کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے ہرشت کو 4000 روپے اور 80 فیصد نمبروں کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے ابھیشیک کو 2000 روپے نقد انعام دیا گیا۔ جماعت 12 کے مختلف شعبوں میں بھی نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ ووکیشنل شعبہ میں ہمانشو (83.40 فیصد)، آرٹس شعبہ میں وِشیش کمار (78.20 فیصد) اور سائنس شعبہ میں کرن پرجاپتی (78 فیصد) نے اپنے اپنے شعبوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی، جنہیں صدر رنجیتا سنگھ کی جانب سے 5000-5000 روپے نقد انعام دیا گیا۔ اس کے علاوہ تعلیم کے تئیں جوش و جذبہ بڑھانے کے مقصد سے منیجمنٹ کمیٹی نے جماعت 10 کے دیگر 18 طلبہ کو 500 روپے اور جماعت 12 کے 30 طلبہ کو 300 روپے فی طالب علم کے حساب سے حوصلہ افزائی رقم فراہم کی۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی رنجیتا سنگھ نے طلبہ کو مستقبل میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ایک باصلاحیت شہری بننے اور ملک و ریاست کا نام روشن کرنے کی ترغیب دی۔ اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر آر کے سنگھ نے منیجمنٹ کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام سرپرستوں اور طلبہ کو مبارکباد پیش کی۔ پروگرام میں سابق منیجر سروجیت سنگھ، موجودہ منیجر انکت سنگھ اور پورا اسکول خاندان باوقار انداز میں موجود رہا۔

شاملی میں پانی بھر جانے کی دقت سے تاجر پریشان، دیا احتجاجی دھرنا

شاملی: 7 مئی (پی این ایس) درجنوں دکانداروں نے جمعرات کو احتجاجی دھرنا دیا، بلدیہ پر الزام لگایا کہ وہ تجاوزات کر کے شہر کے نکاسی آب کے نظام میں رکاوٹ پیدا کیے ہوئے ہے۔ اپنی دکانوں کے سامنے پانی بھر جانے سے پریشان دکاندار میونسپلٹی کے پاس پہنچے اور احتجاجی دھرنا دیا، "تجاوزات ہٹاؤ اور نالیاں بنائیں" کے نعرے لگائے۔ دکانداروں کا الزام ہے کہ میونسپل انتظامیہ نے نالے بند کر رکھے ہیں جس سے سڑکیں گندے پانی سے بھر گئی ہیں۔ اس سے کاروبار بری طرح متاثر ہوا ہے اور صارفین کو آنے جانے میں کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ بارہا شکایات کے باوجود مسئلہ مستقل طور پر حل نہیں کیا گیا۔

تمام اضلاع میں "اطلاعاتی کمپلیکس" کے قیام کا مطالبہ، وزیر اعلیٰ کو ارسال کیا گیا مکتوب

فتح پور۔ سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے ریاست اتر پردیش کے تمام اضلاع میں "اطلاعاتی کمپلیکس" قائم کیے جانے کے مطالبے کو لے کر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک مکتوب ارسال کیا گیا ہے۔ تنظیم کے قومی جنرل سکریٹری شیبو خان کی طرف سے بھیجے گئے اس مکتوب میں صحافیوں اور میڈیا اہلکاروں کے لیے بہتر دفتری و معلوماتی سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مکتوب میں کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت نے سن 2015 میں تمام اضلاع میں اطلاعاتی کمپلیکس قائم کرنے کا اعلان کیا تھا، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اب تک اس سلسلے میں زمینی سطح پر کوئی مؤثر پیش رفت نہیں ہو سکی ہے۔ حکومت کے اُس وقت کے سرکاری سرکولر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ ہر ضلع میں ضلعی اطلاعاتی دفتر، میڈیا اہلکاروں کے لیے معلوماتی مرکز اور پریس کانفرنسوں کے انعقاد کے لیے جدید میڈیا سینٹر قائم کیے جانے کی ہدایت دی گئی تھی۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ اطلاعاتی کمپلیکس کے قیام سے صحافیوں کو بہتر ورک اسپیس میسر آئے گا، جبکہ حکومت، انتظامیہ اور میڈیا کے درمیان رابطہ اور اطلاعاتی نظام مزید مؤثر اور شفاف بن سکے گا۔ مزید یہ کہ ڈیجیٹل اور سائبر صحافت کے تیزی سے فروغ کے پیش نظر ایک مرکزی اطلاعاتی نظام کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔ مکتوب میں وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس اہم منصوبے کو ترجیحی بنیادوں پر دوبارہ فعال کرتے ہوئے ریاست کے تمام اضلاع میں اطلاعاتی کمپلیکس کے قیام کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات جاری کی جائیں، تاکہ صحافتی برادری کو ایک مضبوط بنیاد فراہم ہو سکے اور حکومتی اطلاعات مؤثر انداز میں عوام تک پہنچائی جا سکیں۔

کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے پھلوں اور سبزیوں کی برآمد میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے: شیوراج

لکھنؤ: 7 مئی (پی این ایس) مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے جمعرات کو کہا کہ کسانوں کی آمدنی بڑھانے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور زرمبادلہ حاصل کرنے کے لیے ہندوستان کو پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات میں اضافہ کرنا ہوگا۔ چوہان نے لکھنؤ میں دو روزہ 'فروٹ ہورائزن 2026' پروگرام کے دوران صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد پھلوں کی پیداوار بڑھانا، معیار بہتر بنانا اور فوڈ پروسیسنگ کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ میں دو روزہ فروٹ ہورائزن 2026 پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد پھلوں کی پیداوار میں اضافہ، معیار میں بہتری اور غذائی پراسیسنگ کی سرگرمیوں کو مضبوط بنانا ہے۔ وزیر نے کہا کہ ہندوستان کئی اقسام کے پھلوں، خاص طور پر آم، کا ایک بڑا پیداکنندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جس مقدار اور معیار کے آم پیدا کرتے ہیں، دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ چاہے آم ہوں، انگور ہوں، کیلے ہوں یا لیچی، ہم ان کے نمایاں پیداکنندگان میں شامل ہیں، لیکن ہماری برآمدات اب بھی کافی کم ہیں۔ مرکزی وزیر زراعت نے کہا کہ حکومت چاہتی ہے کہ ہندوستانی پھل اور سبزیاں عالمی منڈیوں تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے تو کسانوں کی آمدنی بڑھے گی، زرمبادلہ میں اضافہ ہوگا اور روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔

اودھ نامہ

پروجیکٹ فریڈم فی الحال ملتوی

ایران امریکہ اسرائیل کے مابین ہونے والی جنگ پر فی الحال جنگ بندی نافذ ہے اور مذاکرات کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ لیکن فی الحال کوئی صورت ایسی نہیں نکالی جاسکی ہے جس سے یہ امید باندھی جاسکے کہ جنگ کے بادل پوری طرح سے چھٹ گئے ہیں۔ امریکہ کی طرف سے جنگ بندی میں یک طرفہ طور پر توسیع بھی دومرتبہ کی جا چکی ہے جس کی ستائش بہرحال کی جانا چاہئے، لیکن اس کے باوجود کشیدگی کسی طور پر کم نہیں ہورہی ہے۔ ارمیکہ کے دھمکی آمیز بیانات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مزید یہ کہ آبنائے ہرمز کے اردگرد اس ن ے ناکہ بندی بھی کررکھی ہے جس پر تنازعہ بڑھتا جارہا ہے۔ پیچ یہ پھنسا ہوا ہے کہ ایران کا کہنا ہے کہ ناکہ بندی ہٹائی جائے اسی کے بعد کوئی بات چیت ہوسکتی ہے۔ (حالانکہ بیچ بیچ میں یہ بیانات بھی آتے رہتے ہیں کہ ایران امریکہ سے کوئی بات چیت نہیں کرے گا) اور امریکہ یہ کہتا ہے کہ مذاکرات ہونے تک ناکہ بندی جاری رہے گی، اب کوئی ذی عقل یہی کہے گا کہ اس طرح کی ضد سے کہیں کوئی حل نکلتا ہے۔ لیکن آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

تازہ اطلاعات کے مطابق ایک مرتبہ پھر ایران کی طرف سے ایرانی سپریم لیڈر کے مشیر محسن رضائی نے امریکی قیادت کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر واشنگٹن نے خطے میں اپنی عسکری کارروائیاں جاری رکھیں تو امریکی افواج کو شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ محسن رضائی کا کہنا ہے کہ ایران کی طاقتور مسلح افواج تیار کھڑی ہیں، امریکی افواج کے لیے جو کچھ منتظر ہے وہ نارمنڈی یا سسلی جیسا نہیں بلکہ طبس اور اصفہان جیسا ہوگا۔ وہم میں نہ رہیں۔ دوسری جانب امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ ایران آبنائے ہرمز میں مجرمانہ اقدامات کررہا ہے، کوئی ملک اس کو کنٹرول نہیں کرسکتا۔ واشنگٹن میں ایک پریس بریفنگ کے دوران وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ آبنائے ہرمز میں مختلف ممالک کے پھنسے ہوئے بحری جہازوں کے عملے کی زندگیوں کو خطرہ ہے۔ خلیج فارس میں پھنسے 23 ہزار افراد کو ریسکیو کرنے کیلئے ٹرمپ نے پروجیکٹ فریڈم کا اعلان کیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ پروجیکٹ فریڈم آبنائے ہرمز کو کھولنے کے لیے اہم قدم ہے، کسی پر حملہ نہیں کیا، آبنائے ایک ہرمز عالمی گزرگاہ ہے، کوئی ملک اس کو کنٹرول نہیں کرسکتا، ایرانی رجیم ڈکٹیٹ نہیں کرسکتی۔ (جبکہ ابھی کچھ دن پہلے عباس عراقچی نے روس کا دورہ کیا تھا اس دورے کے دوران روس کا بیان آیا تھا کہ ای ران کا ہرمز پر کنٹرول کا حق ہے اور قانونی طور پر درست ہے۔ امریکہ نے مزید کہا کہ ُایران کے پاس ایٹم بم ہوتا تو آج ہم یہاں نہ ہوتے اسرائیل اور مشرقِ وسطیٰ ختم ہو جاتا۔ اس طرح سے ایک بار انھوں نے دنیا کو اس طرف توجہ دلانے کی کوشش کی ہے ایران ی وری ن یم سے ایٹم بم بنا سکتا ہے اس لئے اس کوشش سے اسے باز رکھنا بہت ضروری ہے۔ مارکو روبیو کا کہنا تھا کہ امریکی صدر ٹرمپ نے اپنے اقدام سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کی اوّلین ترجیح امن ہے، ایرانی کشتیاں بحری جہازوں کو نقصان پہنچاتی ہیں ایسا نہیں ہونے دیں گے، ایران کو حقیقت تسلیم کرکے مذاکرات کی میز پر آنا چاہیے۔ اب یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ مذکارات کی میز پر اس بلانا دعوت ہے یا دھمکی۔

دوسری طرف ایک خبر کے مطابق آبنائے ہرمز کے اوپر منڈلاتا ایک امریکی طیارہ پراسرار طریقے سے آسمان سے اچانک غائب ہوگیا ہے جس کی ویڈیو سامنے آئی ہے۔ امن مذاکرات کے دوران ایران اور امریکہ کے درمیان سب سے بڑی وجہ تنازع بن کر سامنے آنے والے آبنائے ہرمز کے اوپر منڈلاتا امریکی طیارہ اچانک پراسرار طور پر آسمان سے کہاں غائب ہوگیا۔ س طیارے کے فلائٹ پاتھ کی ایک ویڈیو سامنے آئی ہے، جس میں یہ طیارہ کسی مکھی کی طرح ایک جگہ بھنبھناتا اور پھر اچانک منظر سے غائب ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے توسط سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جس طیارے کو ٹرمپ نے آبنائے ہرمز میں آپریشن فریڈم میں مدد کے لیے بھیجا تھا، وہی طیارہ پراسرار طور پر آسمان میں غائب ہوگیا ہے۔ ریڈار پر اس کی آخری لوکیشن انتہائی چونکا دینے والی تھی۔ طیارہ اچانک تیزی سے نیچے کی طرف آنے لگا اور 7700 اسکواک کوڈ یعنی ُجنرل ایمرجنسی ُ کا سگنل دینے لگا۔ غائب ہونے سے ٹھیک پہلے اس کے پائلٹ نے طیارے کا رخ قطر کی طرف موڑا تھا، لیکن سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ کیا یہ طیارہ محفوظ لینڈ کر پایا یا پھر سمندر کی لہروں میں سما گیا۔ ابھی تک اس بارے میں کوئی ٹھوس معلومات سامنے نہیں آئی ہیں۔ میڈیا رپورٹس میں یہ دعویٰ بھی کیا جارہا ہے کہ جس وقت طیارہ ریڈار سے غائب ہوا۔ اسی دوران آبنائے ہرم میں نیویگیشن سسٹم کو مکمل طور پر ناکارہ بنا دیا گیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ حرکت اتنی طاقتور تھی کہ طیارے کا راستہ بھٹکنا یا کنٹرول کھو دینا لازمی تھا۔ ٹرمپ کو اس واقعے نے بڑا دھچکا دیا ہے۔ کیونکہ جس طیارے کو سیکورٹی اور ُفریڈم آف نیویگیشن ُ کے لیے بھیجا گیا تھا، وہ خود ہی محفوظ نہیں رہ پایا۔ اگر یہ طیارہ تباہ ہوا ہے تو یہ امریکہ کے لیے بڑی شرمندگی کی بات ہوگی۔

اس طیارے کو کے سی-135R کو ُفلائنگ گیس اسٹیشن ُ کہا جاتا ہے۔ اس کے بغیر امریکی لڑاکا طیاروں کی طویل فاصلے تک مار کرنے کی صلاحیت کافی کم ہو جاتی ہے۔ ابھی تک امریکی سینٹرل کمانڈ کی جانب سے کوئی آفیشیل تصدیق نہیں ہوئی ہے، لیکن دفاعی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر یہ کوئی حملہ ہے تو صورتحال جنگ کی طرف بڑھ سکتی ہے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے اچانک آبنائے ہرمز میں پروجیکٹ فریڈم عارضی طور پر روکنے کا اعلان کیا ہے۔ اسے امریکی تابوت میں ایک اور کیل سے تعبیر کیا جارہا ہے۔

سومناتھ اور بھارت کا ناقابل تسخیر جذبہ!

نریندر مودی

دو ہزار چھبیس کے آغاز میں، میں سومناتھ سوابھیمان پرو کے لیے سومناتھ گیا تھا، سومناتھ مندر پر پہلے حملے کے ایک ہزار سال مکمل ہونے پر۔ اب، میں 11 مئی کو سومناتھ واپس آؤں گا تاکہ بھارت کے اس وقت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد کے ذریعہ بحال شدہ مندر کے افتتاح کے 75 سال مکمل ہوں۔ آدھے سال سے بھی کم عرصے میں، سومناتھ سے متعلق دو اہم سنگ میلوں اور اس کے بربادی سے تجدید تک کے سفر یا جسے ہم ودھونس سے سریجن کے طور پر بیان کرتے ہیں، میں شرکت کرنا ایک اعزاز کی بات ہے۔ سومناتھ ہمیں تہذیبی پیغام دیتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وسیع سمندر بے وقتی کو جنم دیتا ہے۔ لہریں ہمیں بتاتی ہیں...... کہ طوفان کتنے ہی شدید ہوں یا لہریں کتنی ہی ہنگامہ خیز کیوں نہ ہوں، انسان ہمیشہ وقار اور طاقت کے ساتھ دوبارہ اٹھ سکتا ہے۔ لہریں ساحل پر لوٹتی ہیں، گویا ہر نسل کو یاد دلاتی ہیں کہ لوگوں کے جذبے کو زیادہ دیر تک دبایا نہیں جاسکتا۔

ہمارے قدیم صحیفے کہتے ہیں:

اس کا مطلب ہے، روحانی پربھاس (سومناتھ) کی ایک پردکشینہ پوری زمین کی پردکشن کے برابر ہے! جہاں لوگ یہاں پوجا کرنے آتے ہیں، وہیں انہوں نے ایک ایسی تہذیب کے شاندار تسلسل کا بھی تجربہ کیا ہے جس کی شعلہ کبھی بجھ نہیں سکتی تھی۔ سلطنتیں اٹھیں اور زوال پذیر ہوئیں، لہریں بدلیں، تاریخ فتح اور اتھل پتھل سے گزری، پھر بھی سومناتھ ہمارے شعور میں برقرار رہا۔ یہ ان گنت عظیم شخصیات کو یاد کرنے کا وقت ہے جو ظلم کے سامنے ڈٹے رہے۔ لکولیشا اور سوما سرمن تھے، جنہوں نے پربھاس کو فلسفے کے ایک عظیم مرکز میں تبدیل کیا۔ ولبھی کے چکرورتی مہاراجہ دھراسینا چہارم نے صدیوں پہلے وہاں دوسرا مندر تعمیر کیا تھا۔ بھیما دیوا، جیا پالا اور آنند پال کو حملوں کے خلاف تہذیبی آن کا دفاع کرنے کے لیے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ راجہ بھوج نے بھی تعمیر نو میں مدد کی۔ گجرات کی سیاسی اور ثقافتی طاقت کو بحال کرنے میں کرنادیوا اور سدھاراجے سمہا نے اہم کردار ادا کیا۔ بھابر ہاسپتی، کمار پالا سولنکی اور پشوپتا آچاریوں نے پوجا اور سیکھنے کے ایک عظیم مرکز کے طور پر مندر کو دوبارہ تعمیر کیا اور اسے برقرار رکھا۔ وشال دیو واگھیلا اور تریپورانتکا نے اس کی فکری اور روحانی روایات کی حفاظت کی۔ مہیپال دیو اور را کھنگر نے تباہی کے بعد پوجا کو زندہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پنیا شلوک اہلیا بائی ہولکر، جن کی 300 ویں صد سالہ پیدائش منائی جارہی ہے، نے انتہائی مشکل وقت میں عقیدت کے تسلسل کو یقینی بنایا۔ بڑودہ کے گائیکواڑ تھے، جنہوں نے یاتریوں کے حقوق کی حفاظت کی اور بلاشبہ، ہماری سرزمین مبارک ہے کہ ویر ہمیر جی گوہل اور ویر ویگدا جی بھیل جیسی بہادر شخصیات کی پرورش ہوئی، جن کی قربانی اور ہمت سومناتھ کی زندہ یادوں کا حصہ بن گئی ہے۔

انیس سو چالیس کی دہائی میں جب آزادی کا جذبہ پورے بھارتمیں پھیل رہا تھا اور سردار پٹیل جیسی بلند پایہ شخصیت کی قیادت میں ایک نئی جمہوریہ کی بنیادیں رکھی جارہی تھیں، ایک چیز انہیں سخت پریشان کرتی رہی......سومناتھ کی حالت۔ 13 نومبر 1947 کو، دیوالی کے وقت، وہ اپنے ہاتھوں میں سمندری پانی کے ساتھ مندر کے خستہ حال کھنڈرات کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا" (گجراتی) نئے سال کے اس مبارک دن پر، ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ سومناتھ کی تعمیر نو کی جائے، آپ، سوراشٹر کے لوگوں، آپ کو اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے، جس میں سب کو حصہ لینا چاہیے۔" سردار پٹیل کی ایک واضح اپیل پر نہ صرف گجرات کے لوگوں نے بلکہ پورے بھارت کے لوگوں نے جوش وخروش سے جواب دیا۔

بدقسمتی سے، قسمت نے سردار پٹیل کو اس خواب کی تکمیل کا مشاہدہ کرنے کی اجازت نہیں دی جس کو انہوں نے بہت شوق سے دیکھا تھا۔ اس سے پہلے کہ بحال شدہ سومناتھ مندر عقیدت مندوں کے لیے اپنے دروازے کھول پاتا، وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ پھر بھی، اس کا اثر پربھاس پٹن کے مقدس ساحلوں پر محسوس ہوتا رہا۔ ان کے وژن کو شری کے ایم منشی نے آگے بڑھایا، جس کی بھرپور حمایت نواں نگر کے جام صاحب نے کی۔ 1951 میں، جب مندر مکمل ہوگیا، اس تقریب کے لیے صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد کو بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کے سخت اعتراضات سے نمٹتے ہوئے، ڈاکٹر پرساد نے تقریب میں شرکت کی، اس طرح اسے اور بھی خاص اور تاریخی بنا دیا۔

میرا ذہن بھی اکتوبر 2001 میں چلا جاتا ہے، جب میں نے ابھی وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالا تھا۔ 31 اکتوبر 2001 کو سردار پٹیل کی جینتی پر، گجرات حکومت کو سومناتھ مندر کے دروازے کھولنے کے 50 سال مکمل ہونے پر ایک پروگرام منعقد کرنے کا اعزاز حاصل تھا۔ یہ سردار پٹیل کے 125 ویں یوم پیدائش کی تقریبات کے ساتھ بھی موافق تھا۔ اس وقت کے وزیر اعظم جناب اٹل بہاری واجپائی اور اس وقت کے وزیر داخلہ جناب ایل کے اڈوانی نے پروگرام میں شرکت کی۔

مورخہ 11 مئی 1951 کو اپنی تقریر کے دوران، ڈاکٹر راجندر پرساد نے کہا کہ سومناتھ مندر دنیا کو یہ اعلان کرتا ہے کہ بے مثال عقیدہ اور محبت کے ساتھ کوئی بھی چیز تباہ نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ مندر لوگوں کے دلوں میں زندہ رہے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مندر کی بحالی سردار پٹیل کے خواب کی تکمیل تھی، لیکن اس جذبے کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ ہم لوگوں کی زندگیوں میں خوشحالی بحال کریں۔ یہ اہم اور متاثر کن پیغامات ہیں جو انہوں نے دیے۔

یہ وہ راستہ ہے جس پر ہم ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے چل رہے ہیں۔ میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ ُوکاس بھی، وراثت بھی ُ کے اصول سے متاثر ہوکر، سومناتھ سے کاشی، کامکھیا سے کیدارناتھ، ایودھیا سے اجین، ترمبکیشور سے سری سلیم تک، ہماری ٹیم کو اپنے روحانی مراکز کو جدید ترین سہولیات سے آراستہ کرنے کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے روایتی کردار کو بھی محفوظ رکھا ہے۔ یہ، رابطے کو بہتر بنانے کی کوششوں کے ساتھ، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان سے مل سکیں۔ یہ مقامی معیشت کو فروغ دیتا ہے، ذریعہ معاش کو محفوظ بناتا ہے اور ُایک بھارت، شریشٹھ بھارت ُ کے جذبے کو گہرا کرتا ہے۔

ان لوگوں کی جدوجہد اور قربانیاں، جنہوں نے سومناتھ کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں نچھاور کیں اور جنہوں نے اسے بار بار تعمیر کیا انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ بھارت کے مختلف کونوں سے لاتعداد افراد نے اس کی شان کو بحال کرنے میں اپنا حصہ ڈالا۔ انہوں نے بھارت کے ہر حصے کو مقدس کے طور پر دیکھا، جو جغرافیہ سے ماورا یکجہتی کے احساس سے جڑے ہوئے تھے۔ ایسی دنیا میں جہاں اکثر تقسیم ہوتی ہے، اتحاد کا یہ جذبہ پہلے سے کہیں زیادہ متعلقہ ہے۔ سومناتھ اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ کھڑا رہے گا کیونکہ اتحاد کا احساس اور مشترکہ تہذیبی شعور ہر بھارتیہ کے دل میں زندہ ہے۔ اس کے خراج عقیدت کے طور پر، ایک ہزار سال کی غیر معمولی جرات کو یاد کرتے ہوئے، اگلے ہزار دنوں تک سومناتھ میں خصوصی پوجا ہوں گی۔ بہت سے لوگوں کو ان پوجا کے لیے بھی چندہ دیتے ہوئے دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔

میں اپنے ہم وطنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اس خاص وقت میں سومناتھ کا سفر کریں۔ جب آپ سومناتھ کے ساحل پر کھڑے ہوتے ہیں تو اس کی قدیم بازگشت آپ سے کلام کرتی ہے۔ آپ نہ صرف عقیدت سے مغلوب ہوں گے، بلکہ ایک تہذیبی جذبے کی مضبوط نبض کو بھی محسوس کریں گے جو مٹنے سے انکاری ہے، جو کہ اٹوٹ اور غیر متزلزل ہے۔ آپ بھارت کے ناقابل تسخیر جذبے کا تجربہ کریں گے اور سمجھیں گے کہ کیوں ہر کوشش کے باوجود ہماری ثقافت ناقابل شکست رہی اور آپ کو ابدی فتح کا نظارہ دیکھنے کا موقع ملے گا۔ یہ یقینا ناقابل فراموش ہوگا۔

جئے سومناتھ۔

مشرقِ وسطیٰ میں امن مذاکرات تعطل کا شکار

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

جنگ بندی کے باوجود، اصل ثالث پاکستان اور چند دیگر ممالک کی کوششوں سے جاری مشرقِ وسطیٰ کے امن مذاکرات فی الحال تعطل کا شکار ہو گئے ہیں۔ یہ کوئی اچھی خبر نہیں، کیونکہ اس کے دوررس نتائج مرتب ہوسکتے ہیں۔ اگر دوبارہ جنگ شروع ہو جاتی ہے تو نہ صرف متعلقہ ممالک بلکہ دنیا کے تقریباً ہر خطے کے ممالک پر شدید اقتصادی بوجھ پڑے گا، خاص طور پر گیس کی ترسیل میں رکاوٹ کے باعث۔ ایران کی جانب سے امریکہ کے سامنے دو شرائط رکھی گئی ہیں۔ اول، ایران-امریکہ-اسرائیل کشیدگی کا خاتمہ اور اس بات کی عالمی ضمانت کہ یہ جنگ دوبارہ شروع نہیں کی جائے گی۔ دوم، امریکی بحریہ کی جانب سے عائد ناکہ بندی کا خاتمہ اور آبنائے ہرمز کا کنٹرول ایران کے حوالے کرنا۔ اس کے بعد دوسرے مرحلے میں جوہری پروگرام پر بات چیت ہوگی، جس پر پہلے ہی کافی بحث ہوچکی ہے۔ ایران نے امریکہ کے ساتھ جاری مذاکرات کے لیے اپنی نئی تجاویز کا مسودہ پاکستان کو ثالثی کے لیے بھیج دیا ہے، جسے امریکی حکام تک پہنچایا جائے گا۔ بعدازاں امریکی ردِعمل ایرانی حکام تک پہنچایا جائے گا۔ سینئر امریکی افسران کے مطابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ چاہتے ہیں کہ جوہری معاملات کو ابتدا ہی میں حل کرلیا جائے۔

مستند ذرائع کے مطابق دونوں ممالک کے موقف واضح ہوچکے ہیں۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے واضح کیا ہے کہ جوہری اور میزائل صلاحیت ملک کی قومی وراثت ہے اور اس کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی۔ وہیں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ تہران کے ساتھ کوئی بھی معاہدہ اسی صورت ممکن ہے جب وہ اپنے جوہری پروگرام کو مکمل طور پر ترک کردے۔ نیشنل گلف ڈے کے موقع پر جاری اپنے تحریری پیغام میں خامنہ ای نے کہا کہ ایران اپنی سائنسی وفوجی صلاحیتوں، چاہے وہ نینو ٹیکنالوجی ہو، بائیو ٹیکنالوجی ہو یا جوہری ومیزائل پروگرام، اسی طرح محفوظ رکھے گا جیسے اپنی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔ دراصل ٹرمپ کے مطالبات میں یہ بھی شامل ہے کہ ایران اپنا افزودہ یورینیم ذخیرہ امریکہ کے حوالے کرے۔ روس نے اس معاملے میں امریکہ کی مدد کی پیشکش کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ ایران سے افزودہ یورینیم حاصل کر کے اپنے پاس رکھ سکتا ہے، تاہم ٹرمپ نے روس کی اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ یاد رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان دوسرے دور کے امن مذاکرات جوہری معاملے کے سبب تعطل کا شکار ہیں۔

یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ نے آبنائے ہرمز میں ناکہ بندی کیوں کی ہے؟ دراصل اس کا مقصد ایران کو تیل فروخت کرنے سے روکنا ہے تاکہ اسے اہم آمدنی سے محروم کیا جا سکے اور ایسے حالات پیدا کیے جائیں کہ تہران کو تیل کی پیداوار کم کرنی پڑے، کیونکہ اس کے پاس ذخیرہ کرنے کی گنجائش محدود ہے۔ دوسری طرف اس ناکہ بندی کے باعث خود ڈونالڈ ٹرمپ پر بھی دباؤ بڑھ گیا ہے، کیونکہ اہم وسط مدتی انتخابات سے قبل امریکہ میں تیل اور گیس کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ اس پالیسی کے تحت امریکہ نے اپنے خلیجی اتحادیوں، خصوصاً جی سی سی ممالک، پر بھی دباؤ ڈالا ہے، جو اپنی برآمدات کے لیے اسی آبی گزرگاہ پر انحصار کرتے ہیں۔ امریکی بحریہ بندرگاہوں کی نگرانی کر رہی ہے اور مال بردار جہازوں کو ایرانی حدود میں داخل ہونے یا نکلنے سے روک رہی ہے۔

صورتحال اس وقت یہ ہے کہ دونوں فریقین کی جانب سے تلخ بیانات کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا اور حالات کشیدہ ہیں۔ انہی خدشات کے پیش نظر متحدہ عرب امارات نے اپنے شہریوں پر ایران، لبنان اور عراق کا سفر کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ایران میں دفاعی نظام کے متاثر ہونے کی خبریں بھی سامنے آرہی ہیں۔ دوسری جانب صدر ٹرمپ نے اعلیٰ فوجی افسران کے ساتھ وار روم میں تقریباً 45 منٹ تک اہم اجلاس کیا، جس کے بعد یہ خدشات مزید بڑھ گئے ہیں کہ دونوں ممالک دوبارہ جارحانہ انداز اختیار کرسکتے ہیں۔ ایک خبر یہ بھی سامنے آئی ہے کہ جنگ کے باعث امریکہ کا اسلحہ ذخیرہ تیزی سے کم ہورہا ہے۔ دوسری طرف ایک پیش رفت ایسی بھی ہوئی ہے جسے ایران کی سفارتی کامیابی قرار دیا جارہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایٹمی عدم توسیع معاہدے (NPT) کے جائزہ اجلاس میں ایران کو 120 ممالک پر مشتمل ناوابستہ تحریک کی حمایت سے نائب صدر منتخب کرلیا گیا۔ یہ ایران کی بڑی کامیابی اور امریکہ کی کمزور سفارت کاری کا ثبوت ہے، کیونکہ امریکہ نے اس انتخاب کو روکنے کی بھرپور کوشش کی مگر ناکام رہا۔

مشرقِ وسطیٰ کے اس بحران کے اثرات ہندوستان پر بھی واضح طور پر نظر آنے لگے ہیں۔ عالمی بازار میں خام تیل کی قیمتوں میں تیزی کا اثر عام ہندوستانیوں کی جیب پر پڑنا ناگزیر ہے۔ محض دو دن قبل بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمت 126.41 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی، جو گزشتہ چار برسوں کی بلند ترین سطح ہے۔ اسی دوران کرنسی مارکیٹ میں روپے کی قدر بھی کم ہوکر ڈالر کے مقابلے میں 95 کی نفسیاتی حد عبور کر گئی۔ ان حالات میں یہ طے ہے کہ سرکاری تیل کمپنیوں کے لیے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کو موجودہ سطح پر برقرار رکھنا ممکن نہیں ہوگا۔ امکان یہی ہے کہ پہلے کی طرح اس بار بھی قیمتوں میں بتدریج اضافہ کیا جائے گا۔ خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کی بڑی وجہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور ترسیل میں رکاوٹ ہے۔ اگرچہ جنگ بندی برقرار ہے، لیکن آبنائے ہرمز کے ذریعے تیل کی ترسیل متاثر ہورہی ہے۔ ہندوستان کے کئی آئل ٹینکر بھی اس علاقے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

واضح رہے کہ ہندوستان دنیا کا تیسرا سب سے بڑا خام تیل درآمد کرنے والا ملک ہے اور اپنی 85 فیصد ضروریات درآمدات سے پوری کرتا ہے۔ ایسے میں 126 ڈالر فی بیرل کی قیمت درآمدی بل کو غیر معمولی حد تک بڑھا دے گی، جس کے اثرات براہِ راست ملکی معیشت پر پڑیں گے۔

9161484863

بنگال کے نتائج اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا قاری اسحاق گورا

جمہوریت میں انتخابی نتائج صرف حکومتیں تبدیل نہیں کرتے بلکہ معاشروں کے مزاج، قوموں کے اعتماد اور طبقوں کی نفسیات پر بھی گہرے اثرات چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی ریاست میں سیاسی تبدیلی آتی ہے تو اس کی بازگشت صرف اسمبلیوں تک محدود نہیں رہتی بلکہ گلیوں، بازاروں، مسجدوں، تعلیمی اداروں اور گھروں تک سنائی دیتی ہے۔ بنگال میں بی جے پی کی حالیہ کامیابی کے بعد بھی ایک ایسا ہی ماحول پیدا ہوا ہے۔ ایک طبقہ جشن اور فتح کے احساس میں ڈوبا ہوا ہے، جبکہ دوسرا طبقہ بے چینی، خوف اور مایوسی کا شکار دکھائی دیتا ہے۔ بعض سیاسی رہنما اقتدار میں آتے ہی کھلے لفظوں میں یہ کہنے لگے ہیں کہ وہ صرف انہی لوگوں کے لیے کام کریں گے جنہوں نے انہیں ووٹ دیا ہے۔ ایسے بیانات یقیناً ایک جمہوری ذہن رکھنے والے انسان کے لیے باعثِ تشویش ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ کیا ایسے حالات میں مایوسی اختیار کرنا دانشمندی ہے؟ کیا خوف اور بے بسی کا ماحول ہی مستقبل کا راستہ متعین کرے گا؟ یا پھر وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جذبات کے بجائے حکمت، صبر اور شعور سے کام لیا جائے؟

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں سیاسی نتائج کو اکثر تقدیر کا آخری فیصلہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی جماعت کامیاب ہوجائے تو کچھ لوگ اسے اپنی مکمل فتح تصور کرتے ہیں، اور اگر شکست ہوجائے تو کچھ لوگ ایسے ٹوٹ جاتے ہیں جیسے اب ان کے لیے جینے کا کوئی راستہ باقی نہ رہا ہو۔ حالانکہ جمہوریت میں اقتدار کا آنا جانا ایک مستقل حقیقت ہے۔ آج ایک جماعت اقتدار میں ہے، کل دوسری ہوسکتی ہے۔ مگر قومیں صرف حکومتوں سے زندہ نہیں رہتیں، بلکہ اپنے علم، کردار، اتحاد، معیشت اور حکمت سے زندہ رہتی ہیں۔ یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ صرف سیاسی نعروں سے کسی قوم کی حفاظت نہیں ہوتی۔ جو قومیں صرف جذبات میں جیتی ہیں، وہ وقتی شور تو پیدا کرلیتی ہیں مگر تاریخ میں مضبوط مقام حاصل نہیں کر پاتیں۔ مضبوط قومیں وہ ہوتی ہیں جو ہر بحران میں خود احتسابی کرتی ہیں، اپنی کمزوریوں کو پہچانتی ہیں اور خاموشی سے اپنی بنیادیں مضبوط کرتی ہیں۔

آج سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ آخر ہم ہر انتخاب کے بعد اتنے بے چین کیوں ہوجاتے ہیں؟ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی اجتماعی زندگی کو صرف سیاست تک محدود کردیا ہے۔ ہم نے سمجھ لیا ہے کہ اگر اقتدار ہمارے پسندیدہ لوگوں کے پاس ہو تو سب کچھ محفوظ ہے، اور اگر اقتدار مخالفین کے پاس چلا جائے تو سب کچھ ختم ہوگیا۔ یہی سوچ ہمیں بار بار ذہنی شکست کی طرف لے جاتی ہے۔ سچ یہ ہے کہ کسی بھی قوم کی اصل طاقت صرف اقتدار نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا کی بہت سی عظیم قومیں تاریخ سے مٹ چکی ہوتیں۔ قوموں کی اصل طاقت تعلیم، معیشت، اخلاق، اتحاد، سماجی اثر ورسوخ اور فکری پختگی میں ہوتی ہے۔ اگر ایک قوم ان میدانوں میں مضبوط ہوجائے تو سیاسی اتار چڑھاؤ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمیں یہ بھی ماننا ہوگا کہ ہماری ایک بڑی کمزوری غفلت ہے۔ ہم نتائج آنے کے بعد دعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں، افسوس کرتے ہیں، تجزیے کرتے ہیں، مگر نتائج آنے سے پہلے نہ ہماری دعاؤں میں وہ تڑپ ہوتی ہے، نہ ہماری منصوبہ بندی میں وہ سنجیدگی۔ ہم اکثر جذباتی نعروں اور وقتی جوش میں تو آگے ہوتے ہیں، مگر مستقل مزاجی کے ساتھ علمی، سماجی اور سیاسی تیاری نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حالات بدلتے ہیں تو ہم حیران رہ جاتے ہیں۔

یہ تلخ حقیقت ہے کہ ہم نے اپنی نئی نسل کو زیادہ تر جذبات دیے، حکمت نہیں دی۔ خوف دیا، اعتماد نہیں دیا۔ احتجاج کا جذبہ دیا، تیاری کا شعور نہیں دیا۔ حالانکہ آج کے دور میں سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ نوجوان تعلیم کے میدان میں آگے بڑھیں، سول سروسز میں جائیں، قانون، میڈیا، تجارت، ٹیکنالوجی اور سماجی قیادت میں اپنی جگہ بنائیں۔ صرف جلسے جلوس کسی قوم کو محفوظ نہیں بناتے، بلکہ اداروں میں مضبوط موجودگی قوموں کو طاقت دیتی ہے۔ اسی طرح مذہبی اور سماجی قیادت کو بھی اپنے انداز پر غور کرنا ہوگا۔ قوموں کو ہر وقت خوفزدہ رکھنا اصلاح نہیں کہلاتا۔ اگر ہر شکست کے بعد صرف یہ بتایا جائے کہ اب سب کچھ ختم ہوگیا، تو یہ قوم کے حوصلے توڑنے کے مترادف ہے۔ اصل قیادت وہ ہوتی ہے جو اندھیروں میں امید پیدا کرے، بے چینی میں توازن سکھائے، اور جذبات میں حکمت پیدا کرے۔

بنگال کے موجودہ حالات میں سب سے زیادہ ضرورت اسی حکمت کی ہے۔ اگر کچھ سیاسی رہنما اقتدار کے نشے میں ایسے بیانات دے رہے ہیں جن سے تقسیم کا احساس پیدا ہورہا ہے، تو اس کا جواب اشتعال نہیں بلکہ صبر، کردار اور آئینی شعور سے دیا جانا چاہیے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اشتعال وقتی سکون تو دے سکتا ہے، مگر مستقل نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ جبکہ حکمت خاموش ہوتی ہے، مگر اس کے نتائج دیرپا ہوتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی وہی قومیں باقی رہیں جنہوں نے صبر اور تدبر کا راستہ اختیار کیا۔ نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی ہمارے سامنے ہے۔ اگر صرف ظاہری حالات دیکھے جاتے تو امید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی، مگر آپ ﷺ نے مایوسی نہیں سکھائی۔ آپ ﷺ نے حالات سے بھاگنے کے بجائے حکمت، صبر، کردار اور مسلسل جدوجہد کا راستہ دکھایا۔

آج ہمیں بھی یہی سبق سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر حالات ہمارے مطابق نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مستقبل ختم ہو گیا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ہمیں زیادہ سنجیدگی، زیادہ حکمت اور زیادہ تیاری کی ضرورت ہے۔ جذباتی نعروں سے نکل کر تعلیمی انقلاب کی طرف بڑھنا ہوگا۔ وقتی شور سے نکل کر مستقل منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ صرف شکایتیں کرنے کے بجائے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔

ایک اور خطرناک مسئلہ یہ ہے کہ ہم سوشل میڈیا کے ماحول کو حقیقی طاقت سمجھنے لگے ہیں۔ چند جذباتی ویڈیوز، اشتعال انگیز تقاریر اور وائرل پوسٹس وقتی ردعمل تو پیدا کر دیتی ہیں، مگر زمین پر قوموں کی تقدیر تعلیم، معیشت اور تنظیم بدلتی ہے۔ اگر ہم واقعی اپنے مستقبل کو محفوظ بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم، اپنی معاشی حالت اور اپنے سماجی کردار پر توجہ دینی ہوگی۔ یہ وقت ایک دوسرے کو کوسنے کا نہیں بلکہ ایک دوسرے کو سنبھالنے کا ہے۔ اگر معاشرے میں خوف بڑھ رہا ہے تو ہمیں امید پھیلانی چاہیے۔ اگر نفرت کی زبان بولی جارہی ہے تو ہمیں حکمت اور اخلاق کی زبان اختیار کرنی چاہیے۔ اگر کچھ لوگ تقسیم چاہتے ہیں تو ہمیں اتحاد اور شعور کی بات کرنی چاہیے۔ کیونکہ نفرت کا جواب نفرت نہیں ہوتا، بلکہ اعلیٰ کردار اور مضبوط حکمت ہوتی ہے۔

ہمیں اپنی دعاؤں پر بھی غور کرنا ہوگا۔ ہم اکثر نتائج آنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہیں، مگر نتائج آنے سے پہلے ہماری اکثریت غفلت میں مبتلا رہتی ہے۔ دعا صرف ہار کے بعد آنسو بہانے کا نام نہیں، بلکہ جیت سے پہلے تیاری، خوف سے پہلے رجوع، اور آزمائش سے پہلے تعلق مع اللہ کا نام ہے۔ جو قومیں صرف مصیبت آنے پر جاگتی ہیں، وہ بار بار آزمائشوں کا شکار ہوتی ہیں۔ جمہوریت کے موسم ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ کبھی فضا موافق ہوتی ہے، کبھی حالات مخالف دکھائی دیتے ہیں۔ مگر باشعور قومیں صرف اقتدار کے بدلنے سے اپنے حوصلے نہیں ہارتیں۔ وہ جانتی ہیں کہ سیاسی تبدیلیاں وقتی ہوتی ہیں، جبکہ قوموں کی اصل طاقت ان کے علم، کردار، صبر اور حکمت میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ اسی لیے آج بنگال کے موجودہ حالات میں سب سے زیادہ ضرورت مایوسی پھیلانے کی نہیں بلکہ سنجیدگی، وقار اور فکری بیداری کی ہے۔ اگر بعض سیاسی شخصیات اقتدار میں آکر ایسے جملے کہہ رہی ہیں جن سے ایک خاص طبقے میں بے چینی پیدا ہورہی ہے، تو یقیناً یہ طرزِ فکر جمہوری اقدار کے لیے خوش آئند نہیں۔ حکومت کسی ایک ووٹر یا ایک طبقے کی نہیں ہوتی، بلکہ پورے معاشرے کی امانت ہوتی ہے۔ تاہم ایسے وقت میں جذباتی ردِعمل کے بجائے حکمت، صبر اور شعور کا دامن تھامنا زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ وقتی اشتعال حالات کو مزید پیچیدہ بنا سکتا ہے، جبکہ خاموش تدبر قوموں کو سنبھال لیتا ہے۔ ہمیں اس حقیقت کا اعتراف بھی کرنا چاہیے کہ ہم اکثر نتائج آنے کے بعد زیادہ متحرک ہوتے ہیں۔ جب فیصلے سامنے آجاتے ہیں تو دعاؤں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور فکر بھی بڑھ جاتی ہے، لیکن اس سے پہلے ہماری اکثریت غفلت، بے عملی اور وقتی مصروفیات میں الجھی رہتی ہے۔ حالانکہ دعا صرف آزمائش کے بعد آنسو بہانے کا نام نہیں، بلکہ آزمائش آنے سے پہلے اپنے رب سے تعلق مضبوط کرنے کا نام ہے۔ قومیں صرف خواہشوں سے نہیں بدلتیں، بلکہ تیاری، نظم، حکمت اور مسلسل محنت سے مضبوط بنتی ہیں۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم وقتی جذبات سے اوپر اٹھ کر اپنے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچیں۔ اپنے نوجوانوں کو صرف جذباتی تقریروں کا سامع نہ بنائیں بلکہ انہیں تعلیم، شعور، اخلاق اور قابلیت سے آراستہ کریں۔ کیونکہ آنے والے زمانے میں عزت صرف نعروں سے نہیں بلکہ علم، کردار اور صلاحیت سے حاصل ہوگی۔ جو قومیں تعلیم، معیشت اور سماجی شعور میں مضبوط ہوجاتی ہیں، انہیں حالات زیادہ دیر تک کمزور نہیں رکھ سکتے۔ اسی طرح ہمیں اپنے اندر خوف کے بجائے اعتماد پیدا کرنا ہوگا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مشکل حالات ہمیشہ باقی نہیں رہتے۔ وقت بدلتا ہے، فضا بدلتی ہے، لہجے بدلتے ہیں، لیکن وہ قومیں باقی رہتی ہیں جو آزمائش کے وقت اپنا توازن برقرار رکھتی ہیں۔ اس لیے آج کا تقاضا یہ نہیں کہ ہم مایوسی کے اندھیروں میں بیٹھ جائیں، بلکہ یہ ہے کہ ہم اپنے اندر امید کا چراغ روشن کریں۔ یہ وقت دوسروں کو الزام دینے سے زیادہ خود کو سنوارنے کا ہے۔ اپنے گھروں میں تعلیم کا ماحول پیدا کرنے کا ہے۔ اپنے معاشرے میں اتحاد اور خیر خواہی کو فروغ دینے کا ہے۔ اپنے بچوں کو صرف خوف نہیں بلکہ حوصلہ دینے کا ہے۔ کیونکہ قوموں کا مستقبل صرف سیاسی نعروں سے محفوظ نہیں ہوتا، بلکہ کردار، حکمت اور اجتماعی بیداری سے محفوظ ہوتا ہے۔

یاد رکھیے، شور وقتی ہوتا ہے مگر شعور دیرپا۔ اقتدار بدلتا رہتا ہے مگر اخلاق باقی رہتے ہیں۔ اور تاریخ ہمیشہ انہی قوموں کو عزت دیتی ہے جو سخت حالات میں بھی وقار، صبر اور حکمت کا راستہ نہیں چھوڑتیں۔

☆☆☆

Ishaqgora@gmail.com

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

”زندگی اور موت اللہ کے اختیار میں ہے“

نمرودِ وقت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جواب

عبدالعزیز

”کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا، جس نے ابراہیمؑ سے جھگڑا کیا تھا؟ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیمؑ کا رب کون ہے، اور اس بنا پر کہ اس شخص کو اللہ نے حکومت دے رکھی تھی۔ جب ابراہیمؑ نے کہا کہ ”میرا رب وہ ہے جس کے اختیار میں زندگی اور موت ہے، تو اس نے جواب دیا: ’زندگی اور موت میرے اختیار میں ہے‘۔ ابراہیمؑ نے کہا: اچھا، اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو ذرا اسے مغرب سے نکال لا‘۔ یہ سن کر وہ منکرِ حق ششدر رہ گیا۔ مگر اللہ ظالموں کو راہِ راست نہیں دکھایا کرتا“۔ (سورالبقرہ:۲۵۶-۲۵۸)

نمرود کے سوال کے جواب میں حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے رب کی تعریف میں سب سے پہلے وھی بات کھی جو سب سے زیادہ واضح تھی۔ یعنی میرا رب وہ ھے جس کے اختیار میں زندگی اور موت ھے۔ جو شخص بھی زندگی اور موت کے سوال پر غور کرتا ھے یہ سوال اس کو خدا کے ماننے پر مجبور کردیتا ھے بشرطیکہ اس کے دماغ میں کوئی خلل نہ ھو۔ لیکن نمرود کے ذہن میں اقتدار کا خناس سمایا ھوا تھا اس وجہ سے اس نے اس واضح حقیقت پر بھی معارضہ کردیا کہ موت اور زندگی پر اختیار کو میں بھی رکھتا ھوں، جس کا چاھوں سر قلم کردوں، جس کو چاھوں بخش دوں۔ ظاھر ھے کہ یہ معارضہ ایک بالکل ھی احمقانہ معارضہ تھا۔ اس لئے کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ایک بالکل ھی دوسری بات فرمائی تھی اور یہ ایک بالکل ھی دوسری بات تھی۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام چاھتے تو دونوں باتوں کے درمیان جو فرق ھے اس کو واضح کردیتے لیکن انھوں نے محسوس فرمالیا کہ ان کی واضح بات پر اس قسم کا احمقانہ معارضہ وھی کرسکتا ھے جو کٹ حجتی پر اتر آیا ھو اس وجہ سے انھوں نے اس کو مزید حجت کیلئے موقع دینا پسند نہیں فرمایا۔

نمرود کے سوال کے جواب میں حضرت ابراہیمؑ نے اپنے رب کی تعریف میں سب سے پہلے وہی بات کہی جو سب سے زیادہ واضح تھی۔ یعنی میرا رب وہ ہے جس کے اختیار میں زندگی اور موت ہے۔ جو شخص بھی زندگی اور موت کے سوال پر غور کرتا ہے یہ سوال اس کو خدا کے ماننے پر مجبور کر دیتا ہے بشرطیکہ اس کے دماغ میں کوئی خلل نہ ہو۔ لیکن نمرود کے ذہن میں اقتدار کا خناس سمایا ہوا تھا اس وجہ سے اس نے اس واضح حقیقت پر بھی معارضہ کر دیا کہ موت اور زندگی پر اختیار کو میں بھی رکھتا ہوں، جس کا چاہوں سر قلم کر دوں، جس کو چاہوں بخش دوں۔ ظاہر ہے کہ یہ معارضہ ایک بالکل ہی احمقانہ معارضہ تھا۔ اس لئے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ایک بالکل ہی دوسری بات فرمائی تھی اور یہ ایک بالکل ہی دوسری بات تھی۔ حضرت ابراہیمؑ چاہتے تو دونوں باتوں کے درمیان جو فرق ہے اس کو واضح کر دیتے لیکن انہوں نے محسوس فرما لیا کہ ان کی واضح بات پر اس قسم کا احمقانہ معارضہ وہی کر سکتا ہے جو کٹ حجتی پر اتر آیا ہو اس وجہ سے انہوں نے اس کو مزید حجت کیلئے موقع دینا پسند نہیں فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام مناظر نہیں بلکہ داعی ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے خاص اس پہلو پر الجھنے کے بجائے اپنے رب کی ایک دوسری صفت بیان کر دی جس میں نمرود کیلئے کسی بحث کی راہ بالکل مسدود تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اچھا، اگر یہ بات ہے تو میرا رب روز سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تم ایک دن ذرا اس کو مغرب سے نکال کر دکھا دو۔ حجت ابراہیمیؑ کا یہ وار ایسا بھرپور تھا کہ وہ ہکّا بکّا رہ گیا۔ یہاں بلاغت کا یہ نکتہ ملحوظ رہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے خاص طور پر سورج کی تسخیر کا ذکر فرمایا جس کو نمرود کی نظر میں معبودِ اعظم کی حیثیت حاصل تھی اور وہ اپنے آپ کو اسی معبودِ اعظم کا مظہر بنائے ہوئے بیٹھا تھا۔ بہترین استدلال اور لطیف ترین طنز کی یہ ایک نہایت خوبصورت مثال ہے۔

”اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں بخشا کرتا“ یہ ہدایت و ضلالت کے معاملے میں بطور خلاصۂ بحث وہ اصول بیان ہوا ہے جس کو واضح کرنے ہی کیلئے اوپر والا واقعہ مذکور ہوا ہے۔ اس میں ظالم کا لفظ خاص طور پر قابل غور ہے۔ قرآن کی اصطلاح میں ظالم سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کی نعمتوں اور اس کی بخشی ہوئی قوتوں اور صلاحیتوں کو بے جا استعمال کرتے ہیں، جو اللہ کے انعامات کو اس کا فضل قرار دینے کے بجائے ان کو اپنا حق سمجھتے ہیں، جو نعمتوں پر خدائے منعم کے شکر گزار ہونے کے بجائے غرور اور گھمنڈ میں مبتلا ہوتے اور ابلیس کی طرح اکڑتے ہیں، جو خدا کی بندگی اور فرمانبرداری کی روش اختیار کرنے کے بجائے خود اپنی خدائی کے تخت بچھاتے اور اپنے کو رب ٹھہراتے ہیں۔ فرمایا کہ جو لوگ اس ظلم میں مبتلا ہوتے ہیں ان پر ہدایت کی راہ نہیں کھلا کرتی۔ ایسے لوگوں کے سامنے حق کتنے ہی واضح طریقہ پر آئے وہ اس کو قبول کرنے کے بجائے بحث اور کٹ حجتی کی کوئی نہ کوئی راہ ڈھونڈ ہی لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ان کو اس کی کوئی راہ ملتی نظر نہیں آتی تو وہ نمبرود کی طرف ہکے بکے اور ششدر ہوکر تو رہ جاتے ہیں لیکن حق کو قبول پھر بھی نہیں کرتے۔

جھوٹی خدائی کا مظاہرہ

نمرود جو سالہا سال سے خدائی کا نشہ پیتا چلا آ رہا تھا اور جس کے ذہن میں درباریوں سمیت، مذہبی پروہتوں، سیاست دانوں اور عام رعایا، سب کی زبان و عمل کی شہادتیں معبودانہ تقدس کا وہم بھرتی آ رہی تھیں۔ پہلی بار تو اس واضح استدلال کو بھی خاطر میں نہ لایا، اور قید خانہ کے دو قیدی بلا کر ایک کو سرِ دربار قتل کرا دیا اور دوسرے کو رہائی کا پروانہ عطا کر دیا، اور کہا دیکھو، یہ اختیار تو میرے ہاتھوں میں بھی ہے۔ گو یہ جواب بالکل برائے جواب تھا اور اس پر اس کی حماقت کی قلعی کھول کر اسے بہ آسانی خاموش کیا جا سکتا تھا، مگر حق کے ایک حکیم داعی کی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس موقع پر طرح دے دی اور فلسفیانہ کھود کرید کو چھوڑ کر فطری طریقِ افہام و استدلال اختیار کیا۔ یعنی ایک دوسرا مسئلہ، سورج کے طلوع و غروب کا مسئلہ، لاکر سامنے رکھ دیا، تاکہ اسے جو یہ غلط فہمی پیش آ رہی ہے کہ دنیا کا یہ محدود حکومتی اقتدار استحقاقِ خداوندی کیلئے کافی ہے، وہ دور ہو جائے اور اس پر میری دعوت کی یہ بنیاد واضح ہو جائے کہ خدائی کا مستحق صرف وہی ہو سکتا ہے اور وہی ہے جو بالذات تمام سلطنت کائنات کا تنہا مالک ہے، نہ کہ کوئی ایسی ہستی جس کو بالکل ہی محدود پیمانے پر، ایک محدود وقت تک کیلئے، ایک معمولی سا اقتدار حاصل ہو جائے، اور وہ بھی بالذات نہیں، بلکہ اسی حقیقی شہنشاہِ کائنات کی بخشش پر، اور اسی کی مشیت کے تحت۔ یہ استدلال سن کر اس کے ایوانِ خدائی کی خیالی عمارت دھڑام سے نیچے آ رہی اور وہ سکتہ میں آ گیا، کچھ نہیں سمجھ میں آیا کہ اب کیا کرے؟ حالانکہ کرنے کا کام بالکل واضح تھا، یعنی کہ ابراہیم علیہ السلام کی دعوت پر توحید پر بلا تاخیر آمنّا کہہ دیتا، مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ اقتدار کی ہوس اور پجنے کی چاٹ دامن کو چھوڑنے کیلئے تیار نہ تھی۔ ہاتھ ”طاغوت“ کے ہاتھوں میں تھا، جس نے حق کی اس روشنی کی طرف سے اس کی آنکھیں بند کر دیں اور گھسیٹ کر اسے حجوبِ حق کی اندھیاریوں میں لا ڈالا، اور اگر پہلے وہ کافر تھا تو اب ”اکفر“ ہو گیا

نمرود کا ذہن

یہاں پر ہر ذہن یہ سوال کرے گا کہ نمرود اپنے کو کس بنیاد پر معبود اور رب اور مقتدر اعلیٰ سمجھتا تھا؟ آخر لوگوں نے اس کا یہ مقام تسلیم کس طرح کر رکھا تھا، جبکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ حدود عراق سے باہر اس مدعی ربوبیت کا نہ کوئی اثر ہے نہ اقتدار، اور اس کا محدود علاقے میں بھی اسے جو اقتدار حاصل ہے وہ بھی کلی اور غیر محدود نہیں ہے؟ تو اصل معاملہ یہ تھا کہ وہ اپنے کو خدا کا اوتار قرار دیتا تھا، اور جس طرح سیاست کی دنیا میں حکومت کی جڑیں مضبوط کرنے اور پوری مطلق العنانی کے ساتھ دادِ عیش دینے کیلئے وقت کے شاہی خاندان اور مذہبی پروہتوں میں ”مقدس ساز باز“ ہوا کرتی تھی وہی مقدس ساز باز نمرود کی خدائی اور فرماں روائی کی تہ میں بھی کام کر رہی تھی۔ عوام کے ذہنوں میں مذہب کے ٹھیکہ دار یہ تصور جماتے تھے کہ حکمرانِ وقت مالکِ کائنات کا انسانی پیکر ہے، اس پیکر کے اندر خدا نے دنیا میں ظہور کیا ہے، پس ہمارا تمہارا فرض ہے کہ اس کی اطاعت کیساتھ ساتھ اس کی پرستش بھی کریں۔ اسی گمان کے تحت نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حجت کی تھی، وہ بتانا چاہتا تھا کہ خدا تو میرے کالبد خاکی کے اندر موجود ہے، جسے اس کی اطاعت و پرستش کرنی ہو میری بندگی کرے، یہ مجھ سے الگ کون سا رب ہے جس کی بندگی کی تم دعوت دیتے ہو؟ چنانچہ اس کا یہ پرفریب ادعا تھا جس کا پردہ چاک کرنے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہ سوالات اٹھائے جن کا ذکر قرآنی آیات میں موجود ہے اور اس طرح اس کے سامنے یہ مطالبہ رکھ دیا کہ اگر سلطان کائنات کا تو اوتار ہے تو یقیناً اس کی ساری طاقتیں تیرے اندر موجود ہوں گی، اور تو یعنی تیرے اندر کا خدا اس سورج کو پچھم سے ضرور نکال سکتا ہے، جیسا کہ آج تک اپنی مشیت کے مطابق پورب سے نکالتا رہا ہے۔

نمرود کی خدائی کا نتیجہ

ہر زمانے کے نمرودوں کا حال یکساں ہوتا ہے مگر کوئی بھی نمرود اپنے وقت سے پہلے کے نمرود سے نہ کوئی سبق لیتا ہے نہ عبرت حاصل کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اقتدار کا نشہ ہر نشہ سے برا ہوتا ہے۔ جس کو بھی یہ نشہ چڑھتا ہے اسی وقت اترتا ہے جب اقتدار سے محروم کر دیا جاتا ہے یا موت اس سے سب کچھ چھین لیتی ہے۔ اردو کے مشہور شاعر سودا نے نمرود کی زندگی کے آخری وقت کی کہانی شاعرانہ انداز میں پیش کی ہے جو قابل غور اور قابل توجہ ہے۔

دماغ جھڑ گیا تیرا نہ آخرا ے نمرود
چلا نہ پشہ سے کچھ بس تیری خدائی کا

رابطہ:9831439068

نعتِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منصور محورؔ

آبسو دل میں اور دل کو تم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل کرو
اپنے دیوانوں میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل کرو
قبر و محشر کی آسان منزل کرو
شافعِ حشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خود کو قابل کرو
میری دیرینہ حسرت کو کامل کرو
یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرفِ دیدار حاصل کرو
رشکِ شاہانِ عالم کریگیں سخی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در کا ذرا خود کو سائل کرو
نقطہء حد پہ منجدھار حامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا
ڈوبا ڈوبا عطا مجھ کو ساحل کرو
ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد نہ ہو، یہ تو ممکن نہیں
آپ قائم ثنا کی تو محفل کرو
ایک مدت سے غم کا قحط ہے پڑا
اب تو رحمت کی برسات نازل کرو
گمرہی میں ہی جیون گزارو گے کیا ؟
آخرت کے لئے کچھ تو حاصل کو
کہدیں لبیک محورؔ کی آواز پر
قافلہ جو چلائے وہ راحل کرو

نعت رسول مقبولؐ

شوکت محمود شوکت

شام ہو یا وہ سحر ہو، بس بسر طیبہ میں ہو
یہ دعا ہے کاش! مجھ سا بے ہنر طیبہ میں ہو
بادشاہی کل جہاں کی، کب مجھے منظور ہے
ایک چھوٹا سا مگر، اپنا بھی گھر طیبہ میں ہو
جو بھی پہنچا شہر طیبہ وہ ہوا مامون پھر
یہ نہیں ممکن اسے پھر جاں کا ڈر طیبہ میں ہو
شہر طیبہ ہی میں ہو ہر زخم دل کا اندمال
ہر دعائے قلب خستہ بار ور طیبہ ہو
جان شوکت پر ہوا ہے عشق طیبہ کا اثر
وہ رہے چاہے جہاں بھی، دل مگر طیبہ میں ہو

☆☆☆☆

ڈونلڈ ٹرمپ کا رزمیہ قہر خود کے لیے عظیم تباہی کا باعث بنا

ڈاکٹر شجاعت حسین

دنیا میں کئی کردار ایسے گزرے ہیں جو دنیا کو اپنے قبضے میں لیکر اس پر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے حالانکہ پروردگار کا فرمان ہے کہ ہم اپنے مومن بندے کو حکومت کرنے کے لیے زمین و جگہ دیں گے جو عمل صالح کرے گا۔ لیکن ڈونلڈ ٹرمپ اپنی زور و زبردستی، اپنی فوج اور اسلحہ پر غرور کرنے والے شخص نے خلاف فرمان خدا پر چلتے ہوئے ایران پر اپنی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی پر اس کا نتیجہ ذی عقل و شعور حضرات مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس جنگ کی وجہ سے سعودی عربیہ، بحرین، کویت، قطر، عمان، عراق، شام، اور اردن کو متعدد محاذوں پر بربادی و نقصانات کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ ایشیائی اور یورپی ممالک کو بھی خسارے کا شدید سامنا ہے۔ امریکی فوجی اڈے بھی مسمار کر دیے گئے، بمقابل امریکہ، ایرانی حکومت، قوم، رہبر معظم انقلاب اسلامی اور مسلح افواج کے تمام اعلیٰ کمانڈرز اور عہدیداران قرآنی تعلیمات و ہدایات کے پابند ہیں۔ جیسا کہ سورہ مریم کی آیت مبارکہ نمبر 12 پر عمل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں“ اور جو نیک اعمال کرے گا اور صاحبان ایمان ہوگا وہ نہ ظلم سے ڈرے گا اور نہ نقصان سے۔

جھوٹ کا مکمل مجسمہ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران اقتصادی دہشت گردی کو پوری دنیا کے خلاف استعمال کر رہا ہے، جبکہ یہ بیان جھوٹ پر مبنی ہے۔

حکومت ایران کا ردعمل ہے کہ کیا دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک پر 47 سال سے پابندیاں لگانا معاشی دہشت گردی نہیں ہے؟ ایران پر ٹرمپ نے جنگ مسلط کی ہے۔ یہ جنگ کئی محاذوں پر لڑی جا رہی ہیں۔

دنیا کا 20 فیصد تیل آبنائے ہرمز سے گزرتا ہے۔ ایپسٹن فائلز کا شاہکار کردار، ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ایران جہاز رانی میں خلل ڈال کر عالمی تجارت کو خطرہ بنا رہا ہے۔

اسی لیے ٹرمپ نے اسے ”معاشی دہشت گردی کہا ہے جبکہ یہ بے بنیاد ہے۔ ایسا کرنا عالمی قوانین کے عین مطابق ہے۔ ایران کا موقف اس کے برعکس ہے۔

امریکی پابندیوں کی دہائیاں ہیں محدود تجارت معیشت کو مارا۔ بینکوں اور تیل کی برآمدات کو نشانہ بنایا۔

ایران پہلے ہی ان پابندیوں کو خود ”معاشی دہشت گردی“ کہہ چکا ہے۔

یہاں عالمی معیشت کو واقعی کون ہتھیار بنا رہا ہے؟ یہ دنیا جانتی ہے۔ ایران اپنے حقوق کی حفاظت کر رہا ہے۔

امریکی صدر کے مشیروں کا فرض ہے کہ وہ ڈونلڈ ٹرمپ کو مشورہ دیں کہ قرآن کریم میں موجود ظالم و نافرمان کرداروں کا تدبر و تفکر سے مطالعہ کے لیے وقت نکالیں اور حشر و نشر کو دیکھیں۔

قرآن کریم میں فرعون، نمرود، شداد اور ہامان کا تذکرہ محض تاریخی کہانیاں نہیں، بلکہ یہ تکبر، ظلم، نافرمانی اور خدائی کے دعوے کرنے والوں کے انجامِ بد کی عبرت ناک داستانیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کو ان کی سرکشی کی وجہ سے تباہ کیا تاکہ قیامت تک آنے والے انسان ان سے سبق حاصل کریں۔ یزید، ہٹلر، ڈونلڈ ٹرمپ اور نتین یاہو کے کردار و سرکشی پر روشنی ڈال کر یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ کس طرح انسان، امن، محبت، سکون و چین اور ترقی کے لیے دشمن ہیں۔

قرآن کی روشنی میں ان کے کردار اور داستانوں کا بغور جائزہ کریں۔

فرعون یہ ایک سرکش حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کا بادشاہ تھا جس نے مصر میں ظلم و ستم کا بازار گرم کیا۔ اس نے خود کو بڑا خدا کہا اور لوگوں کو اپنا غلام بنا لیا۔ اس نے بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کیا اور بیٹیوں کو زندہ چھوڑا۔ ”میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں“ (سورۃ النازعات: 24) اور ”اے لوگو! میں اپنے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں جانتا“ (سورۃ القصص: 38)۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر خدا کا ارشاد ہے کہ (وہ) اللہ نے اسے اور اس کے لشکر کو سمندر میں غرق کر دیا اور اس کی لاش کو عبرت کے لیے محفوظ کر دیا (سورۃ یونس: 90-92)۔ *نمرود* متکبر حکمران بابل (Babylon) کا بادشاہ تھا، جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں خدائی کا دعویٰ کیا، اس نے اللہ کے بجائے خود کی عبادت کا حکم دیا اور لوگوں کو بے دردی سے قتل کرتا تھا۔

قرآن کی آیات مبارکہ پر غور کریں ”کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، اس وجہ سے کہ اللہ نے اسے حکومت دی تھی؟“ (سورۃ البقرۃ: 258)۔ اس ظالم کو اللہ نے ایک حقیر مچھر کے ذریعے اس کا دماغ چاٹ ڈالا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر مرا۔

* ہامان * فرعون کا وزیر اور سب سے اعلیٰ مشیر تھا، جو اس کے ظلم میں برابر کا شریک تھا۔ اس کی سازش و ظلم یہ تھا کہ وہ فرعون کو حضرت موسیٰؑ کے خلاف بھڑکاتا تھا۔

یہاں پر قرآن مجید کی رہنمائی ہے کہ ”فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر خطا کار تھے“ (سورۃ القصص: 8)۔ قرآن نے ہامان کو فرعون اور قارون کے ساتھ ملعون ترین کردار فرمایا ہے۔

اب اس نافرمان خدا کردار کو دیکھیں۔ *شداد* باغِ ارم کا خالق قومِ عاد کا ایک سرکش بادشاہ تھا (جو قومِ عاد کا حصہ تھی) جس نے جنت کے مقابلے میں زمین پر ایک مصنوعی باغ (”باغِ ارم“ یا ”شداد کی جنت“) تعمیر کروایا۔ اس نے خدا کی بنائی ہوئی جنت کو جھٹلایا اور سونے چاندی سے ایک محل بنا کر خود کو خدا کہنے لگا۔ سورۃ الفجر میں قوم عاد اور ارم کا ذکر ہے ”وہ (ارم) بلند ستونوں والی تھی، جس کے مانند کوئی شہر ملکوں میں نہیں بنایا گیا“ (سورۃ الفجر: 7-8)۔

اللہ تعالیٰ ظالم کو نہیں بخشتا۔ انجام دیکھیں: جب وہ اپنی جنت میں داخل ہونے لگا تو اللہ کے حکم سے ایک ہولناک چنگھاڑ نے اسے اور اس کے پورے لشکر کو تباہ کر دیا، وہ اپنی بنائی ہوئی جنت کو دیکھ بھی نہ سکا۔

قرآنی پیغام اور سبق

قرآن کریم ان واقعات کے ذریعے یہ سبق دیتا ہے کہ ظلم عارضی ہے، کتنی ہی طاقتور حکومتیں کیوں نہ ہوں، اگر وہ ظالم ہیں تو ان کا انجام عبرت ناک ہوتا ہے۔

تکبر کا انجام، جو انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ فرعون، نمرود اور شداد کی طاقت اللہ کے سامنے کچھ نہیں تھی۔

یہ تمام قصے ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ سچی طاقت صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور انسان کو ہمیشہ عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔

اللہ نے قرآن میں فرعون کا تذکرہ صرف اِس لیے نہیں کیا کہ ہم ایک مرے ہوئے بادشاہ کی کہانی پڑھیں۔

بلکہ اس لیے کہ ہم پہچان سکیں کہ فرعون آج بھی زندہ ہے صرف شکلیں بدل گئی ہیں۔

ہمیں لگتا ہے فرعون صرف تخت پر بیٹھا بادشاہ تھا، لیکن روزانہ ہماری زندگی میں ایسے درجنوں فرعون گھوم رہے ہیں۔

یونیورسٹی کا شیخ الجامعہ (وی سی) جو پروفیسر کو کچھ نہیں سمجھتے اور ہراساں و پریشان کرتے ہیں۔

دفتر کا وہ باس جو ملازمین کو انسان نہیں، غلام سمجھتا ہے بی جس کے سامنے حق بولنا بھی جرم بن جاتا ہے۔

کاروبار کا وہ طاقتور آدمی جو کمزور کا رزق روک کر سمجھتا ہے کہ وہ سب کا مالک ہے۔

گھر کا وہ شخص جو آواز بلند کرے تو سب خاموش ہو جاتے ہیں، جیسے اس کا حکم خدا کا حکم ہو۔

اور آج تو سیاست کے وہ لوگ جو اپنے فیصلوں کو تقدیر سمجھ کر قوم کی سانسیں روک دیتے ہیں۔

یہ سب فرعون کون ہیں؟ وہ سب جو طاقت پاتے ہی انسان بننا بھول جاتے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ ان کا حکم آخری ہے۔ جو دوسروں کی عزت، حق، اور آواز پر اپنی انا کا پتھر رکھ دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ فرعون صرف دریائے نیل میں غرق نہیں ہوا تھا۔

فرعون ہر اس دل میں ڈوب کر مرتا ہے جو تکبر چھوڑ دے۔ اور ہر اُس دل میں زندہ ہوتا ہے جو طاقت پاتے ہی خود کو خدا سمجھنے لگے۔

اللہ نے کہا تھا کہ فرعون کی کہانی ”عبرت“ ہے۔ لیکن ہم اسے قصہ سمجھ کر چھوڑ بیٹھے،

اسی لیے آج ہر جگہ چھوٹے چھوٹے فرعون پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ہم خاموش رہ کر اُنہیں مزید بڑے کر رہے ہیں۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔

فرعون ختم نہیں ہوئے۔

ہم نے اُنہیں نیا لباس، نئی کرسی، نیا لقب دے کر دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔

اگر یہ پڑھ کر ہمیں اپنے اردگرد کوئی ایسا شخص یاد آ گیا۔ تو سمجھ لیں تاریخ خود کو دہراتی ہے۔

فرعون ہامان نمرود شداد یزید یہ کردار ان کے طور طریقے ان کی ظلم و بربریت ہوتی رہتی ہے۔ یہ ظلم ہر دور میں ہوتے ہیں مختلف ناموں کرداروں کے ساتھ بس دیکھنے والی آنکھیں اور سمجھنے والا فہم و ادراک چاہیے۔ اور جب حق سچ دل میں سما جائے اللہ رب العزت شعور کا چراغ روشن کر دے تو سب واضح نظر آتا ہے ہر کردار کھل کے سامنے آ جاتا ہے۔

ہم سنتے آئے ہیں کہ ہر دور کا ایک فرعون ایک یزید ہوتا ہے ہم نے اپنے دور میں فرعون بھی دیکھ لیا اور یزید بھی۔ بے شک اللہ رب العزت جھوٹ کو عارضی طور پر لاتا ضرور ہے مگر دیرپا اور مستقل فتح حق کی ہوتی ہے یہی قانون قدرت ہے جسے نا کوئی بدل سکا نا بدل سکے گا۔

عبرت و سبق کے لیے یہ پیش کرنا ضروری ہے ”کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے پروردگار کے بارے میں جھگڑا کیا، اس لیے کہ اللہ نے اسے بادشاہت دی تھی؟ جب ابراہیم نے کہا: میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے۔ اس نے کہا: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں...“

سلطنت کا غرور غرق کر دیتا ہے۔ آگ کا واقعہ (سورہ انبیاء)

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا؟ جو ستونوں (یا اونچے محلات) والے تھے، جن کی مانند کوئی شہر ملکوں میں پیدا نہیں کیا گیا (سورۃ الفجر: 6-8)

ہامان کا ذکر قرآنِ پاک میں فرعون کے وزیر اور مشیر خاص کے طور پر آیا ہے۔ وہ فرعون کا دایاں ہاتھ اور اس کے ظلم و تکبر میں برابر کا شریک تھا۔ قرآن مجید میں ہامان کا نام چھ (6) مقامات پر آیا ہے، جس میں سورۃ القصص کی آیت 38 خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

ہامان کے کردار پر قرآنِ پاک میں مختلف سورتوں کے حوالے سے روشنی ڈالی گئی ہے:

بطور وزیر اور مشیر:

قرآنِ حکیم میں ہامان کو فرعون کے ان قریبی درباریوں میں شمار کیا گیا ہے جو اس کے تمام غلط فیصلوں اور منصوبوں میں شریکِ کار تھے۔

یہ ظالم غرق آب کر دیا گیا۔

جب ظلم، جنگ اور قتل پر کوئی مضمون تحریر کیا جائے گا تو فطری طور پر ہٹلر کا نام لکھا جائے گا۔ ہٹلر کے دور حکومت میں انسانیت کے خلاف کیے جانے والے جرائم، لاکھوں بے گناہ لوگوں کا قتل، اور عالمی تباہی کی وجہ سے اسے دنیا میں ناپسند کیا جاتا ہے۔ ایڈولف ہٹلر کو دنیا میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور متنازع شخصیت مانا جاتا ہے، جس کی بنیادی وجوہات اس کے ہولناک اقدامات اور نظریات ہیں جیسے ہولوکاسٹ (نسل کشی)، اس کے علاوہ، سیاسی مخالفین، اور دیگر اقلیتوں کو بھی ٹارگٹ کیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کا آغاز کی وجہ بھی ہٹلر کو تصور کیا جاتا ہے۔ ہٹلر کے توسیع پسندانہ عزائم (دوبارہ جرمنی کو طاقتور بنانے کی کوشش) کی وجہ سے دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی، جس میں دنیا بھر میں کروڑوں لوگ مارے گئے۔ ہٹلر کے انتہا پسندانہ نظریات سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ وہ ایک سخت گیر نسل پرست اور قوم پرست تھا، جس کا ماننا تھا کہ آرین ※ نسل سب سے اعلیٰ ہے۔ ہٹلر نے جرمنی میں جمہوریت کو ختم کر کے مطلق العنان حکومت قائم کی اور آزادی اظہار رائے پر پابندی لگا دی۔ خواب غفلت میں مبتلا ڈونلڈ ٹرمپ کو اڈولف ہٹلر کی موت و ذلت سے نصیحت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

10 محرم الحرام کا کربلا (عراق) کا واقعہ ڈونلڈ ٹرمپ کے لیے درس ہے کہ اسلحہ پر قربانی، ظلم پر انسانیت، نفرت پہ محبت، بربادی پر تعمیر اور ظلم پر صبر و تحمل کو فتح حاصل ہوئی۔ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی قربانی صرف اسلام کی تاریخ کا ایک واقعہ نہیں، بلکہ انسانیت، حق، عدل و انصاف، امن و محبت اور آزادی کی بقا کا ایک عظیم ترین پیغام ہے۔ امام حسینؑ نے کربلا کے تپتے صحرا میں اپنے خاندان اور رفقاء کے ساتھ جان کا نذرانہ پیش کر کے انسانیت کو سکھایا کہ حق و انصاف، امن و محبت کی راہ میں جان دینا ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔

امام حسین علیہ السلام کی قربانی بقائے انسانیت: امام حسین علیہ السلام کا قیام بنیادی طور پر انسانیت کو ذلت اور جہالت سے بچانے کے لیے تھا۔ حق اور باطل کا معرکہ: آپؑ نے ثابت کیا کہ طاقت حق نہیں، بلکہ حق طاقت ہے۔

عزتِ نفس: امام عالی مقام نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے عزت کو ذلت پر ترجیح دی۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی قربانی سے انسانیت کو درس ملتا ہے کہ ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کی جائے، چاہے کتنا ہی مشکل وقت کیوں نہ ہو۔ امام حسینؑ کی قربانی رنگ، نسل، اور مذہب کی حدود سے بالاتر ہو کر پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ ہے۔

دنیا نے مشاہدہ کیا کہ شہید رہبر معظم انقلاب اسلامی سید علی خامنہ ای رحمۃ اللہ علیہ نے ڈونلڈ ٹرمپ کی ایران پر مسلط کردہ جنگ رزمیہ قہر کے آگے نہ جھکے، نہ پیچھے ہٹے اور نہ چھپے بلکہ اپنے رفقاء کے ہمراہ قربانی پیش کی۔ آج کے یزید، فرعون، نمرود، شداد، اور ہامان سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ انسانیت، امن، اتحاد، استقامت، صبر و رضا، بقا اور آخر میں شہادت کا راستہ دکھایا۔ اور ڈونلڈ ٹرمپ کے فکر رزمیہ قہر کو آبنائے ہرمز میں غرق کرنے کا راستہ ہموار کیا۔

امریکی صدر، جھوٹ کا مجسمہ ڈونلڈ ٹرمپ اپنی ذلت کے سمندر میں ڈوب چکا ہے جو تا قیامت تک کے لیے ظالم حکمرانوں کی تاریخ کے اوراق میں عبرت ناک درس کے طور پر مطالعہ کیا جاتا رہے گا اور سبق حاصل کی جاتی رہی گی۔

موبائل 7060888223

تمل ناڈو میں پہلی مرتبہ انتخابات کے بعد مخلوط حکومت ممکن

ٹی وی کے اکثریت کے لیے کوشاں، کانگریس نے وجے کے ساتھ اتحاد کرلیا، شکست سے دوچار ڈی ایم کے کے خیمے میں سخت ناراضگی

چنئی (یو این آئی) نو تشکیل شدہ پارٹی تملگا ویٹری کژگم (ٹی وی کے) کے بانی وجے نے جب تمل ناڈو اسمبلی انتخابات سے قبل یہ داؤ کھیلا تھا کہ ان کی پارٹی اتحاد اور اقتدار میں حصہ داری کے لیے تیار ہے، تو کسی نے اسے سنجیدگی سے نہیں لیا اور انہیں ایک ناتجربہ کار سیاست داں قرار دے کر مسترد کر دیا تھا۔ لیکن انتخابی نتائج نے تمام ایگزٹ پولز کے اندازوں کو غلط ثابت کر دیا اور انہوں نے سیاسی افق پر دھماکے دار انٹری کی ہے۔ مسٹر وجے کی پارٹی اگرچہ اپنے دم پر حکومت بنانے کے لیے اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی، جس سے تمل ناڈو کی تاریخ میں پہلی بار مخلوط حکومت بننے کی امیدیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اس پس منظر میں، اداکار نے ضروری عددی طاقت حاصل کرنے کے لیے کانگریس، وی سی کے اور بائیں بازو کی جماعتوں سے رابطہ کیا۔ اس صورتحال میں، اقتدار کی تقسیم کا ان کا انتخاب سے قبل کا داؤ ماسٹر اسٹروک ثابت ہوا۔

انتخابی نتائج کے اعلان کے محض دو دن بعد ہی کانگریس نے دراوڑ منیترا کژگم (ڈی ایم کے) کے ساتھ اپنا 10 سالہ پرانا اتحاد اچانک ختم کر دیا اور ٹی وی کے کے ساتھ ہاتھ ملا لیا۔ کانگریس نے اپنے پانچ نو منتخب اراکین اسمبلی کا حمایتی خط سونپ دیا ہے، تاکہ فرقہ پرست طاقتوں کو دور رکھنے کے لیے ایک سیکولر حکومت بنائی جا سکے۔ ساتھ ہی، کانگریس نے مستقبل کے انتخابات، یعنی 2029 کے لوک سبھا انتخابات اور مقامی باڈی انتخابات تک اس رشتے کو برقرار رکھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔

کانگریس کے پانچ اراکین اسمبلی کی حمایت نے نہ صرف ٹی وی کے کے لیے بوسٹر کا کام کیا ہے، بلکہ تمل ناڈو کی سیاسی تاریخ میں پہلی بار انتخابات کے بعد نئے اتحاد کو جنم دیا ہے۔ یہ تصور 2006 میں بھی نہیں دیکھا گیا تھا، جب ڈی ایم کے اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی تھی لیکن کانگریس اور دیگر اتحادیوں کی بیرونی حمایت سے پانچ سال کی مدت مکمل کی تھی۔ اس وقت کانگریس ڈی ایم کے کی قیادت والے اتحاد کا حصہ تھی، اس لیے انتخابات کے بعد نئے اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔

دو دہائیوں بعد اب منظرنامہ بدل چکا ہے اور کانگریس نے پہل کرتے ہوئے مسٹر وجے کے ساتھ اتحاد کرلیا ہے، جس سے شکست سے دوچار ڈی ایم کے کے خیمے میں سخت ناراضگی ہے۔ اسی نقش قدم پر چلتے ہوئے تھول تھرومولون کی وی سی کے اور دو بائیں بازو کی جماعتوں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا اور سی پی آئی (ایم) کے بھی ایسا ہی فیصلہ کرنے کی امید ہے، جس سے ڈی ایم کے کے محاذ میں مزید بکھراؤ ہوسکتا ہے۔ تاہم، حتمی فیصلہ جمعہ تک سامنے آنے کی توقع ہے۔

کانگریس، جو 2016 کے اسمبلی انتخابات سے ڈی ایم کے کے ساتھ اتحاد میں تھی، اس نے اس انتخاب کے لیے ٹی وی کے کے ساتھ اتحاد میں دلچسپی دکھائی تھی، خاص طور پر مسٹر وجے کی اقتدار میں شراکت داری کی کھلی پیشکش کے تناظر میں۔ اس وقت معاملات توقعات کے مطابق نہیں رہے تھے اور قومی پارٹی زیادہ نشستوں اور دو راجیہ سبھا نشستوں کے مطالبے پورے نہ ہونے پر بھی بادلِ نخواستہ ڈی ایم کے کے ساتھ ہی جڑی رہی تھی۔ کانگریس نے 2021 میں لڑی گئی 25 نشستوں کے مقابلے میں 39 نشستوں کا مطالبہ کیا تھا، لیکن آخرکار ڈی ایم کے کی جانب سے دی گئی 28 نشستوں اور ایک راجیہ سبھا نشست کی پیشکش کو قبول کر لیا تھا۔ ڈی ایم کے کے صدر ایم کے اسٹالن نے اتحاد کی دیگر جماعتوں کو بھی کم نشستوں پر راضی کرنے کے لیے کافی دباؤ برداشت کیا تھا۔ مسٹر اسٹالن نے اس مشکل دور کو مہارت سے سنبھالا اور اتحادیوں کو یہ کہہ کر منایا کہ اتحاد میں نئی جماعتوں کو جگہ دینی ہے۔

ڈی ایم کے کے اتحاد کی ان جماعتوں نے شروع میں مسٹر وجے کی اقتدار میں شراکت داری کی پیشکش کو قبول نہیں کیا تھا اور دراوڑ جماعت کے ساتھ مل کر الیکشن لڑا۔ یہ اتحاد 2017 سے لگاتار انتخابات جیت رہا تھا، لیکن اس بار ٹی وی کے کی لہر کے سامنے اسے سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑا۔ مسٹر وجے کے حق میں لہر ایسی تھی کہ تمل ناڈو میں پہلی بار ہنگ اسمبلی کی صورتحال بن گئی۔ ٹی وی کے نہ صرف سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری، بلکہ اس نے دونوں بڑی جماعتوں کے ووٹ بینک میں بھی بڑی نقب لگائی۔ یہاں تک کہ مسٹر اسٹالن خود اپنے گڑھ کولاتھور نشست سے ہار گئے، جہاں سے وہ گزشتہ تین بار سے لگاتار جیت رہے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ 234 رکنی اسمبلی میں اکثریت کے لیے 118 نشستوں کی ضرورت ہے اور ٹی وی کے اس ہندسے سے 11 نشستیں دور رہ گئی۔ ایسی صورتحال میں، مسٹر وجے نے کانگریس، وی سی کے اور بائیں بازو کی جماعتوں سے رابطہ کیا۔ کانگریس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوری طور پر ٹی وی کے کو حمایت دے دی، جس سے 1967 کے بعد پہلی بار ریاستی کابینہ میں اس کی جگہ ملنا طے ہوگیا ہے۔ وی سی کے اور بائیں بازو کی جماعتوں کے پاس کل چھ اراکین اسمبلی ہیں، اور ان کے بھی پالہ بدلنے کے قوی امکانات ہیں۔

تکنیکی طور پر ٹی وی کے کے پاس 107 اراکین اسمبلی ہیں، کیونکہ وجے نے دو نشستوں پر جیت حاصل کی ہے۔ ایسے میں انہیں مزید 11 اراکین کی ضرورت ہے۔ کانگریس کے پانچ اراکین کی حمایت کے بعد اب سب کی نظریں وی سی کے اور بائیں بازو کی جماعتوں پر ٹکی ہیں۔ اسی دوران، ٹی وی کے کی جانب سے اے آئی اے ڈی ایم کے سے رابطے کی خبریں بھی آئیں، جس کے پاس 47 اراکین اسمبلی ہیں۔ تاہم، اے آئی اے ڈی ایم کے کے سینئر لیڈر کے پی منوسامی نے ان خبروں کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ وہ ایڈاپاڈی کے پلانی سوامی کی رضامندی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ پارٹی وجے کو کوئی حمایت نہیں دے گی۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ کیا انتخابات کے بعد ہونے والی یہ پہلی صف بندی اور مخلوط طرزِ حکومت تمل ناڈو کی سیاست میں ایک نیا رجحان بنے گی اور مستقبل کے انتخابات میں بھی برقرار رہے گی یا نہیں۔

'آپریشن سندور' قومی عزم اور تیاری کی مضبوط علامت

راجناتھ نے مسلح افواج کی بہادری اور قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا

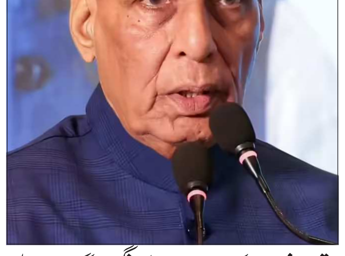

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے 'آپریشن سندور' کو قومی عزم اور تیاریوں کی ایک مضبوط علامت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس نے جدید فوجی مہمات کے لیے ایک نیا معیار قائم کیا ہے 'آپریشن سندور' کی پہلی برسی کے موقع پر جمعرات کے روز سوشل میڈیا پر اپنی ایک پوسٹ میں راجناتھ سنگھ نے مسلح افواج کی بہادری اور قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا، "آپریشن سندور کی برسی پر ہم اپنی مسلح افواج کی بہادری اور قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں، جن کی ہمت اور لگن مسلسل ملک کی سلامتی کو یقینی بناتی ہے۔ اس مہم کے دوران ان کے اقدامات نے بے مثال درستگی، مختلف فورسز کے درمیان ہم آہنگی اور گہرے تال میل کا ثبوت دیا، جس نے جدید فوجی آپریشنز کے لیے ایک نیا سنگِ میل طے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'آپریشن سندور' قومی عزم اور تیاری کی ایک طاقتور علامت ہے، جو ظاہر کرتی ہے کہ ہماری مسلح افواج ہر اہم موقع پر فیصلہ کن کارروائی کے لیے ہمیشہ تیار رہتی ہیں۔ ان کے مطابق یہ مہم ہندوستان کی خود انحصاری کی سمت جاری پیش رفت کا بھی ثبوت ہے، جو دفاعی صلاحیتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ قومی استحکام کو بھی مضبوط کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستانی افواج نے گزشتہ سال آج ہی کے دن پڑوسی ملک کے زیرِ قبضہ علاقے میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو تباہ کرنے کے لیے 'آپریشن سندور' شروع کیا تھا۔

چندرناتھ کا دوست قاسم قاتلوں کا انکاؤنٹر چاہتا ہے، لیکن مقتول کی ماں پھانسی نہیں چاہتی

کولکاتہ (ایجنسی) مغربی بنگال کے شمالی 24 پرگنہ ضلع کے مدھیم گرام میں بی جے پی لیڈر سویندو ادھیکاری کے پی اے چندرناتھ رتھ کے قتل کے بعد لوگوں میں کافی غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ چندرناتھ کے دوست قاسم علی کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ ان کے چہرے پر غصہ، آواز میں درد اور آنکھوں میں بے چینی دکھائی دے رہی ہے۔ انتہائی جارحانہ انداز میں وہ کہتے ہیں کہ 9 تاریخ کی صبح ہمارے وزیر اعلیٰ حلف اٹھائیں گے اور شام تک ہمیں انکاؤنٹر چاہیے۔ دوسری جانب چندرناتھ رتھ کی ماں ہسیرانی رتھ کا کہنا ہے کہ "میں قصورواروں کو سزا دلانا چاہتی ہوں۔ میں ایک ماں ہوں، میں انہیں پھانسی نہیں دلانا چاہتی۔ میں ان کے لیے تاعمر قید چاہتی ہوں۔" وہ کہتی ہیں کہ "انہوں نے (قاتلوں نے) یہ سب بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے سبب کیا ہے۔ ہمارے ریاستی صدر اور لیڈران بار بار ریاست میں لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنے کی بات کہہ رہے ہیں۔ لیکن حکمراں جماعت کے وہ لوگ جو اشتعال انگیز بیان دے رہے تھے، کہ 4 مئی کے بعد دہلی کے باپ ہمیں نہیں بچا پائیں گے، انہوں نے 4 مئی کے بعد وہی کر دکھایا۔ میرے بیٹے کی موت کسی حادثے میں ہوئی ہوتی تو مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔" ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق بدھ کی شام تقریباً 6 سے 6:30 بجے قاسم کی چندرناتھ سے آخری بات چیت ہوئی تھی۔ چندرناتھ نے فون کر کے کہا تھا کہ آ جاؤ نظام پیلس میں بیٹھتے ہیں۔ بات چیت کریں گے اور چائے پئیں گے۔ بی جے پی کی جیت کا جشن منائیں گے۔ ہم نے کہا کہ آج نہیں آ پائیں گے، کل ملیں گے۔ وہی ہماری آخری بات تھی۔ لیکن جس جشن کی تیاری ہو رہی تھی، اس سے قبل ہی رات گولیوں کی آواز نے سب کچھ ختم کر دیا۔ دوست چندرناتھ کے قتل کے بعد قاسم علی نے روتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اصل ہدف سویندو ادھیکاری تھے۔ چندرناتھ ان کے سب سے قریبی لوگوں میں سے تھے۔ بہت دن سے ان پر نظر رکھی جا رہی تھی۔ جن لوگوں نے حملہ کیا، انہیں سب معلوم تھا کہ وہ کہاں رہتے ہیں اور کب آتے جاتے ہیں۔ قاسم علی کا الزام ہے کہ یہ کوئی عام جرم نہیں ہے بلکہ مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا قتل ہے۔ حالانکہ پولیس نے اب تک اس اینگل کی آفیشل تصدیق نہیں کی ہے، لیکن تحقیقاتی ایجنسیاں اس امکان کو بھی خارج نہیں کر رہی ہیں کہ حملہ آوروں کو مومنٹ کی مکمل جانکاری نہیں تھی۔

'آپریشن سندور تو بس شروعات ہے، جنگ جاری رہے گی: لیفٹیننٹ جنرل راجیو گھئی

نئی دہلی۔ 'آپریشن سندور' کو آج ایک سال مکمل ہونے پر فوج نے جے پور میں پریس کانفرنس کی۔ اس دوران لیفٹیننٹ جنرل راجیو گھئی نے کہا کہ 'آپریشن سندور' اختتام نہیں ہے، یہ تو بس ایک شروعات ہے۔ اس آپریشن میں ہم نے اپنے اہداف حاصل کر لیے۔ ہمیں کامیابی ملی۔ ہم نے دشمن کو سبق سکھایا اور دہشت گردی کے خلاف ہماری لڑائی جاری رہے گی۔ لیفٹیننٹ جنرل راجیو گھئی نے کہا کہ "آپریشن سندور نے ثابت کر دیا کہ خود انحصاری صرف ایک نعرہ نہیں، بلکہ ایک حقیقی طاقت ہے۔ آج ہمارا 65 فیصد سے زائد دفاعی ساز و سامان سودیشی طور پر تیار ہو رہا ہے۔ میں یہاں ہماری ایگزٹ اسٹریٹجی اور تناؤ پر قابو پانے کے بارے میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں جاری طویل تنازعات کے اس دور میں ہم نے کاری ضرب لگائی، واضح طور پر متعین اہداف حاصل کیے اور پھر دشمنی ختم کرنے کا فیصلہ اس وقت لیا جب پاکستان بات چیت کے لیے مجبور ہوا اور اس نے ہم سے رکنے کی گزارش کی۔ راجیو گھئی نے پریس کانفرنس کے دوران مزید کہا کہ یہ اہداف ایک منظم اور سخت حملے کے ذریعہ حاصل کیے گئے، جس نے دشمن کے خطرہ مول لینے کے رجحان کو بدل دیا اور ہندوستان کو کسی طویل جنگ یا تنازعہ میں الجھائے بغیر اس کے کمانڈ اور کنٹرول کے نظام کو درہم برہم کر دیا، جس کے برے نتائج ہم پوری دنیا میں جاری جنگوں میں دیکھ رہے ہیں۔ خفیہ ایجنسیوں نے درست معلومات فراہم کیں جو اہداف کو درست طور پر نشانہ بنانے کے لیے انتہائی اہم تھیں۔ ان کے مطابق سائبر اور الیکٹرانک وارفیئر یونٹس نے انفارمیشن ڈومیننس کو برقرار رکھا۔ حکومت نے بین الاقوامی ماحول کے ساتھ ساتھ اندرونی سلامتی اور عوام کو یقین دہانی فراہم کرنے کے معاملات کو بخوبی سنبھالا۔ راجیو گھئی کے مطابق آپریشن سندور نے ہماری 'سودیشی' صلاحیتوں کا بھی مظاہرہ کیا۔ اس میں استعمال کیے گئے ہتھیاروں کے نظام، گولہ بارود، راکٹ اور میزائلوں، سینسر اور الیکٹرانک وارفیئر سوٹ کا ایک بڑا حصہ ہندوستان میں ہی تیار کیا گیا تھا۔

'نریندر مودی تحفظ خواتین کی ڈینگیں ہانکتے ہیں اور بی جے پی لیڈران خواتین کی آبرو روندنے سے باز نہیں آتے'

دہرادون (ایجنسی) اتراکھنڈ میں پیش آئے اجتماعی عصمت دری کے ایک واقعہ نے بی جے پی حکومت کو پھر سے کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ معاملہ اس لیے زیادہ فکر انگیز ہے کیونکہ اس شرمناک واقعہ کا الزام بی جے پی لیڈر پر لگ رہا ہے۔ کانگریس نے اس تعلق سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سخت تبصرہ کیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ "ایک طرف نریندر مودی خواتین کی سیکورٹی و احترام کی ڈینگیں ہانکتے ہیں اور دوسری طرف بی جے پی لیڈران خواتین کی آبرو روندنے سے باز نہیں آتے۔" دراصل بی جے پی لیڈر پورن سنگھ راوت پر الزام ہے کہ انھوں نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک نابالغ لڑکی سے زنا بالجبر کیا۔ اس کی خبر کئی اخبارات میں شائع ہوئی اور ایک اخبار کا اسکرین شاٹ کانگریس نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر شیئر بھی کیا ہے۔ اس کے ساتھ کانگریس نے لکھا ہے کہ "اتراکھنڈ میں بی جے پی لیڈر پورن سنگھ راوت نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک نابالغ لڑکی کی اجتماعی عصمت دری کی۔ جب لڑکی نے فون کر مدد مانگنے کی کوشش کی تو درندوں نے اسے بے رحمی سے مارا پیٹا۔ پھر اس کے ہاتھ پیر باندھے اور ایک کمرے میں بے لباس حالت میں بند کر چلے گئے۔" اس واقعہ پر انتہائی افسوس و فکر ظاہر کرتے ہوئے کانگریس نے کہا ہے کہ "یہ دل دہلا دینے والا واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آج بی جے پی کے غنڈے موالی خواتین کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکے ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ کانگریس پہلے بھی بی جے پی حکمراں ریاستوں میں خواتین کے ساتھ بڑھ رہے جرائم پر آواز اٹھاتی رہی ہے۔ خصوصاً بی جے پی سے جڑے لوگوں کے ذریعہ خواتین کی بے حرمتی کا معاملہ اکثر سامنے آتا ہے۔ اس طرح کے واقعات پر بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کی خاموشی پر بھی لگاتار سوال اٹھائے جاتے رہے ہیں۔

آپریشن سندور: 'پاکستان کا کچھ نہیں بگڑا'

جئے رام رمیش نے مودی حکومت کو حقائق سے کیا آشنا، مسلح افواج کی کامیابیوں کو خراجِ تحسین

نئی دہلی۔ (ایجنسی) 'آپریشن سندور' کے ایک سال مکمل ہونے پر کانگریس نے مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ ہندوستان کی سفارتی کوششوں کے باوجود پاکستان بین الاقوامی سطح پر اس طرح الگ تھلگ نہیں پڑا، جیسا کہ 2008 کے ممبئی دہشت گردانہ حملے کے بعد ہوا تھا۔ کانگریس نے یہ بھی الزام لگایا کہ اس کے برعکس امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے پاکستانی فوج کے سربراہ عاصم منیر کا پُرجوش استقبال کیا ہے۔ جو حالات اس وقت دیکھنے کو مل رہے ہیں، اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ پاکستان کا کچھ نہیں بگڑا۔ کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ "آپریشن سندور کو روکنے والی جنگ بندی کا پہلا اعلان 10 مئی 2025 کو شام 5:37 بجے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کیا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ صدر ٹرمپ کی مداخلت سے یہ ممکن ہو سکا۔" جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ ٹرمپ نے بعد میں بھی کئی بار اس دعوے کو دہرایا، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے کبھی اس کی تردید نہیں کی۔

کانگریس لیڈر نے کہا کہ 30 مئی 2025 کو سنگاپور میں چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انل چوہان نے تسلیم کیا تھا کہ ہندوستان کو ابتدائی مرحلے میں اسٹریٹجک غلطیوں کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا۔ تاہم بعد میں حکمت عملی میں بہتری لا کر ہندوستانی فوج نے پاکستان کے اندر تیر بہ ہدف حملے کیے۔ جئے رام رمیش نے یہ بھی کہا کہ 10 جون 2025 کو جکارتہ میں ہندوستانی سفارت خانہ کے ڈیفنس اٹیچی نے اعتراف کیا تھا کہ 7 مئی 2025 کو سیاسی قیادت کی جانب سے لگائی گئی پابندیوں کی وجہ سے ہندوستان کو کچھ جنگی طیارے گنوانے پڑے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 4 جولائی 2025 کو فوج کے نائب سربراہ لیفٹیننٹ جنرل راہل سنگھ نے بیان دیا تھا کہ آپریشن سندور کے دوران پاکستان کو چین سے گہری مدد ملی۔ اس میں ہتھیاروں اور گولہ بارود کے علاوہ سیٹلائٹ امیجری اور ریئل ٹائم ٹارگیٹنگ سپورٹ بھی شامل تھی۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ اس کے باوجود مودی حکومت کا چین کے تئیں نرم رویہ جاری ہے۔ پارٹی نے لداخ میں روایتی گشت کے حقوق کے نقصان، چین سے ریکارڈ درآمدات اور ایف ڈی آئی قوانین میں نرمی جیسے معاملات کا بھی ذکر کیا۔

جے رام رمیش نے کہا کہ 1999 کی کارگل جنگ کے بعد اُس وقت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی حکومت نے کے سبرامنیم کی صدارت میں کارگل جائزہ کمیٹی تشکیل دی تھی، جس نے واقعات کی جانچ کر مستقبل کے لیے تجاویز پیش کی تھیں۔ کانگریس نے اشارہ دیا کہ 'آپریشن سندور' کے تعلق سے بھی اسی طرح کے جائزے کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ 22 اپریل 2025 کو پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے میں 26 افراد، جن میں بیشتر سیاح تھے، ہلاک ہو گئے تھے۔ اس کے بعد ہندوستان نے 7 مئی کو آپریشن سندور شروع کیا تھا۔ ہندوستانی فوج نے پاکستان اور پاکستان مقبوضہ کشمیر میں کم و بیش 9 دہشت گرد ٹھکانوں پر فضائی حملے کیے تھے۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی تھی، لیکن 10 مئی کو فوجی حکام کے درمیان ہاٹ لائن بات چیت کے بعد فوجی کارروائی روکنے پر اتفاق ہو گیا تھا۔

کانگریس لیڈر نے کہا کہ 4 جولائی 2025 کو نائب سربراہِ فوج لیفٹیننٹ جنرل راہل نے پاکستان کی کارروائیوں میں چین کے کردار کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ان کے مطابق چین نے پاکستان کو ساز و سامان، گولہ بارود، سیٹلائٹ تصاویر اور ریئل ٹائم ٹارگٹنگ میں مدد فراہم کی۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ اس کے باوجود مودی حکومت چین کے معاملے میں نرم رویہ اپنائے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان کی وسیع سفارتی مہم کے باوجود پاکستان عالمی سطح پر اس طرح تنہا نہیں ہوا، جیسے 2008 کے ممبئی حملوں کے بعد ہوا تھا۔ کانگریس نے کہا کہ پاکستان کے آرمی چیف عاصم منیر کو امریکی قیادت کی جانب سے مسلسل حمایت اور اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ کارگل جنگ کے بعد اُس وقت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی حکومت نے اسٹرٹیجک امور کے ماہر کے۔ سبرامنیم کی سربراہی میں کارگل جائزہ کمیٹی تشکیل دی تھی، جس نے مستقبل کے لیے تجاویز پیش کرتے ہوئے اپنی رپورٹ پارلیمنٹ میں جمع کرائی تھی۔ کانگریس نے مطالبہ کیا کہ آپریشن سندور سے متعلق واقعات کا بھی اسی طرز پر جامع جائزہ لیا جانا چاہیے۔

کیرالہ میں حکومت سازی سے قبل دستاویزات مٹانے کے دعووں پر ہنگامہ

ترواننت پورم، (یو این آئی) کیرالہ سیکرٹریٹ اور مختلف سرکاری دفاتر میں اقتدار کی تبدیلی سے قبل بڑے پیمانے پر سرکاری دستاویزات کو ضائع کیے جانے کے الزامات نے ریاست میں ایک بڑا سیاسی تنازع کھڑا کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اسمبلی انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) کی قیادت والے بائیں بازو کے جمہوری محاذ (ایل ڈی ایف) کی شکست اور کانگریس کی قیادت والے متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) کی اقتدار میں واپسی کے اشارے ملنے کے فوراً بعد فائلوں کو تلف کرنے اور ان کے تصفیے کے عمل میں تیزی آ گئی۔ گزشتہ چند دنوں کے دوران سیکرٹریٹ میں وزراء کے دفاتر اور کئی محکموں سے کاغذات، فائلوں اور خفیہ ریکارڈ کے بھاری بنڈل مبینہ طور پر ہٹا دیے گئے۔ سرکاری ملازمین اور اپوزیشن لیڈروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے کہ تلف کی جانے والی دستاویزات میں انتظامی فیصلوں، مالی لین دین، تقرریوں، معاہدوں اور پالیسی امور سے متعلق حساس ریکارڈ شامل ہو سکتے ہیں۔ ذرائع نے دعویٰ کیا کہ اقتدار کی تبدیلی کے دوران عام طور پر ہونے والے تصفیے کے عمل کے مقابلے میں، اس بار غیر معمولی طور پر بہت زیادہ مقدار میں فائلیں تلف کرنے کے لیے بھیجی جا رہی ہیں۔

کھنڈیلوال کا نجی اسپتالوں اور انشورنس کمپنیوں کی منمانی پر نڈا کو خط

نئی دہلی، (یو این آئی) قومی دارالحکومت میں چاندنی چوک لوک سبھا حلقہ کے رکن پارلیمنٹ پروین کھنڈیلوال نے مرکزی وزیر برائے صحت و خاندانی بہبود جے پی نڈا سے اپیل کی ہے کہ وہ نجی اسپتالوں سے ڈسچارج کے وقت ٹی پی اے (تھرڈ پارٹی ایڈمنسٹریٹر)، انشورنس کمپنیوں اور اسپتالوں کے درمیان ہونے والی غیر ضروری تاخیر کو ختم کرنے کے لیے فوری مداخلت کریں۔ مسٹر کھنڈیلوال نے اس سلسلے میں مسٹر نڈا کو ایک خط لکھا ہے۔ انہوں نے اپنے خط میں کہا کہ دہلی سمیت ملک بھر میں لاکھوں لوگوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے ہیلتھ انشورنس لیا ہوا ہے، لیکن ناقص انتظامات کی وجہ سے یہ لوگ ذہنی، جسمانی اور معاشی اذیت جھیلنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جدید طبی سہولیات، مہنگے انشورنس پریمیم اور کیش لیس علاج کے نظام کے باوجود اگر مریض کو اسپتال سے چھٹی حاصل کرنے کے لیے گھنٹوں یا پورا دن انتظار کرنا پڑے، تو یہ پورے نظام کی بے حسی کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ علاج مکمل ہونے اور ڈاکٹر کی جانب سے فٹ قرار دیے جانے کے بعد بھی مریضوں کو محض فائلوں، ای میلز، دستاویزات اور رسمی منظوریوں کے نام پر اسپتالوں میں روکے رکھنا کسی بھی طرح سے جائز نہیں کہا جا سکتا۔ مسٹر کھنڈیلوال نے انشورنس ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف انڈیا (آئی آر ڈی اے آئی) کے چیئرمین اجے سیٹھ کو بھی الگ سے ایک خط بھیج کر انشورنس کمپنیوں اور ٹی پی اے کے لیے سخت اور وقت کے پابند رہنما خطوط جاری کرنے کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ ہیلتھ انشورنس اس لیے لیتے ہیں تاکہ بیماری کے وقت انہیں معاشی تحفظ اور ذہنی راحت مل سکے، لیکن آج صورتحال اس کے بالکل برعکس ہو گئی ہے۔ انشورنس کی سہولت اب راحت کا ذریعہ بننے کے بجائے کئی معاملات میں "انتظامی تشدد" کا سبب بنتی جا رہی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ ہیلتھ انشورنس اور کیش لیس علاج کے نظام کا بنیادی مقصد مریض کو راحت اور تحفظ فراہم کرنا تھا، لیکن موجودہ نظام میں مریض اسپتال، انشورنس کمپنی اور ٹی پی اے کے "چکر" میں پھنس جاتا ہے۔ علاج کے بعد بھی مریض اور اس کا خاندان انتظامی عمل کے یرغمال بن کر رہ جاتے ہیں۔ یہ صورتحال نظامِ صحت پر لوگوں کے اعتماد کو کمزور کرتی ہے اور انشورنس سیکٹر کی ساکھ پر بھی سوالیہ نشان کھڑا کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسپتال ڈسچارج کا عمل بروقت شروع نہیں کرتے، ٹی پی اے بار بار نئے دستاویزات مانگتے ہیں اور انشورنس کمپنیاں واضح جوابدہی سے بچتی ہیں۔ تعطیلات، اتوار اور دیر رات کے وقت صورتحال مزید سنگین ہو جاتی ہے کیونکہ متعلقہ حکام دستیاب نہیں ہوتے۔ کئی اسپتالوں میں مریضوں کو یہ کہہ کر روکا جاتا ہے کہ "فائنل اپروول نہیں آیا"، جبکہ علاج کی منظوری پہلے ہی مل چکی ہوتی ہے۔

جھارکھنڈ بورڈ: یوٹیوب اور سیلف اسٹڈی سے بارہویں کی ٹاپر بنیں راشدہ ناز، بغیر کوچنگ 500 میں 489 نمبر کیے حاصل

رانچی: جھارکھنڈ اکیڈمک کونسل (جے اے سی) کی جانب سے بارہویں جماعت کے نتائج جاری ہونے کے بعد سائنس اسٹریم میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والی راشدہ ناز کی کامیابی ہر طرف موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ دھنباد کے ڈی اے وی ہائی اسکول، پتھرڈیہہ کی طالبہ راشدہ ناز نے 500 میں 489 نمبر حاصل کر کے ریاست بھر میں ٹاپ کیا ہے۔ ان کی کامیابی اس لیے بھی خاص مانی جا رہی ہے کیونکہ انہوں نے کسی مہنگی کوچنگ یا آف لائن ٹیوشن کے بغیر صرف یوٹیوب، سیلف اسٹڈی اور مسلسل محنت کے ذریعے یہ مقام حاصل کیا۔ آج ایسے وقت میں جب مقابلہ جاتی امتحانات اور بورڈ نتائج کے لیے کوچنگ سینٹروں کو کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا ہے، راشدہ ناز کی کہانی ایک الگ مثال بن کر سامنے آئی ہے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ اگر طالب علم میں لگن، نظم و ضبط اور مستقل مزاجی ہو تو محدود وسائل کے باوجود بھی بڑی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ راشدہ ناز نے بتایا کہ وہ روزانہ کئی گھنٹے صرف کتابوں کے سامنے بیٹھنے کے بجائے معیاری پڑھائی پر یقین رکھتی تھیں۔ ان کے مطابق باقاعدگی سب سے اہم چیز ہے اور ہر دن کچھ نہ کچھ ضرور پڑھنا چاہیے۔ وہ روزانہ تقریباً 7 سے 8 گھنٹے پڑھائی کرتی تھیں اور نصاب کو سمجھنے کے لیے زیادہ تر یوٹیوب اور آن لائن تعلیمی ویڈیوز کی مدد لیتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ این سی ای آر ٹی کی کتابوں کو لائن بہ لائن پڑھنا ان کی تیاری کا اہم حصہ تھا۔ وہ ہر موضوع کو پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھ سے نوٹس تیار کرتی تھیں تاکہ اہم نکات آسانی سے یاد رہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ خود سے تیار کیے گئے نوٹس امتحان کے دوران سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ انہوں نے امتحان سے کافی پہلے پورا نصاب مکمل کر لیا تھا تاکہ آخری دنوں میں زیادہ وقت ریویژن اور پچھلے برسوں کے سوالیہ پرچوں کی مشق پر دیا جا سکے۔ راشدہ ناز نے اپنی روزمرہ کی روٹین کے بارے میں بتایا کہ گرمیوں کے دوران وہ صبح 4 بجے بیدار ہو جاتی تھیں اور اسکول جانے سے پہلے کئی گھنٹے پڑھائی کرتی تھیں۔ اسکول سے واپسی کے بعد بھی ان کا زیادہ وقت کتابوں کے ساتھ گزرتا تھا۔ وہ رات 10 بجے تک سونے کی کوشش کرتی تھیں تاکہ اگلے دن تازگی کے ساتھ پڑھائی جاری رکھ سکیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ریاضی (میتھس) ان کا سب سے پسندیدہ مضمون ہے جبکہ طبیعیات (فزکس) شروع میں ان کے لیے مشکل مضمون تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے طبیعیات پر زیادہ توجہ دی اور اپنے اسکول کے استاد سنجے سر سے رہنمائی حاصل کی۔ ان کے مطابق طبیعیات میں ڈیریویشن اور نیومریکل سوالات کی مسلسل مشق ضروری ہے جبکہ ریاضی میں زیادہ سے زیادہ سوال حل کرنا کامیابی کی کنجی بنتا ہے۔ راشدہ ناز نے اپنی کامیابی کا سہرا اپنے والدین، اساتذہ اور بڑی بہن کے سر باندھا۔

مدھیہ پردیش میں کسانوں کے مسائل پر کانگریس کا 'سڑک ستیہ گرہ'

ممبئی-آگرہ قومی شاہراہ سمیت کئی مقامات پر چکہ جام، حکومت پر کسان مخالف پالیسی اپنانے کا الزام لگایا

بھوپال: مدھیہ پردیش میں کسانوں کے مسائل کو لے کر کانگریس نے جمعرات کو ریاست بھر میں احتجاجی مظاہرے کرتے ہوئے ممبئی-آگرہ قومی شاہراہ سمیت کئی اہم مقامات پر چکہ جام کیا۔ اس احتجاج کے باعث مختلف علاقوں میں ٹریفک بری طرح متاثر ہوا اور گاڑیوں کی لمبی قطاریں دیکھنے کو ملیں۔ کانگریس نے بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت پر کسانوں کے مسائل کو نظرانداز کرنے اور وعدوں سے روگردانی کا الزام لگایا ہے۔ اندور کے پگڈمبر علاقے میں ہونے والے مظاہرے کے دوران آگرہ-ممبئی قومی شاہراہ پر دونوں جانب ٹریفک جام ہو گیا۔ احتجاج میں بڑی تعداد میں کانگریس کارکنان، کسان اور پارٹی رہنما شریک ہوئے۔ اس دوران کئی مقامات پر ٹریکٹروں کے ساتھ مظاہرہ کیا گیا اور حکومت مخالف نعرے لگائے گئے۔ آدیواسی کانگریس کے قومی صدر وکرانت بھوریا نے کہا کہ مدھیہ پردیش کی معیشت کسانوں پر منحصر ہے لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی کے دور حکومت میں کسانوں کو ان کا جائز حق اور انصاف نہیں مل رہا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سویابین بھاونتر یوجنا میں بڑے پیمانے پر لوٹ ہوئی ہے اور منڈیاں کارپوریٹ مفادات کا مرکز بن چکی ہیں۔ ان کے مطابق حکومت کسانوں کو ان کی فصلوں کا کم از کم امدادی قیمت دلانے میں ناکام رہی ہے۔ کانگریس کے قومی سکریٹری ستیہ نارائن پٹیل نے کہا کہ ریاستی حکومت کسانوں کے مسائل پر 'کمبھ کرن کی نیند' سو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسان اپنے بنیادی حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں، کوئی بھیک نہیں مانگ رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ گیہوں کی سرکاری خرید مناسب مقدار میں نہیں ہو رہی جبکہ کسان کھاد اور بیج کی قلت سے بھی پریشان ہیں۔ ریاستی کانگریس صدر جیتو پٹواری نے شاجاپور میں احتجاج کی قیادت کرتے ہوئے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے کسانوں سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے۔ انہوں نے کہا کہ دھان 3100 روپے فی کوئنٹل، گیہوں 2700 روپے فی کوئنٹل اور سویابین 6000 روپے فی کوئنٹل خریدنے کی گارنٹی دی گئی تھی مگر کسان آج بھی اپنی فصل فروخت کرنے کے لیے کئی کئی دن دھوپ میں انتظار کرنے پر مجبور ہیں۔ پٹواری نے کہا کہ ریاست کے 97 فیصد کسان قرض میں ڈوبے ہوئے ہیں اور آن لائن رجسٹریشن کا نظام کسانوں کے لیے نئی مصیبت بن گیا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت نے کسانوں کے مسائل حل نہ کیے تو آئندہ پورے مدھیہ پردیش سے گزرنے والی تمام قومی شاہراہوں کو جام کیا جائے گا۔

22 مئی کے بعد گھر گھر جا کر مردم شماری کی جائے گی

خود شماری کر کے مردم شماری میں اپنی فعال شرکت یقینی بنائیں: جتیندر پرتاپ

فرخ آباد، 7 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے فرخ آباد ضلع میں مردم شماری-2027 کے تحت شروع ہونے والی خود شماری مہم کے حوالے سے ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر انکور لاٹھر نے جمعرات کو عوام سے فعال شرکت کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ جو شہری خود آن لائن شماری نہیں کر سکیں گے، ان کے لیے 22 مئی 2026 سے مردم شماری عملہ گھر گھر جا کر معلومات جمع کرے گا۔

ضلع مجسٹریٹ نے خود مردم شماری-2027 کی خود شماری کے عمل میں حصہ لے کر لوگوں کو اس قومی مہم سے جڑنے کا پیغام دیا۔ انہوں نے بتایا کہ اتر پردیش میں مردم شماری-2027 کا عمل 7 مئی سے شروع ہو چکا ہے اور شہری 21 مئی تک آن لائن طریقے سے اپنی معلومات درج کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے مردم شماری ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے فراہم کردہ پورٹل استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ سہولت مکمل طور پر اختیاری ہے۔

انہوں نے بتایا کہ خود شماری کے لیے شہری موبائل فون یا لیپ ٹاپ کے ذریعے پورٹل پر جا کر ریاست کا انتخاب کریں اور کیپچا کوڈ درج کریں۔ اس کے بعد خاندانی رجسٹریشن کے عمل میں خاندان کے سربراہ کا نام، موبائل نمبر اور اگر دستیاب ہو تو ای میل آئی ڈی درج کرنی ہوگی۔ ایک موبائل نمبر صرف ایک خاندان کے لیے قابل قبول ہوگا اور خاندان کے سربراہ کا نام بعد میں تبدیل نہیں کیا جا سکے گا۔

او ٹی پی تصدیق کے بعد شہریوں کو زبان کا انتخاب کر کے ضلع، پن کوڈ اور گاؤں یا شہر کی معلومات درج کرنی ہوگی۔ اس کے بعد نقشے پر اپنے گھر کا درست مقام نشان زد کرنا ہوگا اور مکان و

خاندان سے متعلق معلومات فراہم کرنی ہوں گی۔

ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ حتمی طور پر فارم جمع کرنے سے پہلے شہری اپنی معلومات کا اچھی طرح جائزہ لے لیں، کیونکہ جمع ہونے کے بعد اس میں ترمیم ممکن نہیں ہوگی۔ فارم کامیابی سے جمع ہونے پر شہریوں کو 'ایچ' حرف سے شروع ہونے والا 11 ہندسوں پر مشتمل خود شماری شناختی نمبر ملے گا، جسے محفوظ رکھنا ضروری ہوگا۔ 22 مئی کے بعد جب مردم شماری عملہ گھر آئے گا تو یہ نمبر انہیں دکھانا ہوگا۔

انہوں نے بتایا کہ مردم شماری فارم میں کل 34 سوالات ہوں گے، جن میں مکان نمبر، فرش، دیوار اور چھت کا مواد، مکان کی حالت اور استعمال، خاندان کے افراد کی تعداد، خاندان کے سربراہ کا نام، جنس اور سماجی زمرہ جیسی معلومات شامل ہوں گی۔ اس کے علاوہ پینے کے پانی، بجلی، بیت الخلا، باورچی خانہ، ایل پی جی یا پی این جی گیس کنکشن، موبائل، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور گاڑیوں سے متعلق معلومات بھی دینی ہوں گی۔ پہلی بار خاندان میں استعمال ہونے والے اہم اناج سے متعلق معلومات بھی پوچھی جائیں گی۔

ڈاکٹر لاٹھر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ مردم شماری کے کام میں مکمل تعاون کریں اور درست و مستند معلومات فراہم کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری کا عمل قانونی طور پر لازمی ہے۔ اگر کوئی شخص معلومات دینے سے انکار کرتا ہے یا غلط معلومات فراہم کرتا ہے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے، جس میں تین سال تک قید اور ایک ہزار روپے تک جرمانے کا التزام ہے۔

کانپور کے ضلع مجسٹریٹ جتیندر پرتاپ سنگھ اور ان کی اہلیہ رشمی سنگھ نے جمعرات کو سول لائنز میں واقع ضلع مجسٹریٹ رہائش گاہ پر خود شماری کر کے لوگوں سے مردم شماری میں فعال شرکت کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر شہری پہلے سے خود شماری کر لیں گے تو شمار کنندگان کو مردم شماری کے عمل میں کافی سہولت ہوگی اور یہ عمل مزید آسان اور تیز ہو جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ ریاست میں خود شماری کا مرحلہ 7 سے 21 مئی تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد 22 مئی سے 20 جون 2026 کے درمیان شمار کنندگان گھر گھر جا کر تصدیق اور گنتی کا کام کریں گے۔ شہری خود اپنے موبائل کے ذریعے مردم شماری پورٹل پر جا کر خود شماری کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ خود شماری کے لیے شہریوں کو مردم شماری پورٹل https:e.census.gov.in پر جا کر اپنی ریاست کا انتخاب کر کے رجسٹریشن کرنا ہوگا۔ خاندان کے سربراہ کا نام اور 10 ہندسوں کا موبائل نمبر درج کرنے کے بعد او ٹی پی کے ذریعے تصدیق کی جائے گی۔ ایک موبائل نمبر سے صرف ایک ہی خاندان کی رجسٹریشن ممکن ہوگی۔ کوئی بھی شخص ملک میں کہیں سے بھی اپنی یا اپنے خاندان کی خود شماری کر سکتا ہے۔ رجسٹریشن کے بعد شہریوں کو اپنی لوکیشن منتخب کرنی ہوگی اور مکان و خاندان سے متعلق بنیادی معلومات فراہم کرنی ہوں گی۔ اس میں مکان کی نوعیت، فرش اور چھت کی حالت، بیت الخلا اور غسل خانے کی سہولت، گیس کنکشن، موبائل، انٹرنیٹ، گاڑی، دو پہیہ گاڑی، ریڈیو، کیبل اور انٹرنیٹ کنکشن جیسی بنیادی سہولیات سے متعلق سوالات شامل ہوں گے۔ تمام معلومات درست طریقے سے بھرنے کے بعد درخواست جمع ہو جائے گی اور شہریوں کو 11 ہندسوں پر مشتمل سیلف اینیومریشن آئی ڈی حاصل ہوگی جو 'ایچ' حرف سے شروع ہوگی۔ ضلع مجسٹریٹ نے شہریوں سے اپیل کی کہ اس آئی ڈی کو محفوظ رکھیں اور جب شمار کنندہ گھر آئے تو اسے یہ آئی ڈی دکھائیں تاکہ ڈیٹا فوراً تصدیق کیا جا سکے۔ اگر کوئی معلومات رہ گئی ہو تو اسے اسی وقت اپ ڈیٹ کیا جا سکے گا۔ ضلع مجسٹریٹ نے واضح کیا کہ مردم شماری سے متعلق تمام معلومات مکمل طور پر خفیہ رکھی جاتی ہیں۔ یہ معلومات آر ٹی آئی ایکٹ کے تحت بھی شیئر نہیں کی جاتیں اور نہ ہی کسی دوسری تنظیم یا عدالت میں طلب کی جا سکتی ہیں۔ لہٰذا تمام شہری بلا جھجھک درست اور مکمل معلومات فراہم کریں۔

STF نے ایک بین ریاستی گروہ کے تین اسمگلروں کو کیا گرفتار، 8.5 لاکھ روپے کی افیون برآمد

بریلی :7 مئی (پی این ایس) اتر پردیش اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے منشیات کی غیر قانونی اسمگلنگ کے خلاف ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایس ٹی ایف کی لکھنؤ یونٹ نے مقامی پولیس کے ساتھ مل کر بریلی کے سبھاش نگر تھانہ علاقے میں ایک بین ریاستی افیون اسمگلنگ گینگ کے تین سرگرم ارکان کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے پاس سے 1.428 کلوگرام غیر قانونی افیون برآمد ہوئی، جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمت تقریباً 8.50 لاکھ روپے ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی ایس ٹی ایف ہیڈ کوارٹر کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دیپک کمار سنگھ کی نگرانی میں کی گئی۔ درست اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے سب انسپکٹر ہریش سنگھ چوہان کی ٹیم نے بریلی میں اندھی پلیا کے پاس جال بچھا دیا۔ ٹیم نے محاصرہ کیا اور تین اسمگلروں کو گرفتار کیا: لالہ رام ورما، توفیق خان (ساکن گاؤں بھونا، بریلی) اور راکیش (ساکن گاؤں پریمراج پور، بریلی)۔ اسمگلروں سے افیون کے علاوہ تین موبائل فون بھی برآمد ہوئے۔ گرفتار اسمگلروں نے پوچھ گچھ کے دوران انکشاف کیا کہ وہ کافی عرصے سے اتر پردیش، دہلی، اتراکھنڈ، پنجاب اور ہریانہ جیسی ریاستوں میں افیون سپلائی کر رہے تھے۔ انہوں نے نقل و حمل اور فروخت سے حاصل ہونے والے منافع کو آپس میں بانٹ لیا کرتے تھے۔ اس گینگ کے طریقہ کار کے بارے میں بتاتے ہوئے، اسمگلروں نے کہا کہ وہ پنجاب کے لدھیانہ میں سندال چوک پر جاتے اور کسی گاہک کا انتظار کرتے۔ اور متعلقہ شخص خود بخود پھر ان سے رابطہ کرتا تھا، 6-7 لاکھ روپے فی کلوگرام ادا کرتا تھا، اور مال لے جاتا تھا۔ تمام لین دین اور شناخت کے عمل کو خفیہ رکھا جاتا تھا۔ گرفتار اسمگلروں کے خلاف بریلی کے سبھاش نگر پولیس اسٹیشن میں این ڈی پی ایس ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مزید قانونی کارروائی مقامی پولیس کر رہی ہے۔

مشن ایجوکیشن نے ہونہار طلبہ کو انعامات سے نوازا

علم کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیکر ہمیں ملک کی خدمت کرنی ہوگی: پروفیسر ناشر نقوی

امروہہ :شہر کے باوقار ادارے ''مشن ایجوکیشن کوچنگ محلہ جعفری'' کے زیر اہتمام منعقدہ ایک ایوارڈ تقریب میں بورڈ کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو اعزاز سے نوازا گیا۔ انٹرمیڈیٹ اور ہائی سکول کے امتحانات میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر کے علاقے کا نام روشن کرنے والے طلباء کو اسناد اور یادگاری نشانات سے نوازا گیا۔ ادارہ اپنی سماجی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے معاشی طور پر پسماندہ بچوں کو مفت کوچنگ فراہم کر رہا ہے۔ ٹیلنٹ کو نوازا گیا۔ تقریب نے بنیادی طور پر ان طلباء کو ایک پلیٹ فارم فراہم کیا جنہوں نے محنت کے ذریعے اعلیٰ نمبرات حاصل کئے۔ اعزاز پانے والوں میں صلہ طفیل ۸۲ فیصد، فیروز خان ۸۰ فیصد عباس رضا ۸۰ فیصد، اریبہ عارف ۷۹.۳۳ فیصد، عابد رضا ۷۹.۳۳ ایشال فاطمہ ۷۷.۱۶ فیصد، جعفر رضا ۷۷.۶۶ فیصد سفیان ۷۷ فیصد، کلثوم فاطمہ ۷۵ فیصد، فاطمہ ۷۵ فیصد اور والیا ۷۲ فیصد وغیرہ شامل ہیں۔ ادارے نے ان تمام بچوں کی لگن کی تعریف کی اور آئندہ مقابلہ جاتی امتحانات کے لیے رہنمائی کا یقین دلایا۔ ماہرین تعلیم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام میں مہمان کی حیثیت سے ڈاکٹر جمشید کمال نے کہا کہ مستقبل میں بھی تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کی

جائیں اور انہوں نے ہر ممکن تعاون کا وعدہ کیا۔ نجم السحر پرنسپل فاطمہ گرلز انٹر کالج نوگانواں سادات نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کامیابی کے لیے کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتے اور مسلسل مشق ہی آپ کو بلندیوں تک لے جاتی ہے۔ پٹیالہ یونیورسٹی سے سبکدوش پروفیسر ناشر نقوی نے پروگرام اور مشن کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے اسے معاشرے کے لیے ایک متاثر کن قدم قرار دیا انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم سے ملک اور معاشرہ ترقی کرتا ہے اور عظیم بنتا ہے۔ موصوف نے علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہماری نئی نسل کو تعلیم کے سلسلہ میں نمایاں خدمات انجام دیکر ملک کی خدمت کرنی ہوگی۔ ماہر تعلیم اور آئی ایم انٹر کالج میں درس تدریس سے وابستہ حسین نواز اور رضا مشکور نے تعلیم کے اخلاقی اور سماجی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بہار زہرہ، ثقلین، بشریٰ نقوی، سید علی، اور سید شمیم رضا بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرنے میں مشن ایجوکیشن کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کی بھرپور مدد کر رہے ہیں، جبکہ رضا عباس بھی اپنے گھر پر مفت کلاسز کا انعقاد کر کے نمایاں تعاون فراہم کر رہے ہیں۔ والدین نے اس تقریب پر اطمینان کا اظہار کیا اور مشن کی تعریف کی۔ اس موقع پر ماسٹر حسنین نواز، ضیاء مشکور، رانا انٹرنیشنل سکول کے پرنسپل محمد سلیم، بسیم نقوی اور سلمیٰ زہرہ کے علاوہ بچوں کے والدین بھی موجود تھے۔ اس موقع پر موجود دیگر معززین نے بچوں کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں کیں۔ والدین نے ادارے کے اساتذہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تقریبات سے نہ صرف بچوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں بلکہ دیگر طلباء کو بھی محنت کرنے کی ترغیب ملتی ہے

ہمیر پور کشتی حادثہ: خاتون اور نوعمر لڑکی کی لاشیں برآمد، 4 بچوں کی تلاش جاری

ہمیر پور: 7 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے ہمیر پور ضلع میں بدھ کی شام تقریباً نو افراد کو لے جانے والی ایک کشتی دریائے یمنا میں الٹ گئی۔ تین افراد کو بحفاظت بچا لیا گیا تاہم باقی بہہ گئے۔ جمعرات کو این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں نے دو لاشیں برآمد کیں۔ یہ واقعہ کرارا تھانہ علاقہ کے قطب پور پاٹیا گاؤں کے قریب پیش آیا۔ حادثہ اچانک توازن کھونے کے باعث پیش آیا۔ ریسکیو ٹیموں نے پہلے ایک خاتون برجرانی اور پھر 14 سالہ لڑکی ارچنا کی لاش دریا سے نکالی۔ لاشیں نکالنے کے بعد بھی ریسکیو اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں، کیونکہ چار بچے جن کی عمریں 5 سے 15 سال کے درمیان بتائی جاتی ہیں، تا حال لاپتہ ہیں۔ واقعہ کے بعد سے این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر مسلسل تلاشی مہم چلا رہی ہیں۔ مزید برآں، فلڈ پی اے سی اور مقامی غوطہ خور بھی دریا میں لاپتہ افراد کی تلاش میں مصروف ہیں، تاہم شدید بارش اور دریا کے پانی کی سطح میں اضافہ ریسکیو آپریشن میں رکاوٹ ہے۔

صوفیہ شیریں کی کہانیوں میں احتجاج بھی ہے اور عہد حاضر کے مسائل بھی: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبۂ اردو سی سی ایس یونیورسٹی میں صوفیہ شیریں کے افسانوی مجموعے "بلیک ربن" کا آن لائن اجراء و مذاکرہ

میرٹھ 07 مئی 2026ء صوفیہ شیریں نے جس طرح سے کہانیوں میں عصر حاضر کو پیش کیا ہے وہ بڑی اہم ہے۔ بڑے افسانہ نگار انیس رفیع نے بھی آپ کی تعریف کی ہے۔ صوفیہ شیریں نے نئی صدی کی کربلا کو بڑی خوبی اور سادگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ صوفیہ شیریں کے یہاں موجودہ منظر نامہ ملتا ہے۔ ان کے یہاں کہانی میں احتجاج بھی ہے اور عہد حاضر کے مسائل بھی۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو شعبۂ اردو اور ایوسا کے زیر اہتمام منعقد آن لائن پروگرام صوفیہ شیریں کے افسانوی مجموعے "بلیک ربن" کے اجراء و مذاکرہ کے موقع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی گفتگو کا انداز دلوں کو متاثر کرتا ہے۔ ہمارے ذہنوں میں جو تاریکی ہے اس میں روشنی کی ضرورت ہے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمانان خصوصی کے بطور امیر مہدی [انگلینڈ] اور ڈاکٹر ریاض توحیدی [کشمیر] نے شرکت فرمائی اور مہمانانِ اعزازی کے بطور معروف فکشن نگار عظیم اللہ ہاشمی اور معروف ادیب و ناقد ارشاد شفق نے آن لائن شرکت کی۔ مقرر کے بطور لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین موجود رہیں۔ استقبالیہ اور تعارفی کلمات ڈاکٹر ارشاد سیانوی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر امتیاز علیمی نے انجام دیے۔ اس موقع پر مہمانوں کے ذریعے صوفیہ شیریں کے افسانوی مجموعے "بلیک ربن" کا اجراء عمل میں آیا پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ ہمارے پروگرام کا مقصد نوجوان نسل کو آگے بڑھانا ہے۔ ان کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرانا ہے اور یہی ایوسا کا اصل

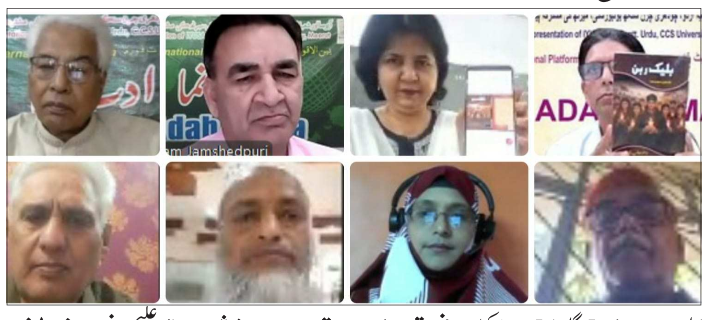

مقصد ہے۔ صوفیہ شیریں امتیاز علیمی وغیرہ نے ادبی فضا کو باندھے رکھا۔ صوفیہ شیریں نے شین مظفر پوری پر کتابیں مرتب کی ہیں۔ صوفیہ کے افسانوں میں ظلم کے خلاف احتجاج ملتا ہے۔ نئی صدی کی کربلا سماج کے مسائل کو پیش کرتا ہے۔ اس طرح بہت سے ادیب اب ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے صوفیہ شیریں کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ نئی صدی کے فکشن نگاروں میں ڈاکٹر صوفیہ شیریں کا شمار ہوتا ہے۔ آپ ایک اچھی افسانہ نگار کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کی خدمات بھی انجام دے رہی ہیں۔ آپ کی کئی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ آپ کی تخلیقات میں داخلی جذبات کی بہترین عکاسی ملتی ہے۔ میں اس مبارک موقع پر ڈاکٹر صوفیہ شیریں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ارشاد شفق نے کہا کہ بنگال میں خواتین افسانہ نگاروں کی بڑی کمی رہی ہے۔ صوفیہ شیریں بنگال کی واحد ایسی افسانہ نگار ہیں جو مسلسل لکھتی رہتی ہیں اور دیگر ادبی کاموں میں مشغول رہتی ہیں۔ میں صوفیہ شیریں کی کتاب پر آنے والے وقت میں ضرور لکھوں گا۔ عظیم اللہ ہاشمی نے کہا صوفیہ شیریں کے اس مجموعے میں حقیقت نگاری کی عکاسی ملتی ہے۔ احتجاج اور حقیقت کو صوفیہ شیریں نے اپنے افسانوں کا موضوع بنایا ہے۔ صوفیہ شیریں کو لکا تا میں ہی پڑھی اور بڑھی ہیں۔ ان کے بیشتر افسانوں میں ملک کے سفر سے لے کر بیرونی ممالک تک پھیلا ہے۔ اس افسانے میں ہر کردار اپنا رول قرینے سے ادا کرتا ہے۔ معاصر اردو افسانے کے افق پر صوفیہ شیریں کا نام بڑا اہم ہے۔ مہمان خصوصی امیر مہدی نے کہا کہ افسانہ کیسے شروع کیا جائے اور کہاں پر ختم کیا جائے یہ بات صوفیہ شیریں کو خوب آتی ہے۔ بہت سے افسانہ نگار ایسا لکھتے ہیں جیسے تاریخ لکھ رہے ہوں مگر صوفیہ شیریں کی افسانہ نگاری حقیقت نگاری کی عکاسی کر رہی ہے۔ ایسے ماحول میں اتنا خوبصورت لکھنا بڑی اہم بات ہے۔

جامعۃ الطیبات حبیب گڑھ میں تعلیمی و اصلاحی جلسہ

انسان کو علم ھی اللہ سے جوڑتا ھے، علم کا حصول وقت کا تقاضہ! مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی

سہارنپور 7 مئی (احمد رضا) جامعۃ الطیبات حبیب گڑھ سہارنپور میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے قومی سکریٹری، ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کی تشریف آوری کے موقع پر ایک پروقار اور خصوصی تہنیتی و اصلاحی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس نشست کی صدارت معروف علمی و ادبی شخصیت، صاحبِ طرز خطیب و قلم کار مفتی محمد صادق مظاہری (چیئرمین برائٹ ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی و شیخ الحدیث معہد اصغر جامعۃ الصالحات رسولپور) نے فرمائی۔ پروگرام کا آغاز جامعہ کی طالبہ عزیزہ رہنما اشرف نے نہایت پرسوز آواز میں تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد علمہ مہر دین نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی حضرت مولانا عمرین محفوظ رحمانی نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں علم، اخلاق اور معاشرتی ذمہ داریوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا: کامیابی کا معیار دولت یا شہرت نہیں، بلکہ اللہ کے نزدیک وہی لوگ سرخرو ہوں گے جن کے اخلاق و کردار بلند ہوں گے

اور جن کے دلوں میں خشیتِ الٰہی ہوگی۔" انہوں نے علم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں ایسے علم کی ضرورت ہے جو بندے کا رشتہ اپنے خالق سے استوار کرے اور اسے ایک بہترین انسان بنائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ وہ علم جو معاشرے میں فتنے اور بگاڑ کا سبب بنے، وہ حقیقی علم نہیں ہے۔ مولانا نے خاص طور پر طالبات اور خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ شرم و حیا اور پردہ مسلم خاتون کی حقیقی شناخت اور وقار ہے۔" انہوں نے موجودہ دور کے نت نئے فتنوں سے خود کو بچانے اور اسلامی اقدار پر سختی سے کاربند رہنے کی تلقین فرمائی۔ انہوں نے جامعۃ الطیبات کا تعلیمی نظام، نظم و نسق کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور جامعہ کے ناظم حضرت مولانا محمد یعقوب بلند شہری صاحب کو مبارکباد پیش کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں مفتی محمد صادق مظاہری نے کہا کہ تعلیم ہی وہ زینہ ہے جس پر چڑھ کر انسان ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ایسی تعلیم حاصل کی جائے جس کا اثر انسان کی شخصیت اور گفتگو سے ظاہر ہو، تاکہ دنیا اسے دیکھ کر کہے کہ یہ ایک مہذب اور تعلیم یافتہ فرد ہے۔ انہوں نے دینی و اسلامی تعلیمات کو عصرِ حاضر کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ناگزیر قرار دیا۔ پروگرام کے روحِ رواں اور مفکرِ ملت حضرت مولانا محمد یعقوب بلند شہری صاحب کے صاحبزادے، حضرت قاری سعید الظفر صاحب نے تمام معزز مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے جامعۃ الطیبات کے تعلیمی نظام، نظم و نسق اور طالبات کی اخلاقی تربیت کے حوالے سے جامع رپورٹ پیش کی اور ادارے کے مقاصد پر روشنی ڈالی اس اہم نشست میں خاص طور پر۔۔۔۔ حضرت قاری محمد اسماعیل تھانوی (مہتمم جامعہ ارشاد البنات، دیوبند) مولانا عبدالماجد بنٹہ، مولانا محمود الظفر ندوی، قاری عبدالسبحان رحمانی قاری شاہ جہاں، مولانا سعود الظفر مظاہری، بھائی عبداللہ (کپڑے والے)، قاری محمد دانش۔ خواتین کے حلقے میں جامعہ کی ناظمہ عائشہ صدیقہ، پرنسپل کریم بانو، رابعہ افتخار، دانشتہ عاقل، ناظرین نسیم، ثناء جبیں، عافیہ رحمٰن، علمہ نور، زینب خدیجی ڈاکٹر فرح صدیقی اور شبنور قاسمیہ کے علاوہ بڑی تعداد میں معلمات، طالبات اور شہر کی معزز خواتین موجود تھیں۔ پروگرام کا اختتام نہایت رقت آمیز دعا پر ہوا، جس میں ملک و ملت کی سلامتی اور مولانا محمد یعقوب بلند شہری کیلئے شفایابی اور طالبات کی کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

سالگرہ کی خوشیاں ماتم میں تبدیل، سریو میں نہاتے وقت بستی کے تین نوجوان لاپتہ

ایودھیا: 7 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے ایودھیا میں جمعرات کی صبح ایک بڑا حادثہ ہو گیا۔ یہاں سریو ندی میں نہاتے ہوئے بستی ضلع کے تین نوجوان گہرے پانی میں ڈوب کر لاپتہ ہو گئے۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب یہ تینوں دوست اپنی سالگرہ منانے ایودھیا پہنچے تھے۔ فی الحال ایس ڈی آر ایف اور واٹر پولیس کی ٹیمیں ریسکیو آپریشن چلا کر لاپتہ نوجوانوں کی تلاش کر رہی ہے۔ اطلاع کے مطابق بستی ضلع کے پرانی بستی تھانہ علاقہ کے منگل بازار اور مالی ٹولہ کا امت گپتا (19)، ابھیشیک سونی (19) اور راج کسودھن صبح اپنی سالگرہ منانے آئے تھے۔ سریو ندی میں نہاتے وقت اچانک ان کا پاؤں پھسل گیا اور وہ بے قابو ہو کر گہرے پانی میں چلے گئے۔ موقع پر چیخ و پکار ہونے پر انتظامیہ متحرک ہو گئی تاہم اس وقت تک تینوں نوجوان ندی کی موجوں میں ڈوب چکے تھے۔ حادثے کے وقت جائے وقوعہ پر موجود واٹر پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے امروہہ کے دو دیگر عقیدت مندوں کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ انہیں بحفاظت باہر نکال کر فوری علاج کے لیے اسپتال بھیج دیا گیا۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، مرشد آباد سنٹر میں موٹ کورٹ مقابلے کا اہتمام

علی گڑھ، 7 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، مرشد آباد سنٹر کے شعبہ قانون کے زیر اہتمام 30 اپریل تا 6 مئی ساتواں جسٹس محمود انٹرا ڈپارٹمنٹل موٹ کورٹ مقابلہ منعقد کیا گیا، جس میں 12 ٹیموں نے شرکت کی۔ مقابلے میں تین مرحلے تھے: ابتدائی، سیمی فائنل اور فائنل۔ اختتامی مرحلے میں زیویئر لا اسکول، سینٹ زیویئرس یونیورسٹی، کولکاتا کے پروفیسر افکار احمد اور ڈاکٹر آصف اقبال شاہ نے جج کے فرائض انجام دیے۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر افکار احمد نے عدالت میں مؤثر اندازِ پیش کش کی اہمیت پر زور دیا اور طلبہ کو اس نوعیت کی علمی سرگرمیوں میں جوش و خروش اور بھرپور تیاری کے ساتھ حصہ لینے کی ترغیب دی۔

پاکستان کے 'شہزاد بھٹی' گینگ سے وابستہ دو مبینہ دہشت گرد گرفتار

بارہ بنکی: 7 مئی (پی این ایس) اتر پردیش اے ٹی ایس نے ملک کی سالمیت اور خود مختاری کو چیلنج کرنے والے ایک بڑے دہشت گرد نیٹ ورک کا پردہ فاش کیا ہے۔ اے ٹی ایس کی ٹیم نے بارہ بنکی اور کشی نگر کے رہنے والے 2 نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے جو پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی اور مقامی گینگسٹر شہزاد بھٹی اور عابد جٹ کے کہنے پر ہندوستان میں سلیپر سیل کے طور پر سرگرم تھے۔ انسٹراگرام کے ذریعہ بچھایا گیا تھا جال: گرفتار ملزمان کی شناخت کرشنا مشرا (20 ساکن کشی نگر) اور دانیال اشرف (23 ساکن بارہ بنکی) کے طور پر کی گئی ہے۔ انکوائری میں یہ بات سامنے آئی کہ ان دونوں کا انسٹراگرام کے ذریعہ پاکستانی دہشت گردوں سے رابطہ تھا۔ پاکستانی گینگسٹر شہزاد بھٹی نے انہیں لالچ دیا تھا کہ "اگر تم میرے کہنے پر چلو گے تو تمہیں ہندوستان میں ہیرو بنا دوں گا"۔ اے ٹی ایس کو ملزمان کے فون سے کئی چونکا نے والے ثبوت ملے ہیں۔ دانیال اشرف نے ریاست کے ایک پولیس اسٹیشن اور دیگر اہم اداروں کی ویڈیو اور لوکیشن پاکستان بھیجی تھی۔

کسی کے بھروسے پر لٹا دی زندگی میں نے ☆ کسی کی پوجا کی کسی کی بندگی کی میں نے

حضرت بابو جی سید سلیمان عظیم شاہ علیہ الرحمہ کے 72ویں عرس کے موقع پر قوالوں نے صوفیانہ کلام پیش کیا

بلند شہر 7 مئی (پریس ریلیز) حضرت بابو جی سید سلیمان عظیم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے 72 ویں عرس مبارک کے موقع پر رات 9 بجے سے صبح 3 بجے تک درگاہ شریف کے احاطے میں محفل قوالی کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت درگاہ کے سجادہ نشین عظیم الدین بیگ نے کی۔ مہمان ذی وقار کے طور پر عمر اشرفی شریک رہے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر نظامی شیدا راہی نے انجام دیے۔

اس موقع پر ٹی وی اور ریڈیو کے معروف قوالوں نے اپنی خوبصورت پیشکش سے سماں باندھ دیا۔ عرفان مقصود قوال (اسوڑہ والوں نے کچھ اس طرح کلام پیش کیا، یہ ان کا پیار ہے جو کم نہیں ہوتا، نظر کے سامنے جب تک صنم نہیں ہوتا۔ سنا کر حاضرین سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ عاقل قوال ہاپوڑی نے جب یہ کلام پڑھا، 'اب جدائی دل پہ ڈھاتی ہے ستم، صنم بس آ جا دو گھڑی کے لیے' تو پورا پنڈال تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد محسن بلند شہری نے پڑھا، مجھے غم زدہ دیکھ کر وہ یہ بولے، ہمارا تو بیگ سہارا نہیں ہے۔ ظریف شیر پوری قوال نے سنایا، کسی کے بھروسے پر لٹا دی زندگی میں نے، کسی کی پوجا کی کسی کی بندگی کی میں نے۔ عرفان مقصود اسوڑوی نے فرمائش پر دوبارہ سنایا کبھی رلا یا کبھی مسکرا کے چھوڑ دیا، نگاہ یار نے پاگل بنا کے چھوڑ دیا۔ جس نے عقیدت مندوں کو جھومنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد میرٹھ کی مشہور قوال پارٹی خلیل صابری نے محفل کو رنگین بناتے ہوئے یہ کلام پیش کیا، نظر کے سامنے گر روئے یار آ جائے، تو میرے اجڑے چمن میں بہار آ جائے۔

پروگرام کے اختتام پر سجادہ نشین عظیم الدین بیگ نے ملک میں امن و امان اور بھائی چارے کے لیے خصوصی دعاء کی۔ محفل کا اختتام رات 3 بجے ہوا۔ آخر میں ڈاکٹر نظامی شیدا راہی نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

حکومتی ہدایات پر اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کو پوسٹ پیڈ میں تبدیل کرنے کا فیصلہ

ضلع مجسٹریٹ اور پاور کارپوریشن کے چیف انجینئر نے تمام معلومات سے عوام کو آگاہ کیا

بلند شہر 7 مئی (پریس ریلیز) اسمارٹ پری پیڈ میٹرز کے تعلق سے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ڈی ایم کی صدارت میں متعلقہ افسران اور عوامی نمائندوں کی ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کسانوں، تاجروں اور وکلاء سمیت سماجی تنظیموں کے نمائندوں نے اپنے خدشات پر تبادلہ خیال کیا اور اس کے حل کے لیے تجاویز پیش کیں۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ حکومت نے اب پری پیڈ کو پوسٹ پیڈ اسمارٹ میٹر میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے سسٹم میں تبدیلی کی ہے اور یہ تبدیلی جاری ہے۔ میٹنگ میں پاور کارپوریشن کے چیف انجینئر نے بتایا کہ ضلع میں 115,558 صارفین کے یہاں اسمارٹ میٹر لگائے گئے ہیں۔ ان کے تیزی سے چلنے کی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ درست ریڈنگ کو یقینی بنانے کے لیے پانچ فیصد اسمارٹ میٹرز کے ساتھ چیک میٹر بھی لگائے گئے ہیں۔ جب 1,495 چیک میٹروں کی جانچ کی گئی تو کوئی خامی سامنے نہیں آئی۔ حکومتی ہدایات پر تمام اسمارٹ پری پیڈ میٹرز کو پوسٹ پیڈ میں تبدیل کرنے کا عمل جاری ہے۔ یہ عمل مکمل ہونے کے بعد اسمارٹ پری پیڈ میٹرز پہلے کی طرح پوسٹ پیڈ موڈ میں کام کریں گے۔ اگر صارفین کا بیلنس ختم بھی ہو جائے گا تو ان کی بجلی کی سپلائی میں خلل نہیں پڑے گا۔ اگلے ماہ کے آغاز میں بل کی معلومات صارف کے موبائل نمبر پر میسج کے ذریعے بھیجی جائیں گی۔ اس سے صارفین اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ انہیں بل کی کتنی رقم ادا کرنی ہے۔ اگر کسی صارف کا موبائل نمبر غائب ہے تو انہیں اسے اپ ڈیٹ کرانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ انہیں بروقت بل کی اطلاع موصول ہو۔ یہ بھی کہا گیا کہ اسمارٹ میٹرز کی تنصیب غلط بلوں کو روکتی ہے اور میٹر ریڈرز کو ریڈنگ لینے کے لیے احاطے میں آنے سے روکتی ہے اور صارفین کو درست بل کی بروقت اطلاع موصول ہوتی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے کہا کہ متعلقہ افسران اور عوامی نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے صارفین کے مفاد میں اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کو پوسٹ پیڈ میٹر میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے متعلق کوئی بھی مسئلہ درپیش ہوگا تو اسے حل کیا جائے گا۔ صارفین کو بھی اسمارٹ میٹر کے حوالے سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر انہیں کوئی شک ہے تو معلومات کے لیے پاور کارپوریشن کے حکام سے رابطہ کریں۔

یوگی حکومت کی شفاف بھرتی مہم کو بڑی کامیابی

481 منتخب امیدواروں میں تقرری خطوط تقسیم، میرٹ کو بنایا بنیاد

لکھنؤ: 7 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں سرکاری بھرتی کے عمل کو مکمل طور پر شفاف، منصفانہ اور ٹیکنالوجی پر مبنی بناتے ہوئے، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو محکمہ آیوش، پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنر کی ترقی کے محکمے اور معذور افراد کو بااختیار بنانے کے محکمے کے لیے منتخب کیے گئے 481 امیدواروں کو تقرری خط تقسیم کیے۔ اس موقع پر لوک بھون میں منعقدہ ایک عظیم الشان تقریب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے مشن روزگار کے تحت ریاستی حکومت مسلسل تقرری لیٹر تقسیم کرنے کے پروگراموں کا انعقاد کر رہی ہے۔ اب تک 900,000 سے زائد نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں دی جا چکی ہیں۔ اس پورے عمل کے دوران کسی کو بھی سفارش لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ امتحان کے بعد کسی بھی سطح پر سفارشات یا غیر اخلاقی ذرائع استعمال کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ یہی صاف نیت اور واضح پالیسی ہے جس کے نتیجے میں آج آپ کو آپ کے اپوائنٹمنٹ لیٹر مل رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس سے قبل بھرتیاں دولت، ذات، عقیدہ، مذہب اور علاقے کی بنیاد پر کی جاتی تھیں، جس سے قابل نوجوانوں کا استحصال ہوتا تھا۔ تاہم، اب، میرٹ اتر پردیش میں انتخاب کی بنیاد بن گیا ہے۔ اگر کوئی رشوت خور کسی قابل امیدوار کی جگہ لے لیتا تو اگلے 30-35 سالوں تک پورے نظام کو دیمک کی طرح مٹا دیتا۔ لہٰذا، حکومت نے پہلے دن سے ہی بھرتی کے عمل میں بدعنوانی اور لیکیج کے امکان کو ختم کرنے کا عزم کیا۔ وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش پبلک سروس کمیشن اور اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جوابدہی، ٹیکنالوجی اور شفافیت کی وجہ سے اتر پردیش ملک میں سب سے زیادہ تقرریوں والی ریاست بن گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ نو سالوں میں حکومت نے تقرری خطوط کی تقسیم میں نئے ریکارڈ قائم کئے ہیں۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتر پردیش کے نوجوان منصفانہ، شفاف اور ہموار عمل کے ذریعے سرکاری ملازمتیں حاصل کر سکیں گے۔ ہم نے مختلف کمیشنوں اور بورڈز کو جوابدہی تفویض کی اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ہر اہل نوجوان کے لیے انصاف کو یقینی بنایا۔ اس کے نتیجے میں، ہم نے 900,000 سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری تقرری کے خطوط فراہم کیے ہیں۔ پچھلے 15 دنوں میں یہ ہمارا چوتھا اپائنٹمنٹ لیٹر تقسیم کرنے کا پروگرام ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، "2017 سے پہلے اتر پردیش کو یاد کریں؟ پورے ملک اور دنیا کے لوگ اسے شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اتر پردیش کے ذکر پر دس قدم پیچھے ہٹ جاتے تھے۔ اتر پردیش کو بدعنوان، غنڈوں سے بھری اور لاقانونیت والی ریاست کے طور پر پیش کرتے ہوئے، اتر پردیش کے ہر باشندے کو شناخت کے بحران کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اب میں جہاں بھی شناخت کے بحران کا ذکر کرتا ہوں، اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اتر پردیش ایک روشن چہرہ اور خوش آمدید لاتا ہے، یہ تاثر میں تبدیلی ہے، اور اس کے نتائج برابر ہیں۔" وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے اتر پردیش کی فی کس آمدنی، سالانہ بجٹ اور مجموعی معیشت کو تین گنا کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اتر پردیش اب ریونیو سرپلس ریاست ہے اور قومی معیشت کا گروتھ انجن ہے۔ یہ ریاست بن گئی ہے جو سب سے زیادہ تقرری لیٹر جاری کرتی ہے، سب سے زیادہ ایکسپریس وے بناتی ہے، کسانوں کو سب سے زیادہ مراعات دیتی ہے، اور معاشرے کے ہر طبقے کو فلاحی اسکیموں سے جوڑتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے، MSME سیکٹر عملی طور پر جمود کا شکار تھا، جس میں کوئی مراعات نہیں تھیں، اور ہر طرف افراتفری اور مایوسی پھیلی ہوئی تھی۔ آج، اتر پردیش میں ملک میں سب سے زیادہ مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (MSMEs) ہیں۔ 6.9 ملین MSME یونٹس میں 30 ملین سے زیادہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ پچھلے سال 4,000 سے زیادہ بڑی صنعتیں اتر پردیش میں آئیں اور پچھلے نو سالوں میں بڑی صنعتوں کی تعداد 14,000 سے بڑھ کر 32,000 ہو گئی ہے۔ اتر پردیش، جسے پہلے ملک کی سب سے نیچے والی تین ریاستوں میں شمار کیا جاتا تھا، اب ٹاپ تین میں شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آیوش میں صحت کی سیاحت کو راغب کرنے کی سب سے بڑی صلاحیت ہے اور وہ اس کے ذریعے معجزات لا سکتا ہے۔ ہر گاؤں میں آیوشمان آروگیہ مندروں کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ علاج کے روایتی طریقوں کو مؤثر طریقے سے فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ادویاتی پودوں کی پیداوار کے لیے کسانوں کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ آج 202 پروفیسرز، میڈیکل آفیسرز اور اسٹاف نرسوں کو تقرری کے خطوط مل رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سبھی آیوش محکمہ کو مزید تیز کریں گے۔ یہ وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنر کی ترقی کا محکمہ ایک بڑا اور اہم پلیٹ فارم ہے۔ سازگار ماحول اور پالیسیوں کی وجہ سے اتر پردیش میں سرمایہ کاری کی بڑی تجاویز مسلسل آ رہی ہیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنر کی ترقی کے محکمے اور اس کے اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان صنعتوں کو ان کے مطالبات کے مطابق ہنر مند افرادی قوت فراہم کریں۔ محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم نے ٹاٹا ٹیکنالوجیز کے ساتھ مل کر 150 سے زیادہ آئی ٹی آئیز کو جدید بنایا ہے۔ یہاں مصنوعی ذہانت، ڈرون ٹیکنالوجی، سائبر سیکیوریٹی، خلائی ٹیکنالوجی، روبوٹکس، تھری ڈی پرنٹنگ اور بہت کچھ میں سرٹیفکیٹ کورسز اور تربیتی پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔ ہم ہنر مند پلمبروں، الیکٹریشنز اور دیگر تکنیکی ماہرین کو بھی تربیت دے رہے ہیں۔ آج مقرر کردہ 272 تربیت یافتہ انسٹرکٹرز اس سمت میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ہر معذور شخص میں ٹیلنٹ ہوتا ہے، انہیں صرف صحیح پلیٹ فارم کی ضرورت ہوتی ہے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نے "معذوروں کو بااختیار بنانے" کی اصطلاح بھی بنائی۔

رومی گیٹ کے قریب بڑی پارکنگ تعمیر ہوگی

450 گاڑیوں کی گنجائش، حسین آباد میں ٹریفک جام سے راحت، لذیذ گلی بھی اسی ماہ ہوگی شروع

لکھنؤ۔ لکھنؤ کے حسین آباد میں رومی گیٹ کے پاس بنے گی پارکنگ، بسوں سمیت 450 چھوٹی بڑی گاڑیاں کھڑی کی جاسکیں گی۔ لکھنؤ، امرت وچار: لکھنؤ ترقیاتی اتھارٹی حسین آباد میں رومی گیٹ کے پاس ٹریفک جام سے نجات دلانے کے لیے ایک بڑی پارکنگ تعمیر کرے گا۔ اس میں بسوں کے ساتھ تقریباً 450 چھوٹی بڑی گاڑیاں کھڑی کی جاسکیں گی۔ بدھ کے روز نائب صدر پرتھمیش کمار نے ہیریٹیج زون کا معائنہ کر کے افسران کو یہ ہدایات دیں۔ ریزیڈنسی کے پاس پلیس میکنگ کام کی سست رفتار پر کام انجام دینے والی ایجنسی میسرز ایف این اینڈ کمپنی پر ڈیڑھ لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ نائب صدر نے بتایا کہ حسین آباد میں رومی گیٹ کے پاس گاڑیوں کی غیر قانونی پارکنگ کی وجہ سے لوگوں کو ٹریفک جام کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے بڑا امام باڑہ، گھنٹہ گھر، رومی دروازہ سمیت ہیریٹیج زون کی سیر کے لیے آنے والے سیاحوں کو بھی دشواری ہوتی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے علاقے کا سروے کرایا گیا تھا۔ اس سروے میں رومی گیٹ کے بغل میں پارکنگ کے لیے تقریباً 9 ہزار مربع میٹر زمین نشان زد کی گئی ہے۔ یہاں 15 بسیں، 150 چار پہیہ گاڑیاں اور تقریباً 300 دو پہیہ گاڑیوں کے لیے پارکنگ تعمیر کی جائے گی۔ اس پر تین کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ پارکنگ میں گاڑیوں کے داخلے اور اخراج کے لیے رومی گیٹ کے بغل سے 14 میٹر چوڑا کوریڈور بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ پارکنگ سے پیدل چلنے والوں کے نکلنے کے لیے مسافر خانہ گیٹ سے متبادل راستہ فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ حسین آباد واقع فوڈ کورٹ کے پیچھے زیر تعمیر لائبریری کے پاس تقریباً 700 مربع میٹر رقبے میں پارکنگ تیار کی جائے گی۔ حسین آباد علاقے میں ان دو مقامات پر پارکنگ بننے سے نہ صرف مقامی باشندوں کو ٹریفک جام سے راحت ملے گی بلکہ سیاحوں کو بھی سہولت حاصل ہوگی۔ نائب صدر نے سورج کنڈ پارک کے پاس جھگیوں اور ٹین شیڈ کو ہٹانے کی ہدایت دی۔ ساتھ ہی پارک میں تعینات ملازمین کی بایومیٹرک حاضری کے لیے وہاں مشین لگانے کو کہا۔ ایل ڈی اے کی جانب سے حسین آباد میں لذیذ گلی تیار کی گئی ہے۔ اس میں 15 فوڈ کیوسک تعمیر کیے گئے ہیں۔ فی الحال مقام پر ٹوائلٹ بلاک کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ نائب صدر نے افسران کو ہدایت دی کہ 15 دن کے اندر تمام کام مکمل کرا کے اسی ماہ لذیذ گلی کو شروع کر دیا جائے۔ اس سے مقامی کاریگروں کو روزگار ملنے کے ساتھ سیاحت کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔

سی جی ایس ٹی دفتر پر سی بی آئی کا چھاپہ، رشوت لیتے سپرنٹنڈنٹ اور کمپیوٹر آپریٹر گرفتار

لکھنؤ: 7 مئی (پی این ایس) مرکزی جانچ بیورو (سی بی آئی) نے اتر پردیش کے میرٹھ میں بدعنوانی کے خلاف ایک بڑی کارروائی کی ہے۔ سی بی آئی کی ٹیم نے رشوت کے معاملے میں سی جی ایس ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ایک سپرنٹنڈنٹ اور ایک کمپیوٹر آپریٹر کو گرفتار کیا ہے۔ یہ ساری کارروائی ایک منصوبہ بند جال بچھا کر کی گئی، جس میں ملزمان رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ اس وقت سی بی آئی نے دونوں ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے آگے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ ایک ہزار روپے کیلئے پھنسے افسر: سی بی آئی کی پریس ریلیز کے مطابق، پورا معاملہ وجہ بتاؤ نوٹس سے جڑا ہوا ہے۔ الزام ہے کہ سی جی ایس ٹی سپرنٹنڈنٹ نے ایک شکایت کنندہ کو نوٹس جاری کیا تھا۔ اس نوٹس کو فائل سے ہٹانے اور معاملہ رفع دفع کرنے کے بدلے کمپیوٹر آپریٹر نے سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے 6 ہزار روپے کی رشوت مانگی تھی۔ شکایت کنندہ نے اس کی اطلاع سی بی آئی کو دی، جس کے بعد 6 مئی 2026 کو افسران نے مقدمہ درج کیا تھا۔ سی بی آئی نے شکایت کی تصدیق کے بعد جال بچھایا۔ جیسے ہی کمپیوٹر آپریٹر نے سپرنٹنڈنٹ کے لیے رشوت لی، سی بی آئی کی ٹیم نے اسے موقع پر ہی پکڑ لیا۔ جانچ ایجنسی کا کہنا ہے کہ کمپیوٹر آپریٹر صرف ذریعہ تھا۔ جبکہ رشوت کی یہ رقم سپرنٹنڈنٹ کی ہدایت پر وصولی جا رہی تھی۔ سی بی آئی اب اس معاملے میں دوسرے رابطوں اور پرانے ریکارڈ کی چھان بین کر رہی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ اس سنڈیکیٹ میں دیگر لوگ بھی شامل ہیں یا نہیں۔

اجے رائے کی عیادت کو پہنچے سید واصف حسن واعظی

ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد مزاج پرسی، صحت یابی کیلئے دعائیں

لکھنؤ، ۷ مئی (پریس ریلیز): اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے کی طبیعت ناساز ہونے کے بعد اب ان کی صحت میں مسلسل بہتری آ رہی ہے۔ چند روز قبل اچانک سینے میں درد، بے چینی اور بے ہوشی کی شکایت کے بعد انہیں لکھنؤ کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، جہاں چند روز ڈاکٹروں کی نگرانی میں علاج کے بعد انہیں ڈسچارج کر دیا گیا۔ اجے رائے کی علالت کی خبر ملتے ہی سیاسی، سماجی اور مذہبی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی اور مختلف شخصیات نے ان کی جلد صحت یابی کے لیے دعاؤں اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا۔ اسی سلسلے میں آج خانقاہِ عالیہ وارثیہ حسنیہ، لکھنؤ کے سجادہ نشین سید شاہ واصف حسن واعظی تیلی باغ ان کی رہائش گاہ پہنچے اور اجے رائے کی عیادت کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی۔ اس موقع پر انہوں نے اجے رائے کی جلد مکمل صحت یابی کے لیے دعا کی۔ سید شاہ واصف حسن واعظی نے کہا کہ بیماری کے ایام میں حوصلہ افزائی، خیر خواہی اور انسان دوستی کے جذبات معاشرتی ہم آہنگی کو مضبوط کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اختلافِ رائے اور سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرنا ہماری مشترکہ تہذیبی اور انسانی روایت کا حصہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اجے رائے ایک متحرک سیاسی شخصیت ہیں اور عوامی مسائل کے تئیں ان کی سرگرمیاں قابل ذکر رہی ہیں، اس لیے ان کی صحت یابی کی دعا پورے سماج کی نیک خواہشات کی ترجمان ہے۔ اس موقع پر سید قطب الدین، سید حذیفہ نے بھی اجے رائے کی بہتر صحت پر اطمینان کا اظہار کیا اور ان کے لیے مسلسل دعاؤں کا یقین دلایا۔

کوڈین کف سیرپ کے ملزم شبھم سنگھ کی عدالت میں خودسپردگی

لکھنؤ: 7 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے غازی پور میں کوڈین کف سیرپ کے غیر قانونی کاروبار کے خلاف پولیس کی سخت کارروائی جاری ہے۔ جائداد قرقی کی کارروائی سے بچنے کیلئے اس گروہ کے ایک اور شاطر ملزم شبھم سنگھ نے جمعرات کو اے ڈی جے پرتھم شکتی سنگھ کی عدالت میں خودسپردگی کی۔ پولیس انتظامیہ کی طرف سے ملزمان کی اثاثے قرق کرنے کا عمل تیز کئے جانے کے بعد ملزمان دباؤ میں تھے۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر رتنا کر دوبے نے میڈیا کو بتایا کہ ملزم شبھم سنگھ کو قانونی شکنجہ کستا دیکھ کر عدالت کا رخ کیا۔ اس سے پہلے گینگ کے دو دیگر ممبر راہل یادو اور دیارام سنگھ بھی خودسپردگی کر چکے ہیں۔ ان سبھی کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کی سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج ہے۔ گروہ کے پاس سے برآمد نشہ آور سیرپ کے اسٹاک کا کوئی بھی درست دستاویز نہیں تھے جس سے بڑے پیمانے پر منشیات کے سنڈیکیٹ کا انکشاف ہوا۔ 2 ملزمان ابھی بھی فرار، پولیس نے تیز کی تلاش: غازت پور کوتوالی میں درج اس معاملہ میں تقریباً 6 ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا۔

کیرالہ سے آسام تک رکنِ پارلیمان عمران پرتاپ گڑھی کا جادو برقرار

آبزرور کے طور پر کانگریس کی جیت میں اہم کردار ادا کیا

لکھنؤ۔ حالیہ اسمبلی انتخابات کے نتائج میں کانگریس پارٹی کی کامیابی کے پس منظر میں جن رہنماؤں کا سب سے زیادہ ذکر ہو رہا ہے، ان میں راجیہ سبھا کے رکن پارلیمان اور کانگریس اقلیتی شعبہ کے قومی صدر عمران پرتاپ گڑھی کا نام نمایاں طور پر لیا جا رہا ہے۔ کیرالہ سے لے کر آسام اور بنگال تک ان کی انتخابی مہم نے کانگریس کو بڑا سیاسی فائدہ پہنچایا ہے۔ کانگریس قیادت نے عمران پرتاپ گڑھی کو کیرالہ کا سینئر آبزرور بنا کر بھیجا تھا۔ انہوں نے وہاں طویل وقت گزار کر مسلسل جلسے اور ریلیاں کیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ انہوں نے کانگریس اور آئی یو ایم ایل امیدواروں کی حمایت میں 26 نشستوں پر انتخابی مہم چلائی اور تمام نشستوں پر اتحاد کو کامیابی حاصل ہوئی۔ ان میں ایک ایسی نشست بھی شامل رہی جہاں گزشتہ 59 برسوں سے کانگریس کامیابی حاصل نہیں کر پائی تھی۔ اس بار کانگریس نے بائیں بازو کی جماعتوں کے مضبوط قلعے کو بھی مسمار کر دیا۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ عمران پرتاپ گڑھی نے مسلم سماج کے درمیان مضبوط پکڑ بنا کر کانگریس کے حق میں ماحول تیار کیا۔ ان کی تقاریر اور عوامی رابطہ مہمات کا براہِ راست اثر انتخابی نتائج میں دیکھنے کو ملا۔ آسام میں بھی کانگریس نے انہیں خصوصی ذمہ داری سونپی۔ اس وقت بدرالدین اجمل اور اسدالدین اویسی کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے مقابلہ چیلنجنگ تصور کیا جا رہا تھا۔ کانگریس نے حکمتِ عملی کے تحت عمران پرتاپ گڑھی کو آسام بھیجا، جہاں انہوں نے ان نو اسمبلی حلقوں میں مہم چلائی جنہیں اپوزیشن جماعتیں اپنا مضبوط علاقہ مانتی تھیں۔ انتخابی نتائج آنے پر بیشتر نشستوں پر کانگریس امیدوار کامیاب ہوئے۔ اسی طرح مغربی بنگال میں بھی کانگریس اپنا کھاتہ کھولنے میں کامیاب رہی۔ فرکّہ سیٹ، جہاں عمران پرتاپ گڑھی نے ایک بڑی عوامی ریلی کی تھی، کانگریس کے حصے میں آنے کے بعد ان کی انتخابی مہم کی چرچا مزید تیز ہو گئی ہے۔ کانگریس ذرائع کے مطابق اس انتخاب میں گاندھی خاندان اور پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے کے علاوہ جن رہنماؤں کی سب سے زیادہ مانگ رہی، ان میں عمران پرتاپ گڑھی کا نام سرفہرست رہا۔ پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں کا کہنا ہے کہ ان کی عوامی مقبولیت، مؤثر طرزِ خطاب اور زمینی رابطے نے کانگریس کو کئی اہم علاقوں میں مضبوطی فراہم کی۔ جنوبی ہند سے لے کر شمال مشرقی ریاستوں اور بنگال تک کانگریس کی کارکردگی میں عمران پرتاپ گڑھی کے فعال کردار کو پارٹی کے لیے ایک بڑے سیاسی اشارے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی جس طرح کانگریس کا اقلیتی شعبہ آج ہر جگہ تنظیم اور انتخابی مہم کو آسان بنا رہا ہے اور اس کے رہنما و کارکن ہر مقام پر سخت محنت کرتے دکھائی دے رہے ہیں، اس کا سہرا بھی عمران پرتاپ گڑھی کے سر جاتا ہے، کیونکہ پہلی بار ایسا دیکھنے میں آ رہا ہے کہ کانگریس کا اقلیتی شعبہ پورے ملک میں مضبوطی کے ساتھ ہر انتخاب میں فعال نظر آ رہا ہے۔

پروجیکٹوں میں تاخیر اور غلط معلومات پر وزیر سیاحت برہم

20 مئی تک ٹینڈر مکمل، 20 نومبر تک منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سخت ہدایت

لکھنؤ، 07 مئی۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے محکمہ کے افسران اور عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ منظور شدہ پروجیکٹوں کے لیے ٹینڈر کا عمل مکمل کریں اور 20 مئی 2026 تک منظوری نامہ جاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ تساہلی کرنے اور کام چھوڑنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ مسٹر جیویر سنگھ آج یہاں پریٹن بھون میں محکمہ سیاحت اور ثقافت کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے زور دیا کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی عادت ترک کرے اور معیار اور بروقت یقینی بناتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں دیانتداری کے ساتھ ادا کرے۔ انہوں نے زور دیا کہ جاری منصوبوں کو 20 نومبر 2026 تک مکمل کرے، تاکہ ان منصوبوں کو وقت پر عوام کے لیے وقف کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ نومبر تک نتائج زمین پر نظر آنے چاہئیں۔ جائزہ کے دوران مسٹر جیویر سنگھ نے تعمیراتی کاموں کی پیش رفت سے متعلق کچھ اضلاع کی طرف سے فراہم کردہ غلط معلومات پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کام میں تیزی لائی جائے اور ہیڈ کوارٹر کے افسران کی ایک ٹیم فوٹوگرافر کے ساتھ وقتاً فوقتاً موقع معائنہ کو یقینی بنائے گی۔ یہ ٹیم کام کی پیشرفت کی جسمانی طور پر تصدیق کرنے کے لیے موقع کا دورہ کرے گی اور معیار، موثر جائزہ اور کوآرڈینیشن کو یقینی بنا کر پروجیکٹوں کی رفتار کو تیز کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ افسران خط و کتابت کا کھیل نہ کھیلیں۔ ان کے بدلے ہوئے کام کرنے کے انداز کے نتائج زمین پر نظر آنے چاہئے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے اہم اور بڑے پیمانے کے منصوبے وقت پر مکمل ہونے چاہئے۔ اگر منصوبوں میں تاخیر ہوئی تو متعلقہ عمل آوری ایجنسی اور اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی مسئلہ کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ آگرہ اور متھرا میں ہیلی پورٹ کو نافذ کیا جائے۔ انہوں نے حکومت ہند کی سطح پر زیر التواء پروجیکٹوں پر بھی تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ سودیش درشن اسکیم کے تحت نیمیشرنیہ میں مجوزہ کام شروع کیا جانا چاہیے۔ تاریخی اور آثار قدیمہ کی اہمیت کے حامل مقامات کی تاریخ لکھنے کا عمل ایک طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس موقع پر انہوں نے آلات موسیقی کی خریداری کا بھی جائزہ لیا اور ضلع کے یوم تاسیس کے موقع پر ڈسٹرکٹ فیسٹیول کو شایان شان طریقے سے منعقد کرنے کی ہدایات دیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے دونوں محکموں کی جانب سے سال 2017 سے اب تک کیے گئے کاموں، لاگت، منظور شدہ اور خرچ شدہ رقم، اسکیموں کی پیشرفت وغیرہ کی ضلع وار رپورٹ تیار کرنے کی ہدایات دیں۔ وزیر سیاحت نے ادائیگیوں پر مسلسل نظر رکھنے کی ہدایت دی۔ ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں متعلقہ افراد کی ذمہ داری کا تعین کر کے کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے ہدایت دی کہ پیچیدگیاں پیدا کرنے کی بجائے مسائل کے حل کی ذہنیت اور ذہنیت سے کام لیا جائے۔ ادائیگی کے لیے ایک وقت مقرر کیا جائے اور وقت پر ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ نااہل اور عدم دلچسپی کے ٹھیکیداروں کو سسٹم سے نکالا جائے۔ کندرکی ودھان سبھا حلقہ میں 16 اپریل کو سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے اور اس سلسلے میں ایگزیکیوٹنگ ایجنسی اور عہدیداروں کی طرف سے غلط معلومات دی گئی ہیں، جو کہ انتہائی قابل اعتراض ہے۔ مسٹر جیویر سنگھ نے کہا کہ وقت پر کام شروع نہ کرنا ایگزیکیوٹنگ ایجنسی کے انداز پر سوال اٹھاتا ہے اور اس کی شبیہ کو داغدار کرتا ہے۔ انہوں نے امروہہ میں ایک مندر کے حوالے سے غیر ضروری رکاوٹ پر سخت اعتراض کیا۔ مسٹر امرت ابھی جات، ایڈیشنل چیف سکریٹری، ثقافت، سیاحت نے عملدرآمد کرنے والی ایجنسیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ منصوبوں کی تکمیل میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی سال کو مدنظر رکھتے ہوئے جو بھی کام شروع کیا گیا ہے اسے وقت پر مکمل کیا جائے۔ اس کے علاوہ ادائیگی کے لیے ٹائم ٹیبل بھی طے کیا جائے۔ خصوصی سکریٹری سیاحت مسٹر مردول چودھری، مینجنگ ڈائریکٹر UPSTDC مسٹر آشیش کمار، ڈائرکٹر ایکوٹورازم مسٹر پشپ کمار کے، اسپیشل سکریٹری ثقافت مسٹر سنجے کمار سنگھ، سیاحت کے مشیر مسٹر جے پی سنگھ، ریجنل ٹورسٹ آفیسر مسز انجو چودھری، جوائنٹ ڈائرکٹر پریتی شریواستو اور نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے نمائندے اور محکمہ سیاحت وثقافت کے افسران موجود تھے۔

یوپی: بنکاک سے لکھنؤ پہنچا 2.76 کروڑ روپے کا گانجا

ایئرپورٹ چیکنگ سے باہر نکلا، اس طرح پکڑا گیا آرگینک گانجا گینگ

لکھنؤ: 7 مئی (پی این ایس) حسین گنج پولیس نے رات چارباغ کے قریب تھائی لینڈ کے بنکاک سے پرواز کے ذریعے نامیاتی چرس اسمگل کرنے کے الزام میں پانچ افراد کو گرفتار کیا۔ گرفتار ملزمان میں سے ایک منگل کی صبح بنکاک سے گانجہ لکھنؤ لایا تھا جس کی قیمت 2.76 کروڑ روپے تھی۔ اے سی پی حضرت گنج وکاس جیسوال نے بتایا کہ یہ کارروائی ایک مخبر کی اطلاع کی بنیاد پر کی گئی۔ چارباغ میں بال ودیا مندر کے قریب ایک ایس یو وی میں ملزمان پکڑے گئے۔ ان کی شناخت پریانشو تیواری کے طور پر ہوئی ہے، بس گنج موخورد، گورکھپور کے رہنے والے۔ راہل شرما، گولا لہی دواڑی، گورکھپور کے رہنے والے؛ گجرات کے رہنے والے برجیش راٹھور؛ کولکتہ کے رہنے والے روی کانت، اور دیپک تیاگی، قربا بازار لاجون پور، گورکھپور کے رہنے والے۔ تلاشی کے دوران ان سے 2 کلو 700 گرام نامیاتی چرس، 5 کلو چرس اور آٹھ موبائل فون برآمد ہوئے۔ وہ گانجہ دہلی اسمگل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ حسین گنج کے ایس او شیومنگل سنگھ نے بتایا کہ ملزم روی کانت بنکاک میں رہتا ہے۔ وہ 4 مئی کو فلائٹ سے لکھنؤ پہنچے۔ بنکاک میں، اس نے گانجہ اپنے ساتھی برجیش راٹھور کو لکھنؤ لانے کے لیے دیا۔ برجیش 5 مئی کو لکھنؤ پہنچے اور راہول سے ہوائی اڈے پر ملاقات کی۔ یہ گانجہ دیپک تیاگی کے ذریعے دہلی میں فروخت کیا جانا تھا۔ ملزمان پریانشو کی ایس یو وی سے دیپک تیاگی کے پاس گانجہ لے جا رہے تھے جب انہیں پولیس نے پکڑ لیا۔ ملزمان نے انکشاف کیا کہ انہوں نے بنکاک سے 10 لاکھ روپے فی کلو کے حساب سے چرس خریدی اور 1 کروڑ روپے فی کلو میں فروخت کرنے کے لیے اسے بھارت لایا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے کہ چرس کو ایئرپورٹ سے کیسے باہر لے جایا گیا۔ بڑا سوال یہ ہے کہ ہوائی اڈے کی جانچ کے دوران برجیش کو چرس کے ساتھ کیوں نہیں ملا؟ ملزم نے ایئرپورٹ سے چرس کیسے اسمگل کی اس بارے میں تفتیش جاری ہے۔ حسین گنج کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (SO) نے بتایا کہ ملزمان مزید تفصیلات فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ ملزم کو پکڑنے والی پولیس ٹیم کے مطابق اس ریکیٹ میں مزید لوگ ملوث ہو سکتے ہیں۔ ملزمان کے پاس سے ملنے والے موبائل فونز کی تفصیلات اور ڈیٹا کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ نامیاتی چرس کو ہائیڈروپونک ویڈ، او جی اور اے جی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ روایتی طور پر اگائے جانے والے چرس سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہے۔ یہ ایک کنٹرول شدہ ماحول میں اگایا جاتا ہے، جس سے یہ بہت زیادہ مہنگا اور مہنگا ہوتا ہے۔

سڑک حادثے میں معمر خاتون کی دردناک موت

کاکوری، لکھنؤ۔ جمعرات کی شام تقریباً 7 بجے موہددین پور کے قریب آؤٹر رنگ روڈ پر ایک دل دہلا دینے والا حادثہ پیش آیا۔ موہددین پور کی رہائشی منّی دیوی زوجہ مرحوم مہادیو، جن کی عمر تقریباً 75 برس تھی، پیدل سڑک عبور کر رہی تھیں۔ اسی دوران ایک تیز رفتار نامعلوم گاڑی نے انہیں زوردار ٹکر ماردی، جس کے نتیجے میں ان کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ حادثے کے بعد متوفیہ کے اہل خانہ لاش کو اپنے گھر لے آئے تھے اور ابتدائی طور پر انہوں نے پوسٹ مارٹم کرانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ تاہم موقع پر موجود پولیس فورس اور انتظامیہ کے سمجھانے کے بعد اہل خانہ قانونی کارروائی کے لیے آمادہ ہو گئے۔ اس کے بعد پولیس نے لاش کا پنچنامہ بھرنے کی کارروائی مکمل کی اور اب لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے مردہ خانہ بھیج دیا گیا ہے۔ فی الحال جائے حادثہ اور گاؤں میں امن وامان کی صورتحال مکمل طور پر برقرار ہے۔ قانون وانتظام کے حوالے سے کوئی ناخوشگوار صورتحال نہیں ہے اور آؤٹر رنگ روڈ پر ٹریفک معمول کے مطابق رواں دواں ہے۔